

تاریخ حبیبی و تذکرہ مرشدی

درمالات

حضرت سلطان الاولیاء برهان الاسفیا خواجہ عبدالعزیز ابوالفتح اولی الاکبر الصادق

سید محمد رفیع گیسو دراز

وادلاء و اجداد اوشان قدس اللہ تعالیٰ عنہم

تالیف

حضرت علامہ عبدالحسین بن شیرکاز بن محمد علی رحمت اللہ علیہ

تذکرہ

سید تقی بن حسین

○

طبعہ معارف گیسو دراز

تقریباً ۱۹۰۰ء

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

**پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ**



عبد مخلص بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما

از عصر بصری

۱۸ صفر
۱۴۲۲ھ

وَمَا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ
وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمُعْظَمَةُ مَنَاسِكِ الْإِسْلَامِ

کتاب

استطاب

تاریخ حسینی و تذکرہ مرشدی

در حالات

حضرت سلطان الاولیاء برهان الاصفیاء ولی محمد الدین ابو القاسم الی الاکبر العابد

سید محمد حسینی گیسو و راز

و اولاد و اسجاد ایشان قدس اللہ تعالیٰ سرہم العزیز

قالیف

حضرت مخدوم عبد النور بن شریک بن محمد و غلی رحمة اللہ علیہم

در مجامعت ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵م

ابواب

128211

- | | | |
|-----|---|------------|
| ۱۰۰ | مبالغتِ خوارق و کرامات سروری | باب اول: |
| ۱۲۰ | مواظبت دینداری و دین پروری | باب دوم: |
| ۲۲۰ | معالجتِ مرضِ قلوبِ طلابِ صادق | باب سوم: |
| ۲۱۰ | موافقتِ عقیده پاک احکام سنت و جماعت | باب چهارم: |
| ۲۸۰ | معاملت در عطفِ خلافت و اجازت و وکالت | باب پنجم: |
| ۵۹۰ | مناسب فضائلِ ابنای مخدوم با فضائلِ ساداتِ طریقت | باب ششم: |
| ۴۰۰ | مباحث در علوم و نویسندگی تصنیفات و درایت | باب هفتم: |
| ۸۰۰ | ملاحظه در عرائس و ضیافات | باب هشتم: |
| ۸۵۰ | مداخلت در سماع | باب نهم: |
| ۹۰۰ | مداومت بود ظاهرا عارف حق الحقیقت | باب دهم: |

حرفِ نفیس

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

خواجہ دکن حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کے حالات و کمالات میں دو کتابیں قدیم تر ہیں۔ پہلی کتاب سیر محمدی کے مولف مولانا محمد علی سامانی ہیں۔ جو براہ راست حضرت خواجہ دکن کے حلقہ ارادت سے وابستہ تھے جس کا ذکر انہوں نے سیر محمدی میں اکثر جگہ کیا ہے۔ پھر قیام گلبرگہ کے زمانہ میں بھی حاضر باش تھے۔ سیر محمدی مولانا محمد علی سامانی نے ۸۳۱ ہجری میں گویا حضرت خواجہ صاحب کی وفات کے چھ سال بعد مکمل کی۔

حضرت خواجہ صاحب کے حالات و کمالات میں دوسری پیش نظر کتاب تاریخ جیبی و تذکرہ مرشدی ہے۔ جو مولانا عبدالعزیز بن شیر ملک بن محمد واعظی کی تالیف ہے۔

سن تالیف ۸۴۹ ہجری بہ زمانہ سلطان علاء الدین بن احمد شاہ ولی بہمنی۔ مصنف موصوف حضرت خواجہ سید محمد حسینی، حضرت صاحبزادہ خرد سید محمد اصغر حسینی اور حضرت شاہ ید اللہ حسینی کے فیض یافتہ ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کو حضرت شاہ ید اللہ حسینی کی مسند نشینی کے زمانے میں قلم بند کر کے تاریخ جیبی و تذکرہ مرشدی نام رکھا۔

یہ کتاب منفرد ہے۔ اس کا ایک ہی نسخہ ”رائل ایشیائیٹک سوسائٹی بنگال“ میں تھا۔ راقم الحروف نے اس کتاب کی نقل ”کتب خانہ انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان“ سے حاصل کی۔ پیش نظر نسخہ اسی کا عکس ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے بندہ ناچیز کو اس کے شائع کرنے کی توفیق بخشی۔

سید نفیس الحسینی
۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہزاران محمد حضرت پروردگار سے را کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا
 وَحَمَلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رُفُوفَاتِ الْجَنَاتِ لَكُمْ مَا يُشَاءُونَ
 عَنْكُمْ وَاللَّهُ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ تحفہ نبال بخارشر از عین نعل
 رویت و اکرام و لیت و بسیاری از تبار می تبار سے بارگاہ آراستہ
 مغز سے کہ و اللہ الغزوة و لیر سولہ و للموین بشیرہ از اشجار گلزار
 اسرار و اکرام و لیت سبحانہ و تعالی عما یصفون۔ بسیار
 درود و بعد اوراق ثلاثہ بر خاتم النبیین افضل الرسلین کہ لولا انی لما
 خلقت الافلاک یہ تہذیب اصول و فروع بحسب طیب برائے تعلیم
 اہل دین و اسلام و لیت منی اللہ علیہ وسلم۔
 اما بعد عزیز میکدہ منصف العباد نبدہ تخفیف راجی عبد الغریزین
 شیر ملک بن محمد و اعطی کہ بہ اشارت حضرت مرید و معتقد در تفسیر
 و فدا سے بالتحقیق برا کثر سنوات عمر میں بیچارہ در ملازمت خالوادہ حضرت

قطب الشیخ مالک عمرات ہدایت قابض اقلیم ولایت جولانگر معرکہ مجاہد شہسوار
 میدان مشاہدہ فتح نائے دیار شریعت تلوک کفائے حسن طریقت کسب
 انداز کسب گہر حقیقت واصل واصل حق الحقیقت جانگیر ملک ارشاد و ملک گران
 مقام رشاد ابدال دار ناد و اہلب موافق بلا و استر آباد و منبع امور و مینی برمان الا اولیاء
 سلطان الاتقیاء مخزن الازار شیوخ منہار اسرار قدوسی اکمل الشیوخ خواجہ صدر الدین
 ابوالفتح ولی الاکبر الصادق حسید محمد الحسینی نور اللہ مرقدہ برآمد از
 بسیاری ملازمت مجالس افضل الشیوخ علم ربانی شیخ حقانی خداوند مقامات
 عاطفت کرامات صاحب دل سالک واصل مجذوب محب مطلق محبوب حضرت
 لایزال مقبول درگاہ ذوالجلال حامل احوال العینی عنہما اللہ محمد حسینی بر مطلق
 تصنیفات حضرت مخدوم محبت فرزندان دیاران حضرت قطب الشیخ بسا اقبال
 و اطلاق مسعودہ و اوصاف مسعودہ حضرت مخدوم و انبار و خلفائے بندگی غنیم
 جہانیاں در خاطر این بیچارہ منتشر است و در دل گذشتہ کہ اگر بر روی
 صفحات صحیف کتاب مکتوب شود بارے جزوئے از اجزائے
 گذارش حقوق عبودیت بردنچہ میر است پدید آید و خاصہ کہ درین ایام شہسوار
 تسع و اربعین و شمانمایہ ہمہ دولت خلافت حضرت سلطان الشریف
 صاحب کسری اعظم مالک ریایات اکرم قابض و یار علم و احسان خداوند
 جاوقات و برمان شامل عمرات متوکل حامل مقامات قبل شہسوار میدان
 مجاہدست جولانگر معرکہ مبارزت و جاندار و جہانیاں و سپہدار و سپاہ
 کثر و صف کش راایت بخش سنہ یا چاکر نواز حسن پروردار گل گزار

خردنمزه خجسته نسل نبوی الموبد بایده الرهان الغنی السلطان ابن السلطان ابوالمنظر
 علاء الدین الدین احمد شاه ابن احمد شاه الولی البهنی خلد اشده ملک و سلطان
 است سنده عالی منصب معالی صاحب مسند وزارت خداداد منصب
 نیابت صدر نشین وزراء کبار منقخر سحر دار و بار مجری امور ولایت کارگذار ممالک
 حمایت انصاف ستان مقبول خسروان متبع مملکت و راست مالک اقلیم فرا
 مجموع دارنده قواعد کارگذاری دستوفی توانین سپیداری عین عیون ملک ملک اداری
 مشیر حضرت امارت توأم عمرات وزارت فخر بلاد اولت نظام ملک و ملت خان جهان
 شجاعت زبده علم سخاوت شیر مرغزار و غاثر زره و شش میدان
 بیجا مآتم زمانه ماصم یگانه حامی دامان گمان رومی شالیستگان راحم نقره و راهب
 کبر ابرگزیده حضرت مالک الملک ملوک الشرق و لیسین ذوالمجانده و التحسین الانع اعظم قتلغ
 معظم نظام الملک هم کیش فہم و فراہم ملک راجدار ستم اطال اشعره و زاد اشده
 کہ مرید مقبول حضرت منور المشایخ است بدین بیچاره و لمانده مہربانی ارزانی داشت
 و بسبی الطاف و اشتقاق گماشت براسے بخشن این تاریخ فرمایش کرد و لایدر براسے
 گذارنش جزوی مکرمت و پیر سپادش فرمایش سنده عالی کیفیات
 عصر یعنی از جملگی جزویات و کلیات عهد دولت ولایت و قطبیت حضرت
 قطب المشایخ سرور سروران سر فراز برگزیده حضرت بی نیاز
 خواجه صدر الدین ابوالفتح الولی الاکبر الصادق سید محمد الحسینی الملقب گیسو دراز
 نور اشده منجی و مرقده و عهد دولت شینوخت مفر المشایخ بسنگی بیان
 ید اشده سلسله اشده تعالی بعضی فضایل و مناقبات و امور ارشاد و معاملات و

اشغال و معمولات و مالیات و تصنیفات و خوارق و کرامات و دینداری و مالیات
 حضرت قطب المشایخ و رشد و هدایت و شیخوخت و عنایت و سروری و نفیال
 و دین پروری حضرت خواجه و فضایل و مناقب و سبب پرورائی و در نهایت حضرت
 خواجه معز المشایخ سلمه الله تعالی درین مختصر منحصراً کرده تا هر طالبی صادق مطالعه کنند
 ساکن و اثنی و راه روی رهبر و رهنمای رهبر حضرت معز المشایخ خبیر اسلموم
 و محقق شود شاید که هر طالبی صادق و سائل و اثنی قواعد ارشاد و خانوادہ حضرت قطب را
 مصداق جلیب و زینب نامہ سلوک خود سازد و با شد کہ بہرمانستہ این کار بدورسد
 فی الجملہ ہرچہ این کتاب را در عہد دولت شیخوخت حضرت معز المشایخ
 در تحریر آورده تاریخ حبیبی و تذکرہ مرشدی نام داشتہ آمد باز آیم بسر آغاز
 کیفیات عہد دولت ولایت حضرت قطب کہ این را برودہ باب منقسم گردند
 شدہ است ابواب این است -

- باب اول - مبالغت خوارق و کرامات سروری -
- باب دوم - مواظبت دینداری و دین پروری -
- باب سوم - معالجت مرض قلوب طلاب صادق -
- باب چهارم - موافقت عقیدہ پاک احکام سنت و جماعت -
- باب پنجم - معاملت در عطف خلافت و اجازت و وکالت -
- باب ششم - مناسب نفایل ابنای مخدوم با نفایل سادات طریقت -
- باب ہفتم - مباحثت در علوم و تزیینات لقیفات و در آیت -
- باب ہشتم - ملاحظہ در عریس و ضیافت -

باب نهم - مدخلت سادات طریقت در سماع سجالات -

باب دهم - مداومت بود ظاهر آن عارف حق الحقیقت -

پیش ازین دو نسخه تاریخ محمدی در تحریر آورده و ابواب اول نسخه را

اسماء و اسرار و اشیاء و اذکار و اخبار و اطوار و استار و انوار

و ابواب دویم - نسخرات قبائل اسماء غارقات و تالیات و سائعات

و شایعات و جاومات و اناشطات و جامعات و بارقات و عالیات و سائعات

منفصل گردیده اما فصول و ابواب این کتاب را بدین نوع مقبول کرده آمد

اعلموا وفقکم اللہ تعالیٰ علی ادراک اخبار الواصلین و اسرار ربوبیت

رب العالمین فضایل ذات و صفات و افعال حضرت قطب المشایخ مجال تقریر و تحریر

مینست و لیکن براندازه امکان خود ممکن زمان زبان حال بعضی فضایل و اخبار

و آثار دولت و صفات و افعال حضرت قطب حسینی بر بیل ایجاز و اختصار در

تحریر آورده شود فی الجمله حضرت قطب حسینی سرمودندی که شجره نسب من

اینست سید محمد بن یوسف بن علی بن محمد بن یوسف بن حسن بن محمد بن علی بن حمزه

بن داؤد بن زید بن ابی الحسن جنبیدی بن حسین ابی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن یحییٰ

بن حسین بن زید مظلوم بن علی اوسط زمین العابدین بن حسین سبط الشہید بن ابی الحسنین العالی الوہبی

رضوان اللہ عنہم ابن ابی طالب عم رسول اللہ و فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہما بنت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

فی الجمله باز آیم بسر آغاز کیفیت ابواب این کتاب -

باب اول - مبالغت کرامات و خوارق سروری حضرت قطب المشایخ

از ایام صغیر تا شهور شانزده سالگی -

مخبران صادق و معبران و اثنی عشری که البته بسے اخبار علیحده حضرت قطبسی بود و معاملات
در شد و بدایت خالزاده حضرت مخدوم ایشان را معلوم و محقق بود راست
چنین فرمایند هنوز که حضرت مخدوم در رحم مادر بودند آثار سعادت و اسرار کرامات
بر روی روزگار آشکارا بوده است **السحیبه من سعده**
فی لطن امة آری اولیای حق را ازین بابیت آثار آشکارا است یعنی
چنین فرمایند بندگان مخدوم می فرمودند اندر آن که من درست کنم مادر بودم خواهرم که
از من بزرگ بود نقل شد مادر من از بسیار شفقت مادری که فاعله
بر آن دختر داشت بسے تضرع و زاری نمود و در حالت تضرع که در دو حالت
دختر غلب کرد دست بر پشت کم زد حالت آن وقت مرا محسوس
بوده است چو ایام ادراک و فهم من آمد مرا آن حالت یاد بوده است
در آنچه حالات و تعاللات ایام رضاع و واقعات اوقات طفولیت پیشین
گذشته بود در سنوات بلوغیت و هنگام کمهولیت پیشین نظر من عیان بود البته
حکایات و کیفیات و واقعات آن بابیت اربب یاری از اقربا و همدمان و
بسم نفعان خود گفته بودم درین زمان وقت کمگی سال و سال خوردگیست همی
گویم که هنوز حکایتها سے ایام رضاع و طفولیت و بلوغیت پیشین آئینه و لمعیات
میفرمودند من در دہلی است اندر چهارم ماه جب که سنہ ثلاث و عشرین
و سبعمائه بود -

میفرمودند دہلی فتح کر دہ شرکان ست و پیش از ان سید ابوالحسن جنیدی کہ
 دوازدهم کرسی فرزند من با مشد چند کثرت از فرزندان براسے فتح دیار دہلی آنداز
 آبنوی سید دان اقلیم سہد و شوکت چند ہزار رسالہ فرام آندہ و ایشان نتوانست
 فتح کروں چون در آخرین کثرت کہ آمد شہادت یا بنت مدفن متبرکہ اشس
 در محن مسجد انار است صالحانی کہ در پیرامون آن مسجد ساکن بودند در ہر شب
 جمعہ در ان مسجد بلا سنے قبر فرزند من نویسے سید دیدن روز سے حضرت
 مخدوم فرمودند مولانا بہاؤ الدین تو سیدانید کہ مسجد انار کجا است مولانا بہاؤ الدین التماس
 کردند آری مخدوم بندہ ممیدر اند و میفرمودند در آن ایام کہ پدر من خلیفانہ را از دہلی
 در دولت آباد آورد مرا مسلم بود بستم رمضان سنہ شان و عشرین و سبعمائے بود کہ مالز
 شہر دہلی سوی دولت آباد روان شدیم و سبب روانی محسوسہ تعلق بود کہ
 ما در ان ایام از دہلی انتقال کردیم در ان روز ہا سلطان مردمان را قافلہ ہا
 روان داشت کہ حالات و واقعات آثار راہ و آمدن در شہر دولت آباد و باز
 حادثات اوقات مراجعت طرف دہلی و علامات مراحل و منازل و کیفیات رسیدن
 اندر دہلی جملگی آن در ہر گاہ حکایت بہ اقربا و اہلجا را یاد بودہ است برایشان
 ہمی گفتیم و ہنوز سرا یاد است - معلوم را سے عقلا و اہل تحقیق با ہمیشہ حضرت قطبی
 را بہین ممتاد بودہ است کہ اکثر خوارق و کرامات و احوال و مقامات خود مشہور
 میداشتند ہمہ بر ان قاعدہ درین حکایات ہم برین اندک یادداشت
 اختصار کردنتا مردمان را تعجب نہ نماید زیرا کہ بسیار مردمان را آثار خوارق
 اولیاد مقربان و اصحاب تحقیق معلوم نباشد کہ این طایفہ را چہ حد قریب

واختصاص باحضرت باریست غزوجل و چه قدر اطلاع بر معارف و حقایق می باشد
 و چه اندازه علم مکاتف نفیب ایشان است پس لابد در کتب معتبره چیران می باشد
 فی الجمله حضرت قطبی میفرمودند در آثار راه دولت آباد را چهار ماه برآمد روز پنجشنبه
 هفدهم ماه محرم سنه تسع و عشرين و سبعمائه در دولت آباد رسیدیم و میفرمودند
 در ایام صغیر من والد مرا در اور بزرگ مرا بر شیخ الاسلام بابویدند
 در آن ایام علم دولت ولایت شیوخیت شیخ بابوید آمده بود و آن از بسیاری ظهور
 کرامات و خوارقات شیخ بابوید است چنانچه خبر متواتر است که وقت
 سلطان محمد تغلق رحمت تپ صعب شد بعضی مشایخ و اهل ولایت
 و دیوانگان مجذوب آن عصر را خبر کردند آخر الامر نوبت شیخ بابوید سلطان
 شیخ بابوید بر خود طلبید و گفت فخدم مراتب صعب است شیخ فرمود
 تپ تو بابوید بر خود گرفت همان زمان تپ سلطان فرود آمد و شیخ را اثر کرد
 سلطان از معالمت شیخ بنامیت خرسند و معتقد شد و بمنون گشت
 هر چه بر لای نشسته بود گفت ازین مقام که من نشسته ام تا اینجا که غنظ من می افتد
 همه موضع حوال شهر و دولت آباد براسی خرج خانقاه بندگی شیخ بابویدام
 و این نیز شهر است که گاهی شخصی وفات یابند بود اولیای او را در
 عظیم رسید کار سجدی انجامید که ایشان خدمت شیخ آمدند و بسیار
 تضرع نمودند شیخ را ترحم بر منظر غلب کرد که زمام استار خوارق و کرامات
 از دست تحمل شیخ را باشد و مکرم شیخ را بدین آورد که خدمت شیخ
 به دعا و استمداد او پیوست باذن الله و اگر مرده مرده بزیست

در آن وقت میان مسلم و غیر مسلم شور سے فاست علم دولت شیخ برآمد
 جہانے معتقد و مرید شد مانی الجملہ سہین کہ نظر شیخ بر ماہر و دو برا در ان افسانہ
 شیخ گفت بیاید بشنید شیخ بقوت کشفاتے کہ داشت تقدیر ازلی را کشف
 کرد و پیر مارا گفت خواند سید لیسر بزرگ شمار دسے سوڈا اگر است
 البتہ صلحی و ملاحی در زود اما پسر خود را می بینم کہ دانشمند اینست عارف اینست
 محب اینست ولی اینست مرشد اینست و خدا و صاف دیگر نیز کہ لفظیال
 اولیا نسبت دارد فرمود و اخرا الکلام کشف باطنی شیخ برین اختتام یافت کہ رای
 خود سید بر آنچه نظر من افتاد و معلوم کردند گفتم در رای این نیز مقاماتے
 نظر من تا آسجانی رفت تا حق سبحانہ و تعالیٰ این پسر خود شمارا پر
 کدام احوالی و مقامات داشته است اعدا علم - القصد اندر آنکہ حضرت قطبی
 شکر سالہ شدند صوم و رمضان داشتند و بعضی اصحاب اخبار اصح کردہ بہین گفتند
 و بعضی بطن بہین فرمائید کہ حضرت مخدوم چونکہ ہشت سالہ شدند یک
 وقتہ نماز فوت فی شد۔

مشنویات

کسب و طلب کار و ہنر و زہد مسہو و خطا و ہمسہو صحیح است و صحیح
 منصب معصوم نبی را عطا است مسند محفوظ ولی را از جا است

چونکہ حضرت قطبی یازدہ سالہ شدند والد حضرت مخدوم از در نانی
 سجاور رحمت باقی مراجعت فرمودند انا للہ وانا الیہ راجعون۔

انگاہ بعد از وفات والد مخدوم خداوندہ مخدوم رحمتہ اللہ علیہا بسبب معاملات

اہل خلیفانہ و ناخوشی حالات روزگار از دولت آباد باز در وہلی رفتند در ان ایام
حضرت مخدوم را آغا پانزدہ سالہ در آمد مصباح نحو خواندند و بعد رسیدن در وہلی کہ
چہارم ماہ رجب شد حضرت مخدوم را پانزدہ سال راست شد شانزدہم
سال در آمد۔

باب دوم۔ موافقت و بنداری و دین پروری۔ از وقت بیعت
باز کہ حضرت قطب المشائخ با حضرت شیخ پیوند کردند تا وفات حضرت شیخ قدس اللہ
القصرہ روز استفتح کہ حضرت مخدوم پانزدہ سالہ و دو روزہ روز بودند بحضرت
قطب عالم ملکوت خورشید ساسی جبروت سہیل میں طریقت بدر منیر فلک
صاحب حالات لی مع اللہ نور بخش قلوب علماء باشند جامع علوم اجتهاد و مرشد
اقطاب و اوتاد عروج و اہل ہدایت بخش اصحاب نہایت مقبول حضرت
رب العالمین مرشد المشائخ شیخ نصیر الملہ والدین قدس اللہ سرہ العزیز پیوستند
و شرف فرقت و جاہ طریقت شرف شدند میفرمودند از ایام
رضاع از آنکہ بحضرت خواجہ پیوند شد ہمیشہ صورتی از عالم غیب ہدم و ہم نفس من
بودے وہی در شتمی کہ کسے ہمہ اوقات با من معاصب حال است ہر وقت کہ
خواستہ چیزے نامشروعے کنئے آن صورت مرا از ان فعل مذموم باز داشتے
ہرگز دست تصرف بدان مذموم نہ رسیدے ہم برین سوال محفوظ ہی ماند۔

مثنویات۔

منصب معصوم نبی را عطا است اسند محفوظ ولی را رجا است
عصمت و حفظش سببی محکم است عطف و عطا بہرہ از ان کرم است

و میفرمودند چون بحضرت خواجه پویو کستم و در ارشاد و در آمدن آن صورت از صحبت
 من غایت شده و در جمله در آغاز ارشاد حضرت شیخ رحمته الله علیہ که حضرت
 قطبی را اورا دو تعلقین ذکر عطا فرمودند حضرت قطب المشایخ شانزده ساله شدند
 در آن ایام یک جزو کافیه پیش مولانا امام هم تاج بهادر خواندند چونکه چندانی انتفاع
 ندیدند پیش خدمت قاضی عبدالمقدر کافیه و چیزهای شرح کافیه و بعضی
 کتب منقول و معقول نیز بخواندند و دیگر کتاب بزرودی و کثافت پیش قاضی عبدالمقدر
 با تمام رسانیدند پیش استادان دیگر سایر علوم ظاهر مرتب کردند
 بعد در علوم باطن شروع آوردند میفرمودند چون من مشغول بحق شدم و پیش
 بندگی بعضی الفاظ اینجاد کتابت نیامده آند - خواجہ فرمودند بعد متقاد ساگی کودکی شانزده ساله
 مرا از سر شورامید یعنی کثرت تجلیات و کشفیات و حالات و مقامات که حضرت
 قطبی را در حال سیر سلوک پیش آمد حضرت شیخ را حالات و واردات و واقعات
 و معاملات و مکاشفات سابق خود یاد آمدن گرفت و در اصطرلاب و قواعد و اشراج
 گردانیدن و از اشتقاق و اکرام بر حضرت مخدوم بکرمت و از فرغ موفض داشتند
 و حضرت مخدوم را ترقی دادند حضرت قطب المشایخ بارها می فرمودند در آن ایام
 بندگی خواجہ که بر من مہری کرد و شفقت نمود و لطف فرمود فرمایند شہاسہ بن
 موفض داشت که آن فرمایند شہاد اومت حال سلوک خویش که در ایام و شہود
 شانزده و ہفده ساگی مرا از بندگی خواجہ رسیده بود من در نہایت سلوک
 بسران خویش برایشان گفتم و نمودم فی الجملہ در ایام بست و چار ساگی
 حضرت بندگی مخدوم کہ صوفیان اہل ہدی و مشغولان اصحاب کشفیات

و سالکان مجذوبان و خداوندان خارتان حضرت مخدوم را می بینند و عکس بر تو
 نوز بوبیت را در جالیست مبارک حضرت قطبی همچون بدر در شب چهاردهم مه بر روی
 فلک معانته میگردندی و بود ظاهر و کمال ریاضت حضرت قطبی احسان میبودندی و
 بعین الیقین و حق الیقین شاید می یافتند در ترتیب احوال و مقامات افتادند
 بقوت باطن معمور منظر خویش نیکو اوراک کردند اولیائے آن وقت و
 شیوخ آن ایام و صوفیان تجلی آن همه بیک اتفاق و یک زبان میفرمودندی
 که خود میر در اشغال ایام این سبت و چهار سالگی خود در مقام حضرت سید و مشایخ
 شیخ فرید الدین و الشراع و الدین نور الدین مرثده رسیده اند - المقصود در قریب
 ایام سی سالگی که حضرت مخدوم را کلی القصاص صحت انام و کل طعم سام و نطق کلام
 و ارادتش تمام بود است یک ساعت در خانه ماندن و با همکنان سجایاتی و کاری
 ملتفت شدن تحمل نداشتندی اکثر اوقات در غلوها میگذرانیدندی خاطر مبارک
 را همچنان انسه و انشراح حاصل بود و در حالت کسیر و خلوک آن ایام
 شخصی در انامی را به با حضرت قطبی ملاقی شد پرسید اسے صوفی کار خود تا کجا
 رسانیدی حضرت شیخ قطبی المشایخ پاسخ دادند تا که کسیر مصطفی نمودار شود صلی الله
 علیہ وسلم زخم و در آنجا هم براسے فتح باب بران سر زخم چون پیشتر
 هر ساله را از امت اوده نبود مرا نیز راه نشد و البته در ان اوقات شغل
 حضرت مخدوم که مردان غیب از ابدالان و اولادان و غیر آن را حضرت مخدوم
 ملاقات شدے اکثر حضرت قطبی بدیشان ملتفت نگشتندی اسے
 اخوان دین دانی علان اهل یقین ملتفت شدن حضرت مخدوم بدیشان اد

مر کمال استغراق باقی و میر فی اللہ تصور کنید لکن دیگر نوز سید وقتے با حضرت قطب
 المشایخ خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ را ملاقات شد چنانچہ اہل تصوف را باشد
 پسیدند آن سخن در کتب سلوک افتادہ است کہ خدمت خواجہ گاہے بر آ
 ملاقات خدمت محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ رفتہ بودند امام و تلاوت بودہ
 اند خدمت خواجہ بر امام سلام گفتند خدمت امام را دشوار آید فرمود ترا نہ گفتیم کہ تعلم
 کن تا سائل شریع بدانی کہ در وقت تلاوت ترا سلام نبایستی گفتن چہرا گفتی و
 خدمت خواجہ گفتند من کسے اسلام گفتیم کہ در دوکان کفکش در رفتہ بود امام
 متقدارین کار شد و درین کار شروع کرد و این کیفیت ماجرای حال راست
 است یا نہ خدمت خواجہ احمد گفتند راست است القصد درین محل حضرت
 قطبی میفرمودند کہ من از خدمت احمد سوال کردم کہ اگر امام در دوکان کفکش دوزی
 بر رفتند خدمت خواجہ ہم چہرا بدیناں امام رفتند خدمت خواجہ احمد سر فرود
 کردہ مانند رحمت اللہ علیہ آرسے استغراق مجاہان و مجذوبان مطلق
 ہمین تقاضا کنند وہاں حضرت مخدوم مینر مودند من اندر سی سالگی منسب دانستم کہ
 صحبت زنان چگونه است و رغبت خاطر بہ شہوت چہ شان است بعد آنکہ مرا
 زحمت پرمیو غلبہ کرد و حالات آن وقت جوانی و غرور شہوت بر تشویش ما
 دیگر انجامید بہ اجماع و اتفاق کیسیان و صاحب تجربیان و حکماء اطباء کے حادث
 مسلمان مولانا علاء الدین یک جاریہ خریدہ پیش مادر من آورد والدہ
 و مولانا علاء الدین بر من تکلیف کردند چہ کنم چون دیدم کہ جزاوقات شروع
 در نماز و سماع ہمیشہ غلبہ شہوت باطلہ را بودہ است من بضرورت جاریہ

را بصحبت خواندم در آن وقت آن کار مرا ہمی بہ اہم واقع گشت خواستم کہ بار صحبت
 کنم تا دیر سے تفکر بودم کہ چگونه مباشرت شوم بعد دیر سے بفرہم و فراست و قیاس دانستم کہ
 چنین خواهد بود بعدہ فراموش آدم بعد از فراغ از آن کار سبکی و آسایش در من پیدا آمد
 گر سنگی زور آورد سیر شیخ نصیر الدین محمود کہ من در آن وقت دانستم کہ سنگی
 این شان دارد و جوع این را گویند چیز سے تناول کردم معلوم گشت کہ جوع و اکل
 برائے دفع جوع بدین نوع است من کار بجد سے رسانیدہ بودم کہ اگر تمام عمر
 خود طعام نخوردی و آب نیا شامیدے مرا میسر آمد سے بندگی خواجہ مراد فرمودند
 الاکل من الدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ طعام عوزدہ است من ہم
 طعام نخورم تو نیز طعام نخور انکاء طعام خوردن گرفتیم سپس اچیل سالگی با دختر
 مولانا محبت الدین جمال الدین حسینی منزلی بیگے ادا اہلائے آن عصر بود و فضائل ایشان مشہور
 وقتے مولانا جمال الدین میفرمودند ما سادات حسینیانیم چونکہ در مہند آدمیم و
 عزت سادات معاندہ نکردیم شجرہ نسب خود پوسیدیم و خود را ملا نامیدیم
 فی الجملہ حضرت مخدوم راجہ فرزندے از جاریہ و پسرے نشاندہ ہر شیخ فرزندان
 حضرت قطبی یعنی دو پسر و دو دختر ہم از خداوند سیدہ صالحہ سیرت و اذہ
 مذکورہ شد در جملہ حضرت مخدوم میفرمودند اگر مرا پیش از سیر سلوک
 صحبت زمان حادث شدے و تو والد و ناسل واقع گشتے من سیر کردن نمی
 توانستم

زاید دعا شق بہم آن کار دوبار

ذکر علوشن نہ چنین پیش و پس

سالک و واصل بحر مآب بار

سیر و سلوکشن نہ دارند از کس

کار ملک کرد و فلک در گذشت همز جلی هم ز خنی در گذشت
 برود با شنده عالی مقام شیخ ابوالفتح محمد بنام
 المطلوب در حالت شغل که حضرت قطبی در دہلی نواز در جهان نادر و ن خطیرہ
 شیرخان مرحوم نہ آن شیرخان کہ خطیرہ اشش اندر دہلی کہہ سہ بود
 حضرت شیخ رحمت اللہ علیہ فرمودند ای ملازمین الدین خوند سید برن
 می ماند سر روز از مطبخ خانقاہ خوند سید اطعام می فرست حضرت مخدوم میفرمودند
 در ان وقت مراد شوارمی غظیم روئے نمود چہ کنم برائے رخائے بندگی
 خواجہ ساکت ماندم زیرا چہ این چہ باشد کہ طالب بحق مشغول می ماند و مردمان برا
 او محنت دیدہ ہر روز طعام لقمہ استند و بعضی خود را در رنج برداشتہ
 طعام بیارند سلمانان مولانا زین الدین خواہر زار دہ بندگی خواجہ حسین گاہ طعام
 فرستاد و باز ماند مرا بغایت خوش آمد بعد چہ کہ بندگی خواجہ مرا
 پرسیدند خوند سید قوت شما از کجا است گفتم از مدقہ خواجہ ان گاہ بندگی
 خواجہ فرمودند ہر کہ بر وقت غیب ہنشیند چہ کسان یابند تا لقمہ آن بخورند
 ہمیشہ حضرت قطبی میفرمودند اندر آنکہ بندگی خواجہ مرا خلافت داوند روز سے
 بندگی خواجہ بطریق انتظار در نشستہ بودند راہ آمدن من می دیدند روز چہار شنبہ
 بودہ است کہ من پیش بندگی خواجہ رفتم احساس کردم کہ بندگی خواجہ الشراجی
 پدید آمد مرا طلبیدند بدست مبارک خود گلہا بستند و فرمودند بیا این کار
 من قبول کن یعنی خلافت من قبول کن و دست بیعت بدہ سر من بے قصد من
 راستا و چہاں سبیل انکار خبید آرسے چون کمال انکار نفس و خوف

مقام کبریائی پیر و تکمیل شغل حق و تکیض با پاک در دستند و عدم نیاز مندی
 ماسوا سے حق تعالیٰ و تقدس و نگہداشت ادب حضور پروردگار مبارک
 بے قصد بخت حضرت مخدوم میفرمودند چون دوم بار زندگی خواجہ فرمودند کہ این کار از
 من قبول کردی من از مہمت خویش و از بے پروائی ہواہر شیخ و دوسری وجاہ و جاہ
 بسکوت تجنب نمودم چون سوم بار فرمودند کہ این کار از من قبول کردی لابد پیچ دست
 آویزی بجای سے دیاگریزی لطف دیگر ندیدم الا کہ خلافت و دادن دست بیعت
 نزرگے خواجہ قبول کنم آنکہ قبول کردم بزرگی خواجہ بجز قبول کردن من گلاہ اور دست
 من دادند گفتند الحمد للہ و دو دست مبارک بر روی خود فرود آوردند
 پیش فرمودند بار سے کار من شخصی چوتھی کہ جنین و جنین سپردہ شد پشو
 نہال نصب می کنند بر امید سے نصب می کنند من از تو امید
 دارم القصہ مخبر ان صادق جنین فرمائید کہ بار بار از زبان مبارک حضرت
 مخدوم این ہم شنیدیم کہ ہی فرمودند سے بندگی خواجہ در وقت اجازت خلافت
 خود مراد چیز فرمودند کہ این دو چیز نگذاری یکے آنکہ در تلقین کہ از ما بظاہر گرفتہ
 دویم با خلق خدا سے نرمی کنی تفاوت روایت کنند کہ سے چیز فرمودند
 و حضرت مخدوم آن ۔

سیوم خبر جنین فرمودند کہ رعایت کسان من کنی فی الجملہ در ایام قریب وفات
 حضرت نوزاد شد مرقدہ بعضی مقربان و سالکان بحضرت شیخ گذرانیدند کہ
 با مترشد آن بندگی خواجہ با علی مقامات رسیدہ و بکشوفات و اسرار
 ربانی مطلع گشتہ اند وقت مراجعت بندگی خواجہ است اگر بعضی ازینہا

ما دون مجاز گردند بار سے این راه سرد و نگر و دترن است صراط مستقیم کہ راه
 ہمہ انبیا و اولیاء است مبسوط ماند حضرت شیخ نوزاد مرقدہ فرمودند اسامی ایشان را تذکرہ کردہ
 پیش آوردند مولانا زین تذکرہ گرفتہ پیش سجادہ ولایت ایستادہ شد
 حضرت شیخ تذکرہ راستہ من اولہ و آخرہ دیدند اسم مبارک حضرت قطبی
 در آن نبود حضرت شیخ آن تذکرہ را بجانب ایشان پرتاب کردند و فرمودہ
 سنگ و کلویہ نبشہ آوردند چون دوم کرت تذکرہ را ملخص کردہ آوردند حضرت
 شیخ فرمودند بخوانید نیا بخوانند حضرت شیخ فرمودند نام خود میر سید محمد کجا
 ست در قلوب آن بزرگوار آن مہاتمی صعب افتاد ترسان اولرزان گفتند
 آری منم خدمتیک نام خود میر سید محمد چون مولانا زین الدین و اصحاب
 مولانا اتہام حضرت شیخ انیکو اوراک و معائنہ دیدند کہ درین باب حضرت
 شیخ را کوشش بلین است و در جملہ اسمائے ما دونان و مجازان و خلقای خود
 خاطر خطیر حضرت شیخ ہم بر اسم حضرت مخدوم مقرر بود ترک و طرح کتابت اسم
 مبارک حضرت مخدوم حضرت شیخ را تنفری و ترود سے رو سے نمودہ است
 فی الحال ہماں زمان اسم مبارک حضرت مخدوم استادہ نبشہ حضرت
 شیخ بعد استماع اسم حضرت مخدوم تذکرہ اسمای خلفاء مجازان را بہت
 مبارک خود بستند و قلم مبارک یک حرف ما و بزرگ بر کشیدند و در نبشہ
 حضرت مخدوم در مجالس خود این حکایت میفرمودند و ابن سخن را بہ نرمی و استیاق
 و بہ نفس و تاسف و طریق گذارش شکر نعمت تکرار می کردند کہ سبندگی
 خواہ چون نام من شنید تذکرہ بستد بر سر ہر مادے بزرگ نبشہ

القصد چون حضرت شیخ لوزا اللہ مرقدہ از بہر سان فانی بہ بیان باقی سجا میدندتے از
شب گذشتہ مفہم ماہ رمضان بودہ است -
روز پنجشنبہ شہر و ہم ماہ رمضان سنہ صبح و خمین و قنما لند روضہ از در عنوان جنت عالم
سکن راحتمند رحمتہ اللہ علیہ و علی آباء و اجدادہ -

رباعی -

تا کہ بود همچو توی باد شاہ خبرت دارین و کار کہ بار گاہ
بعد رسل باشد و صدیق کار فارغ کونین و درین دام گاہ

حضرت قطب المشایخ میفرمودند چونکہ بندگی خواہ ازین سرانہ اغذیان حلت
فرمودند تا ۳ روز آفتاب را صاحب کشتی سپید وید خاکیہ این کارگان
بہ بیند بعد از ان کہ از ان سو صوفی را نصب کردند و اورا بجائے بندگی
خواہ نشانند خاکیہ منور بود شد نیز حضرت قطبی میفرمودند چون بندگی
خواہ ازین گذر گاہ ناپا بندار بدان مقام جای قرار سفر کرد و لایت بندگی
خواہ بچار کس منقش شد یکی بصوفی از مریدان خواہ یعنی خود دوم کلابی
سوم قسم بندوق تراشی چارم قسم بعورستہ آخر الامر گاہ کہ از ان کس
دیگر ہر کس کہ ازین منزل گاہ سجا میدے تقسیم و سے از ان سو ہم
برین صوفی مرید بندگی خواہ معطوف شدی یعنی سجا و فالحاصل تمامی ولایت
حضرت شیخ ہم قطب المشایخ رسید و در لفظ حضرت قطبی نیز این حکایت
تقسیم ولایت حضرت شیخ لوزا اللہ مرقدہ بندگی مخدوم زادہ بزرگ
اعنی قدوۃ المشایخ سید اکبر سندرج کردہ و نبوشتہ کہ امروز

سالهاست بران موفی مرید شیخ یعنی حضرت مخدوم مسلم و مفوض است تا بعد التی
 بگرداند اشاعه مسلم اصحاب اخبار چنین فرمایند که بعد وفات حضرت شیخ در شهر
 مرقد حضرت قطب المشایخ در چهاردهم روز ساجده ولایت حضرت شیخ
 بنشینند دست بجمیع دادند یعنی گویند که این خبر متواتر است و ما از حضرت
 مخدوم نقل داریم و بعضی اصحاب تقرب حضرت مخدوم میفرمودند بعد وفات
 حضرت شیخ نوزدهم مرقد حضرت مخدوم در سیوم روز بر ساجده ولایت بنشینند
 فی الجمله حضرت مخدوم در ای پانزدهم سال در دوازدهم روز بخبر حضرت شیخ
 پیوستند و درون مدت هجده سال یا نوزده سال از حضرت شیخ المشایخ
 ارشاد گرفتند حضرت مخدوم نوزدهم مرقد سی و چند سال عمر داشتند که
 حضرت بدار باقی مراجعت فرمودند عمر حضرت شیخ هشتاد و دو سال بود که
 ازین جهان مراجعت کردند و حضرت مخدوم بارها میفرمودند که بسنگی خواجه
 نیجاه ساله بر ساجده ولایت و حضرت پدایت بشیخوخیت اجلاس میفرموده بودند
 سی و دو سال بر ساجده ولایت مردمان را دعوت کردند و پدایت نمودند حضرت
 قطبی میفرمودند درین یک قرن بان تقرب و اطلاع حقایق و معارف و بان استغراق
 باطن با عظمت مراتب و تصرفات ولایت حدود علوم ظاهری و ارکان دین را
 نیکو نگاه داشت کردند و از مرکز سرالبح دین نبوی کجند و از سبب پایداری و نهادند
 و به همه خلائق خلق و علم و زریبید و خجالی مردمان کشیدند و در ریاضت و شغل عالی
 ظاهر تقسیم الحال ماندند و طلاب حق را بر قواعد دین داری تابعین و تبع تابعین رشد و
 پدایت نمودند و از دایره سنت و جماعت تفاوت نشدند و نمودند و بگداشتند و گسترند

آن خود را بعبارت عادت حقیت حکایتی ملتفت و مایل شدن رواندا شستند و
 لایق حال و حوصله برمالحی و اثیق و طالبی صادق بهره لغتوف مفوض گردانیدند و
 بر معارف و حقایق اطلاع دادند -

باب سوم - معالجت مرض قلوب طلاب صادق -

از ان وقت که ساعت میمون باز که حضرت مخدوم بر سجاده ولایت حضرت
 شیخ بجات حضرت خداوندگار پیر و مرشد و معطی خلافت خود پناشتند
 با تمام و عزایم تمام با کمال آداب شریع بر جاده شریع بمباندند همه امور دین را
 بر احکام دعوات و هدایت انبیا و اولیا معمولی داشتند و به مذاهب مختلفه و
 از باب ناآئین و معقولات و واهیات و توحید رسمی و تعبد عادی و جاهلینی
 و جاهلونی ملتفت و مایل نشدند و به هیچ نوعی در هیچ جزئی امری غیر شریع محمدی
 علی الصلوة والسلام و بعد امور خود داخل مساعی نگذاشتند جز متواتر است
 اندر آنکه در دینی عمر سلطان فیروز و بعضی علماء نادانان و نادیدگان جهان صوفیان مخفی
 نبشتند و بر دست کواال آن عهد دادند تا که این حکایت بسیمع آن انصاف
 سلطان الحلیم الکبیرم فیروز شاه رسید رحم الله من الصف سلطان
 در تتبع آن محضر شد گفتند پیش فوندمیر سید محمد مریدان معتقدان و
 پیوستگان دیگر شایخ سیریه سجد می بودند و در ایام امر اس در اوقات
 سماع و حالات وجد و از منظر اب فوندمیر سید محمد در هر طرف چه علماء و صلحا
 و چه اعیان و متعقدان سیمصد و چهار صد نفر سیر سجد می بودند میخواهند که فتنه
 قائم شود سلطان فرمود که شخصی عالم و ذریک و فیاض را بر فوندمیر بفرستند

تا ساعتی در مجلس خوند میر بنشینند تا اہمیت بود و مجلس خوند میر معائنہ کنند
 و دین و عقیدہ را احساس نماید و بما اعلا م و خصوصاً سید الحجاب را کہ ۶
 او عالم دیندار و متدین باوقار بودہ است برائے آن شخص آن معانی فرستادند چون
 سید الحجاب در مجلس حاضر شد بجزوے کہ نظر کشش بر جلالت لقا و نمود
 حضرت شیخ المشایخ افتاد سید الحجاب سر بر زمین آورد و تا کہ در مجلس
 حاضر نشسته بود ہر عالمی علامہ وقت و فقیہی متقی کہ بحضرت مخدوم آمد کے
 وہم از دور کہ نظر کشش بر جمال عکس پذیر پر تو نور جمال لایزال کی افستد او
 نیز سر بر زمین می آورد و آخر الامر چون سید الحجاب بر خلیفہ آمد آنچه در مجلس حضرت
 قطب المشایخ سختیہای علوم دینی و حقائق و معارف و تحفہ چیز ہا و کمال دین و ایمان
 و عزائم تزیید و تعبد و سہم بتبل و توجہ در حضرت مخدوم محسوس یا منتہ بود و غوارق سیر
 آوردن حلق پیش سجادہ و لایمت و زاجر و مانع آمدن حضرت بسجادہ شریف
 خلق را کہ این چنین نکنند کہ مو شاہدہ بود یک یک پیش تخت خلافت
 عرضداشت سلطان بر استشہاد سید الحجاب و از خبر متواتر صادقان
 طالباً و مشتاقاً اختیار کرد پیش حضرت قطبی باید و بہر اسے دین بگرد سید الحجاب
 مانع آمد و بہ سوگند اسے شد او و غلاط عرضہ کرد کہ خوند میر سید محمد فارغ
 کونین نشسته اند مصلحت درین است کہ حضرت خلیفہ پیش چنین کسی نرود زیرا کہ
 حضرت خوند میر پر داسے جهان و جہانیاں ندارند شاید بود کہ بر روی خلیفہ
 چیزے بگویند و یا ہم در باز گردانند خاطر خلیفہ ملول شود تحقیق است کہ
 صحبت اولیاء و غیور و شیوخ کامل اہل جلال ہر سروری و سر فرازی را دشوار است

مبادا اگر تیغ خیرت از نیام تحمل ایشان برون هر دستا نیفتد و کار نکند و
 نماند سلطان باستماع این کلمات وجود ولایت و ظهور خوارق معاملات و کمال قبل از
 کونین و استغراق شعل ظاہری و باطنی حضرت مخدوم تحسینا کرد و فرمود بخواریم کہ کے
 نام کسان و خدام خانقاہ خوند میر سیدی پیش من بر خوانند فی الجملہ ہمارا حضرت
 قطب المشائخ بدین قواعد کمال دین بر تمامی تو را من سکرک طریقت یعنی صراط مستقیم
 انبیا اولیاست عامل بودند آری آنانکہ پروا سے حق تعالی متبرع لکم موت الدین
 مَا وَصَّيَاہِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰی وَعِيسٰی اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَفْرُقُوْا فِيْہِ
 اطاعت نمایند و عامل بودند جز این تشریف موت اللہ الیومرا حملت لکم دینکم
 و اتممت علیکم نعمتی دیگر چه بزدول باشد القصد حضرت
 قطب المشائخ در عہد دولت ولایت و ارشاد خویش همیشه علامہ روزگار و دانشمند
 دیا و عزت گزینان پائدار و طالبان غمخوار محبان صادق و مجذوبان و اتق را بر قواعد سے
 حکمت و تجربت و نید سے ارشاد کردند کہ البتہ در قرین الایام مقصود اصلی
 مطلب مطلوب کلی رسیدن و منتہا سے عزایم دل گایاب گشتند۔
 للمورخ -

رباعی

دین محبت شد از د آسکار
 اہل سنن را در دلی بر کشود
 اہل جامعیت ہم بدین دل بکار
 طاقت حق را غم حق و انمود
 در ایامی کہ مولانا نصیر الدین دانشمند کہ از غایت تحصیل علوم در پایہ
 اجتهاد رسیدہ بود حضرت قطب المشائخ ارادت آوردہ و بعد چند گاہے

برائے ارشاد حضرت قطبی ملازمت گزیدہ سر وقت کہ پیش حضرت قطبی آمد سے
 در اثناء راہ شاگردان خدمت مولانا عقب مولانا کثاف و بزوری و ہدایہ سبقت خوانان
 و در ہر علم از علوم تفسیر و احادیث و فقہ و اصول مباحثہ و مجادلہ و تکرار کلمات آمدند
 و خدمت مولانا از بسیاری یادداشت علوم مذکور بیان کنان و پاسخ و مان در خالقاً
 عالی حاضر شدے در ان روز ہا بعضی ناویدگان جهان صوفیان بر خدمت مولانا بسوال
 پیوستند کہ خدمت مولانا درین سن کبر و حالت پیرانہ سر با چندین علوم داشتندے
 و قدم اجتهاد و کمال بعربی و اہتمام ریاضت و استقامت شغل چہ امر بدست خدمت مولانا
 رحمتہ اللہ علیہ پاسخ میدادندے کہ مرید چہ باشد بخدمت مخدوم پیوستم از صدقہ مخدوم
 مسلمانان شدہ فی الجملہ در ایام ملازمت خود خدمت مولانا پیش حضرت قطبی گذرانیدہ
 از بسیاری یادداشت علوم خاطر بندہ را تفرقہ مزاحم ارتقاات شدہ است
 حضرت مخدوم چہ بفرمائید تا کثرت تفرقہ از خاطر بندہ منہج گردد و حضرت قطبی
 چہ بفرمائید کہ خدمت مولانا ہر بار میفرمودند کہ از خاطر من تفرقہ را چنان مفارقت
 افتادہ است کہ تفریقش یا دلی آید این زمان هیچ محسوس نیست کہ تفرقہ سبب طریق
 بود جگوز بودہ است۔

مثنویات -

سرور شیخان و کباران نمود
 کز ہمہ مرسل بشنیدیم بود
 امت آحد جوینی بد ز علم
 حکمت و شش چہ بد انیم و علم
 مرشد و کافی مکمل زمین صفاست
 و صوفی صافی مفصل ہم بدات
 در ہمہ دولت کشینجوینت حضرت قطب المشایخ بسے جالاکان برشد

و هدایت حضرت قطبی به غطس ترین احوال و مقامات ترقی یافتند و بر ولایت
 و تحمیل انسانیت حضرت قطبی اقرار آوردند تا که ابدالان و اوقات اذن و اقطاب
 وقت و صوفیان تحلی آن ایام بر صدق و ولایت حضرت قطبی مقرر آمدند بدان حجج و اولاد
 خلفا و مشرشد آن حضرت مخدوم در شجره پیران پشت اسم مبارک
 حضرت قطبی بدین مضمون مندرج گردانیدند الهی بحرمیت خواجه صدر الدین ابوالفتح
 الولی الاکبر الصادق سید محمد الحسینی الملقب بکسیو در روز لوز لشد مرقدہ القصصہ
 بعضی از ابدالان نیز سر تعذر بر خاک آستانه خانقاه شریف لبوده نشدند
 خرقه بیعت مشرف شدند خواجه کیمیت بیعت اینها در کتاب اسما و الاسرار
 تصنیف حضرت قطبی طور است این است .

حلقه ابدالان در اثنا سے طواف بودند یکے از الیثان گم گشت احوالی نقصان
 در ہم دیگر احساس کردند بخصس بپوستند معلوم شد کہ یکے نایت شد دور دور
 میان خود قسمت کردند تا از طواف فارغ شدند در حست و جو بے آن یکی اقدام
 کردند سے بنید دو چشم بر در یکے غزوه نهادہ نشدند بر سیدند اسے فلان
 تراچه زادی طانی رہ تو زده است یا رحمان ترا ازین کار پرست گفت سرست نہانی کاویت
 این جہانی مرا بدان اسیر کرده اند گفتند البتہ باید گفت در در او مانے باید حست رنج راشقا
 باید طلبید از اخوان و ضلان نہان دادا شتر شرط کار بنا شد و خبر پیش طبیب
 حاذق و حکیم و اتق قصہ باز خواندن تا در در صورت در مان نماند چارہ کار نیست دانست
 و زبان گفتار کشور گفت بکار سے کہ فریضہ دارم بدان تن دادہ بشغل خویش
 میرقم درین غزوه نظارہ شد ازین در یکے سر بیرون کشیدہ یکے ماہ دو ہفتہ

باغدارے چون گل زنگفتند دوایره چون دوپال نهفته لبے چون مے سرخ گل گل مل برآید
 آشفته دیدم مرغ روح کوئی فتوح دلش در بر یافته گریه سوا می خود پروازی کرد و جبهه سوا سے
 خود ہم دران پرواز سے غنبدیکین دل من پروبال گسسته من بیچاره از پاسے در آئند
 بر جان گشتند لپه هر چه شد کون بر خیز بدین باز یکچه میا میر گشت سبحان الله
 پارا روش کجا دل اموت صبر کور روح را زور طیران کجا تا ازین مقام خیزم و بر ام خود بر درازم باران
 باز گشتند هر یک چون ابر گریان و چون سحاب نعره زنان و چون برق درخشان رسیک
 زنان باز گشت نوزالین پا از او که قطب ابدال و شیخ اوتا و است سعدالدین
 قفل شکن منصور آزاد که طبل آن چمن است در حضرت شدند با التماس پوینند که
 یکے را از میان ما این چنین کار و این روزگار پیش آمده است در باب او چه فرما
 ست او بلغزید از دایره این کار خارج شد از امر کن برون افتادند اسے
 رحمت و دعوت اورفت از عالم غیب بر آید که اسفندیار سوخته طلب حضرت
 است خواسته ایم تا از حال کل عمل من حال الله ان الله عمل کتب البهال سبطیه
 قسمتی نصیب حال او کنیم اشکشاف از حال او کنید که شتهاد متفاسے توحیت
 پیغام دلدار می و مزید آشنائی و دل سپاری بدور ساندند آن گرفتار گشت
 یک کنار دلاله شوق در حیان شد گشتند درستان بختای و سینه را کشته کن
 و انتظار کنان در دل و سینه بدار عاشق چنانکه رسم کار او است هر چه اشارت
 کردند امثال نمود درستان برداشت با ستا و سینه را بکشاد الله جمع بینا
 و بنیکم فتح الباب بختا و یک بلا سے دیگر بر جاد لیست که بی مبتلا و هر جا که
 جانیت در لوزانش و از انبار کرم باهستگی و آهستگی درستان داده سینه

فرزیده آمد عاشق را در برگرفت با خود در کبر کشید و محبت تنز و تعالی فرمود (یا انا الله
 وکم گشت و عاشق را نیز گم کرد هر دو یک نشدند او ماند نه این اما در دوسے در عاشق
 بسر کرد که در مالش را صورتی نیست رنجی مزید شد که محبت او را ره کار است
 رباعی

جای خوردم که صفا ندارد پارے کردم که وفا ندارد
 ریسے رست دست که بنگرید در دوسے دارم که دو اندازد

شخصی پریشان گشت بسیاری از دشمنان جست گفتند بر فلان شیخ مرشد بود
 این درد را در دوا بروست و این زهر را تریاک — او در دوا این قصه بنیهم فاش
 شد دوسے دیگر هم از میان ایشان بدور غیبت کردند که او را طیبے حاذق میگویند
 و حکیمی و دانش منجوانند که مابین خود را بذیل خرقه او بندیم بطرف زندہ او پیویدے کنیم فخر الدین آنگرد
 همچو خیاط با اسفند یار پارہ دوز اتفاقی بوقاق کردند بر شیخ لوز الدین با پزار آمدند
 گفتند شیخ چه فرمایند که بنیخواہم شبست بخرقہ فلان شیخ گردیم و خود را برورد
 دوزیم لوز الدین با پزار گفت ما نشانے بہ بنیم کہ اولایق او هست کہ بر ہنگام وابدالان
 یکے از مریدان او گردند میان ما نشانی هست اگر آن پیدا آید شمارا گوئیم کہ از متعلقان او
 گردیدہ ذکر سے و مراقبہ کہ مخصوص بدان طالبہ است مستغرق بشغول آن شدند
 ہودجے از ورا سے مساوات کہ لوز آن ہودج خیانت گوئی آفتاب درہ از آن
 نصیب یافتہ و ما تہاب پیش او چون کحک نیز نماید بل تا بہ سیاہ نزول کرد صورتی
 از قضاے قدوس و سوج رب الملائکہ و الروح فیفر گرفتہ در ان ہودج نشستی فرود
 از جزآن ہودج این ندای مجواست اِنِّی اِنَّا لِلّٰہِ اِلَّا اِنَّا ہم برین وضع تیج

مرشد را دیدند آید پروانه لاهوت با خود آورده و چرخ از ان جناب فرزند ششمی
 از ان طرف سوخته در ان هوج فرود آمد مرغ نشست ثم استوی علی العرش را
 صورتی نمود آن چهار فرشته که هوج برگرفتند سبوح قدوس
 فرمود میخواند حاصل ارواح که اورا سلطان قدیم نام گویند چادری آورد بر ان چادری
 ندانید اهلن الملک الیوم للذوالواحد القهار برین هر دو انداخت الله اعلم
 در بیان هر دو چه گذشت مرکا بعد وما یعلم تکا و جله الا الله و المرسلون فی العلم
 یعولون آمنابا به نسب در ان صورت قدسی که بتابرت زواله از آب بسته
 شده بود و آن شیخ مرشد سید احمد مرسل و جدت و طهر بردها
 فی قلبی چه اسرار نمود چه پر درخت قطب ابدالی گفت آری یک شان
 سیمین است شان دویم به سیم آن درویش بے خویش بر مرکب پیش سوار
 او جمع ارواح اولیا با هم هجومی که مسدود اند گردید و در پیش ندا میکنند
 و تمت کلمت برکت صدقاً و عدلاً لاقطب اشارت کرد با فتم آن نشان
 بر وید شمار بر آستان نشینید و از گدایان در ان شاه گردید عرض داشتند جنین
 در دسے در سینه است جوایان در مان اویم سکین این شیخ نزه زد آسے بر آورد که
 از سردی آن آه جهانیاں سوخت گردند و از گرسی او کو بین فرود و بالا شود گفت که این
 درویش که در مان شراب است با شد و این سوزیست که در و سلوئی توان
 دید من از شما گرفتار ترم و اسیر ترم عجب حالتی استجلی آرام دوبار نه و هر بار که شد تا آن
 ساعت با آن شخصی ماند که اورا گرفتار و مبتلا و اسیر خود گرداند و چنان رفت که
 باز نمود و نمایدانی که آن درخت سید هم برگ او و هر شاخ او و گل و میوه او جز درو

بر دروغم بر غم نیست بتا بمین پیوستند گفتم بر آئینه هر چه من دارم نصیبه حال شما کنم اکنون
ان دمان در چشم من در آید و دوزنگریده

محاسن از خاک او پرچی گرفتار است و گرفتار است و گرفتار

و السلام این بود -

مهم شصت و ششم از اسما را از تصنیف حضرت قطبی نورانی شد مرقد و بیستم

در تحریر آمد -

القصة باز ایم به کیفیات این تاریخ جمعی فی الجمله حضرت قطبی در عهد
شیخوخت خود هم عالمان و جاہلان و زاهدان و اشراف و کرم و دندم دانشمندان و
مجددان را هم مردمانی اہل عالم ظاہر و مردان غیب را ہدایت نمودند و سچو مسلما و زیاد
دولتیار دیگر ما ابدالی و ادوات کے راغب صحبت نشدند و از تیغ جلالت
اینجا کہ التبتہ جای خوشت بچنب التفات نہ نمودند بسے کرامات حضرت قطبی فرمودند
در عهد دولت شیخوخت شیخ معظ از مشایخ کبار دیوانہ بودہ دست البتہ تیغ جلالتش
نیام تحمل حربتہ ہمارہ بر منہ بوردے روز کے مقابل آن معظ رسید باہنگ
معظ نیز قوت تصرف کامل داشت چون شیخ معظ احساس کرد کہ آن مجذوب قریب رسید
سخام حضرت خود اشارت بفرمود آوردن جامہ آن بچی کرد تا نظر خود بر آن مجذوب
تہر نیفتد و نظرش بر خود نرسد درین محل حضرت قطبی میفرمودند مرا این بیت
آرے اہل معنی و اصحابہ تجبر بردارند کہ سخن حضرت قطبی صیبت فی الجملہ مجبران صادق
چنین فرماید ابدالانے کہ در شہر دہلی قطب المشایخ پیوستہ بودند چونکہ حضرت
مخدوم اندر دار الملک احسانا یاد آوند و آن ابدالان را مقفام سیر و طبر مغوغشت

در اجرائے امور خویش با حضرت مخدوم نمائش و مر جائے می نمودند سے و بہ بشارتے
 پیش آمدند سے وہی گذشتند سے خدمت قاضی سراج الدین خادم قدس اللہ
 سرہ العرین میفرمودند روز سے در مسجد جامع احسا باد بندگی مخدوم شخصے را بمن بودند
 کہ مردان غیب چنین سازد ازند چنین باشند ہمداران لحظہ او غایت شد از ان
 وقت مرایا و آمد شاید کہ این نیز مرد غیب بودہ است باز امکان لفظ و باز پرس از
 بندگی مخدوم نیافتیم این سر نیز دلیل ثبوت آن سخن است کہ مرد غیب بود حضرت قطبی
 میفرمودند ایشان خود را بر اینگان دلتہ پوشان نامند آرسے میان ایشان در ہر امر
 و عبارتے و تبیحے و ذکر سے و مراقبہ و ارشاد سے اصطلاحے غیر ازین اصطلاحات
 معروف و مشہور مردانست اگر مردمان بہ بیند ایشان را دیوانگان و والہ زدگان
 نامند و در یک حال و یک مقام نماند بر ہنگی و یادہ باشی خوش آید پارہ اسے
 جامہ کہ در راہ ہایا بند بشویند و بدوزند لہذا حضرت شہ عورت کنند و پارچہ جامہ
 کہ تہمتکتہ بر سر بندند گاہے تو ہم از وجہ جلال پیدا کنند و بر اسے لباس شگاہے
 برگ ہاسے در خان بند و تناول ایشان بعد از اربعین چیز سے اندک
 در دہن باندازند و بجایند و بیرون اندازند پس با قدر آب مضمضہ کردہ اسخچہ بقیہ
 خانہ در دہن ماندہ باشد فرد بند و گاہے دو کہ اربعین ہم طے
 کنند سبحان اللہ مز لرج ہاسے ایشان عجوبہ چیز سے و افعال اینہا عجوبہ تراست
 چونکہ در گفتا کیند در ہمہ پرس نیاید در سیر و طیر ایشان طرفے و طریقے دیگر است
 و در یک لمحہ جاوہ است جاوہ حاضر شدن تو اند در امور ایشان داخل
 و خدمت شیطانی نیست ہرچہ کنند دشمنوںد و گویند و بیند و از باقی عا کس

محکوم دارند بے اذن من الله نباشد البتہ هیچ کار به او سے نفسانی نکند
 تصرفات ایشان بقوت اسماء اعظم است و از جهت مراتب که بشارت رسانند
 بر حکم حق جل و علا و تبلیغ حضرت رسالت پناه و حضرت امیر المؤمنین علی صلوات الله علیہ
 و سلام حسن علیہ السلام و امیر المؤمنین حسین علیہ الصلوات و السلام و از آنجا
 تریب و در اراتی که حق تعالی مضمون در شسته و منسوب هر ولی صاحب تصرف و
 گردانیده است شخص با بسته هر مرتبه و شالیسته هر منصب برساند و بعضی را
 از ایشان در دلیش زکا تعذیب اندک قوت باشد و بعضی را بسیار تر
 در آن نیز مراتب نباده اند و این استجاب دعوتان چند سے از چندے بزرگ
 و افضل تر نگاہے باشد که در یک لمحہ بر چیزی و بر شخصی خوش شوند و نافع آید
 و یا سہر ان لمحہ من البصر امر و فعل ایشان باذن من الله بر عکس آن معانی باز خوانند
 شود در یک لمحہ بصر با پوشش مانند ہم در آن زمان لطیف پوشش کردند و سیر
 بدل ہم باشد بر تن ہم بود و گاہے هم چو بطور بطران ہم شور نشاءت بعضی بکلی
 منقطع گرد و در صفات بشریت منقطع باشد و آنچه مردمان را غیب است
 ایشان را شہادت است و ارواح دیگر از ابیان بپند و ترتیب ایشان من الله
 است بعضی را الواسطہ باشد و بعضی را سبے واسطہ و اکثر ایشان از طائفہ
 بارہ دوزان و کفشدوزان و آنگران و امثال آن باشند حضرت قطبی نیز فرمودند
 میان ایشان سید زادہ و شانی زادہ و شیخ زادہ مادر است شخصی را کہ
 خوانند ابدال کنند او را در جابے کہ متعین است غوطہ دادہ بکشند و شرب است
 از میوہ ہامی در خان کوه تیبی اسرائیل ہر میوہ مخصوص است برائے ہر مرتبہ فی الجملہ چو

ابدال متوفی شود ہر شخصے را کہ مقبول ازل آفریدہ اند اگر چه آن کس از اعداد الناس
 و محقر ہے و قمری نماید آن کس را بہ ترتیب ہم ترتیب کنند بے ترتیب ہم اورا
 از و بر بایند یک غوط چاہ و یک شربہ یا یک اسمے از اسما را اعظم کہ آ
 در گوش بخوانند و بدیند و یا اورا بیا موزند ابدال کنند و البتہ شخصے جدید را کہ در طائفہ
 خود در آرنند چندانے تربیت او باشد و اصطلاحات و تصرفات خود بیا موزند چون
 قطب ابدال وفات یا بد بزرگترین ابدالان را بجائے قطب بنشانند و اگر اوقات ازین
 جہان مراجعت کنند قطب ابدالان را بجائے اوقات نصب کنند و چونکہ
 قطب اوقات ازین سر اسے غمدان امتقال فرماید بزرگترین ایشان را بجائے
 قطب بستانند و اگر قطب اقطاب ازین عالم فانی بخورد قطب اوقات ان را بجای دے
 منصوب کنند و غیر از ذرہ اینہا کسے از عون حق تعالی مجذوب مسی گرد و اورا
 چندان گاہ میان ایشان صحبت روزی میشود بعد معطوف و اشتتن نعمتے و مرتبہ
 کہ از ان نصیب دے شدہ است اورا میان مردمان ہی آرنند مسی گذارند
 البتہ سعادتے و رحمتے را بد و مقرون مسی دارند چنانکہ میان متاخران قاضی حمید الدین
 ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز و نیک سخنان دیگر القصہ حضرت قطبی میفرمودند آن
 سیوہ ہا از درختے ہفتے ہفتے اند و کوہ تیبہ نی اسر ایل چین گویند کہ آن درختان
 مخصوص اند کہ ہمیشہ بدان اشجار تجلیات حق شود تعالی عتہ الی صدفون و میفرمودند
 از ان اشجا سیوہ را بیارند می شیلند مغزے ملون بیرون می آرنند فی الجملہ حضرت
 قطبی میفرمودند قاضی حمید الدین ناگوری نصیحت کردہ بود چون مرا مرک دریا بد در
 پایان شہ قطب الدین دفن کنند چنانکہ راست کردہ اقدام مبارکے

شیخ سوے سرین باشند بعدہ وفات آن مجدد و اصل محب کامل مہمان گردند کہ نیک
 بخت ابدی فرمودہ بودند سعید سے دیکر بخواب دید حضرت برہان چشتیان سلطان آ
 مجدد بان شیخ قطب الدین بختیار مکیل الباب الاوشی لوزا شہد میفرمایند
 از ان روز باز کہ مولانا حمید الدین را انجاد اشته اند من پاپہائے خوش گرد
 آوردم عقلائے آن ایام تدبیر سے انگیختند کہ چو ترہ خطیرہ متبرکہ قاضی حمید الدین
 قدس اللہ سرہ العزیز را قدر سے طلب نہ بر آوردند لیکن قبر ہما بنجامت قرار شد۔
 القصہ باز آیم کیفیت این تاریخ جنین در ایام شیخو خیت حضرت قطبی روز سے حضرت
 مخدوم زیارت سے رفتہ بودند چون از انجا مراجعت فرمودند خدمت شیخ علاؤ الدین
 اتفاق کردند کہ در خانہ مولانا شہاب الدین امام برویم حضرت قطبین نیز اختیار کردند و در
 خانہ خدمت شیخ شہاب الدین امام حضرت سلطان العاشقین رحمۃ العالمین مخدوم
 شیخ نظام الحق والدین لوزا اللہ مرقدہ فرستند خدمت شیخ را بجزردی کہ نظر بر حضرت قطبی
 افتاد از سجادہ بر خواستند حضرت قطبی بشتاب پیش رفتند گفت بندہ نام
 خرقہ بندگی خواجہ ہستم سجادہ مقرر میفرمایند خدمت شیخ گفتند
 چیز سمحہ تو را بسے حرمت باید داشت مادام کہ بستر آرنند خدمت شیخ ایستادہ بماند
 چونکہ بستر آوردند و چار تو کردہ بنفراشتند حضرت مخدوم را بران بستر بہ نشانند بعدہ
 خدمت شیخ خود بر نہالچہ کہ بسبب ضعف افزا شستہ نشستہ بودند بنفراشتند
 فرمودند خود سید شہا از آنہا ہستند کہ جرمت داشت شہا بر ہمہ واجب است
 انکاد حضرت شیخ شہاب الدین امام بروید سمت مبارک خود بسوسے حضرت مخدوم اشارت
 نمودند کہ چیز سے بگویند ما البتہ ہم حضرت قطب المہاجر حد و حرمت داشت

صنور اکابر را تحفظ نمودند همان زمان خدمت شیخ علاء الدین حضرت مخدوم را گفتند
چیزے بگویند حضرت مخدوم شیخ علاء الدین را بسکوت اشارت نمودند و خود نگاہ
داشت عزت داشت ہم فرقہ گیر خاموش ماندند چونکہ خدمت شیخ شہاب الدین
این معنی ادرک کردند ازین جہد باز ماندند و فرمودند بایا خواند سید مرے آب است فاعل حقیقی بارے
دولت آن پیرے بود کہ ہجو توئی مریشین باش در عتہ اللہ علیہم۔

القصد بے گنہگان ما قدم وبے نفس و نوجوانان بر سر او ہوس و دلا شمندان نادان
سان و عامیان بے عرفان و تنومندان ضعیف دل و پیرہ مسندان بے حال
کہ درین مرز و بیخ عم عمل تصوف نکاشتند و برگ این کاوندان شستہ و ثمرات غلط ترین
خصوصاً این اشجار مرادوات بر تدا شستہ بودند کہ بچر وے بر اصل شجرہ طلب
بے بصیر و بفرارغ اعمال عزیمت دست بردند شجرہ چینی تعس و تزل رفت بہتند
دور ارشاد حضرت قطبی کامیاب گشتند و من لطیع اللہ و رسو لہ فاللک
مع الذین النعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً
دریں احوال و مقامات سکوک مراد مستقیم سیر کردند و از اعلیٰ خطباً راہ
تصوف بہر گرفتند و ذائق بعد و قرب گشتند و در وے جان تہلیات جمال
و جلال را المشاہدہ دیدند و از جہان تصوف برو مسند شدند و علم ربانی
یافتند و این علم بوشیدہ چیزے است کہ ملائکہ خبر داده اند و لاعلم لنا
ما علمنا اذک انت العلیم المحکم خبر بہ تزکیہ نفس و تصفیہ دل عالم این اہل را
نتوان شد بیا آنکہ جذبہ حق در آید و کس را مکللی از او بر باید آنگاہ نظر باطنش

بران لوح متورقند لابل بقوت این کسب دل بسے خارقات پدید آرد با کثوفات و کرامات
 پیدگشت و ان تعدد و الغمته اللہ لا تحوھا اے اخوان دین و اے خلان
 یقین و اللہ کہ از برکت ارشاد حضرت قطب المشیخ سرور و اصلان مہمصر مہمصر کاطلان
 و سر مصطفیٰ و ہمد مہم ترضی مرشد عقبا زان شیخ حسب پرداز منفتح البواب کمال سبب سبب
 وصال رحمتہ اللہ علیہ بعضے امیان و کاسبان و والیان و حاسبان نیز کہ منور و رقمہ
 و لباس اینہا نیز ارشاد بودے و در معاملات امور دین و دنیا صد مابھی لغزیدند سے
 بجز دے کہ ایشان لشرف دست بمعیت حضرت قطبی شرف شند و چند دستے
 از مشروعات روے بر تافتند و استقامت توبہ و رواد طبت محبت و میان گشتند
 و از حضرت سرور اتقیا و اولاد سے بستند و چپند گے بران قدم مستقیم الحال
 مانند و اللہ کہ ہمیں تلقین ذکر سے و مراقبہ خطایا منت بند و بشر ابط این کار مداومت
 نمودند در یک اربعین چہ گویم باللہ کہ ازین قریب الایام بمقصود خود رسیدند سبحان اللہ
 زہے تاثیرات و طاعات و انقیاد و اشتغال شکرشان و بہرہ آہے ارشاد حضرت
 نور اللہ مرقدہ چنانکہ مورخ مدح بندگی مخدوم گوید سے

خاصترین خاصتران این مقام خاصہ و خاصہ کن بہر خاص و عام
 اللہ اللہ نہراران شکر و ستایش مریمے و کریمے را کہ فیقین رحمتش منور منقطع نیست
 و فصل حکمتش درین زمانہ نہ ہندی بود اسطہ چنین شخصے کامل و ولی شامل و مجزوبے و صل
 خستگان بیچارگان و دامانگان و شکستگان و حیرانان و معطشان و غمخواران مغفوس گشت
 یحصی اللہ لنورہ صحت یثشاء۔ فی الجملہ ہر صوفی کہ از کثرت نیاز مندی و کمال
 تا پاک در دستند پیش حضرت مخدوم آیدے و میگذرائند سے کہ بندہ را نیت ستم

در ان نگہام سنوآت مفید میفرمودند و درین ایام دوست سال برآید کہ سفر صوفی رفت
 صوفی را بر آنچه مطلوب است سفر نماید زیرا کہ این زمان در سفر سیر و سلوک میسر نمی پذیرد و پیش از
 از ان اکثر صوفیان مسافران سالک داخل دعا بدان حال داخل بوده اند درین دوست
 سال معادے قبیح و شنیع میان مسافران پیدا آمدہ است جز خط انسانی و شیخ براسے
 مراوت دنیاوی و تجرہا بہیودہ پیش مقصود سے گفت و شنود سے نیست مرد صوفی
 و سالک صادق زار زین بابت حکایات چہ نسبت و بدین چیز با پروا سے کہ او کونین را پشت
 داده در سیر و سلوک معارف و حقایق محقت مقصود از سفر من اللہ بسفر الی اللہ و باشد و
 فی اللہ در روی فرمودند این زمان سلوک جز در خلوت و خدمت نماندہ است
 خلوت را بر خدمت فضل می دادند زیرا کہ در خلوت بفرانغ و استقامت سیر و سلوک
 دست میدہد فاما در خدمت خالی از تردد سے و تزلزلے تشویشے و تحویلی نیست
 تبطل و در امر توجہ میسر نہ مگر آنکہ میان صوفی اہل خدمت یک پیر و یک خانقاہ سے از
 متوسطان و کنتھیان بریار سے ہمائیش مہم و دوستی ہم نفس و ہم قدم مر خاطر
 بدارد از برکت کمالات آن یار بزرگ و یا سہانکہ از خاطر داشتند شاخ کمال اثر
 برآید آن ہمتہا سے ہمت دل برسد و یا ہمین طالب اگر آن جان مجاہد سے
 جلالکے فقر سے بے اطلاقکے بے غویثے دے پس همیشه تجرد سے اہل فقر سے
 عالی ہتے خداوند سے تجرتے سوختت محبت و وقت نمودت ساختہ باشد کہ
 خدمت ہم کسند و قدم استوار و رکوعے طلب با سند سیر و سلوک
 ہم کسند بیاہ خود اقدام زند و در بیت الحزن پروردان خود چون بکشاید و حجرہ
 خاص دل را از کدورات و مالومات عماسولہ جاروب و ہد و تنگناہ سرد را بد با و طلب

از کار و مراقبات بیار آید باشد که سلطان حقیقت با جلاکس شاه نشینی بار دهد و زین عیش و کار
فرمایند حکم اعلا سفوف دارد

مثنویات -

در ره درد آند ز دل دوام	قرب خدا اگر تو سبواهی بکام
گنج گرانمایه مهین راست نام	دل بگزین دل شناس دل آگاه
آنکه دشمن راره دل بوده نام	عمرش فلک جلا ملک باز دید
منظر حق دان تو دل خود بنام	منظر سر خیر گر عین است باز
در گره دل راست دازین اثر نام	گوهر جیب در دل انسان نیست
ترکیب آن را که بگویند تو رام	تجلیه و تزکیه کن پایدار
رودے وصال از ره دل جو تمام	صیقل دل کن و کی در ستاب

فی الحبله آنکه صوفیان همه دیگر پرسند که در صحبت فلان بزرگوار بود و این با شیخ سخن
گویند صحبت چه باشد بلکه در خدمت فلان مرشد کامل و شیخ یحیی و
یمیت در بی و اصل بوده ایم درین معنی خدمت را بر صحبت او فضل باشد
درین کلام حضرت قطبی میفرمودند مهین آید که در خدمت همه جز دیات امور و شیخ
و احکام دین و ارکان تصوف ادراک میشود و آری طالب راز ملازمت و
بر او مست خدمت شیخ که الله و فی الله باشد جلگی جزئیات و کلیات عبادت
و معاملات احوال و مقامات شیخ و روشش بود سادات طریقت سلف و حلف
معلوم و محقق می شود و طالب صادق بدین وسایط محرم اسرار میگردد و
لا بد چنین کس از تعبد پروردگار به بقین مخصوص شود و اعبدن هر یک حتی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ بِاللَّهِ قَوْلًا لَيْسَ لَهُ سَمْعٌ وَلَا بَصَرٌ وَلَا يَدٌ وَلَا أَعْيُنٌ وَلَا يُدْعَىٰ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ فِي سَمْعٍ وَلَا بَصَرٍ وَلَا يَدٍ وَلَا أَعْيُنٍ لِيُفْهَمَ مِن مَّا قَالُوا شَيْءٌ لَّا يَفْهَمُ وَلَا يَتَذَكَّرُ أَلَيْسَ لِّلَّذِينَ آمَنُوا قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ بِاللَّهِ قَوْلًا لَيْسَ لَهُ سَمْعٌ وَلَا بَصَرٌ وَلَا يَدٌ وَلَا أَعْيُنٌ وَلَا يُدْعَىٰ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ فِي سَمْعٍ وَلَا بَصَرٍ وَلَا يَدٍ وَلَا أَعْيُنٍ لِيُفْهَمَ مِن مَّا قَالُوا شَيْءٌ لَّا يَفْهَمُ وَلَا يَتَذَكَّرُ أَلَيْسَ لِّلَّذِينَ آمَنُوا قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ

باب چهارم موافقت عقیده پاک سنت و جماعت

نخست ذکر عقیده حضرت قطب المشایخ نیم از تصنیف حضرت قطبی آغازیده شود.
 این چند بیت عربی حضرت قطبی در رساله ضرب الامثال تصنیف خود نویسیانیده بودند.

و عن خذوهم والمثال	تعالى الله عن قيل وقال
ولكن ليس يوصف باقصال	قريب ذاته من كل شئ
بلا ووصف التعرق والفضال	بعيد ذاته من كل شئ
ولا يوجد مكان عنده حال	تنزه عن كل مكان فيه يوجد
حمد احمد حسن الخصال	صلوة والسلام على رسول
شريف شافع اهل الضلال	كريم الاحم بزرگ ورف
بيل خاضع ذي الابتدال	على اصحابه تسليم عبد
الو بكر امام الحق و آل	صدوق صادق صدیق اوصدق
وزا مستنطوع من ذي الجلال	الى حفص هو الفاروق حقا
اشد الحق اعدد باللسالي	وزي النور عثمان بن عفان
ولي المؤمن علي الكمال	وما اعجم على نواجذهم اء

هوالمادی هوالداعی هوالمشائی و ذوق شیخ الشیوخ بلا احتمال
 هو القدم الحماک الاملی هذا له الخرقه جلا و هم الزوال
 حضرت قطب الشیخ میفرمودند فقیه صوفی و تفسیر سنی ناورد است من تفسیر صوفی شریف
 سنی ام -

ایضا همی فرمودند کہ فغایل امیر المؤمنین بسیار است یعنی مناقبات بسیار است -
 میفرمودند میان شیخ فخر مشهور یکی او بوده است و میان خلفا و را شدین یکی او میان عشر مشرف
 یکی او میان بدریان و میان حدیبیان یکی او میان مهاجران یکی او میان اہل بیت یکی او بوده
 و میان دوازده امام سر او بود سر سخویان او سر در صوفیان او و میان پیروانان یکی او بوده است
 در تقریر این فضل بسم میگردند یعنی امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ با چندین فضائل
 این فضل من گذاشته اند حضرت قطبی با تقریر این فضائل دورای این فضائل میفرمودند عقیدہ
 من اہل سنت و جماعت است -

ایضا میفرمودند ہمہ گویند یعنی ہمہ عالمان و نادانستان متقدمان و متاخران بگویند
 حقیقت راست من محمد حسینی ام میگویم شریعت راست زیرا
 حقیقت از زبان مولها و جید زمان و قلندران و ملحدان درند یقان شنیدہ ام بلکه از
 زبان جوگیان و برہمنان و بہررگان یعنی کردن شنیدہ ام اما شریعت جز از زبان
 اہل ظن شنیدم اکنون محقق است کہ شریعت راست -
 مثنویات للمورخ -

التصوف تغفایست سپرد حکم سیادت جماعت سپرد

گرچه سیادت نسبت بود باز بهر جماعت بسنن کار ساز
گرچه نسب بود سیادت شریف بدو عقاید به جماعت ظریف

ایضاً - واکرت اول رسید محمود و اعظ اندر عسر سلطان الجلیم الکریم فیروز شاه بمبئی
در شهر دار البرکه احسانا و آندہ بود و زہے برائے ملاقات حضرت قطبی باید بالاد
تو اقع پیش نشست ہر بار کہ با حضرت قطبی حکایت کردی حضرت مخدوم را بابا
حسین گفتے یعنی بزرگ مائید اندران حالت روی خواصہ بمواجہ لقاے عکس پذیر
بر تو نور جمال لائز الی قریب آورد چہ پیش خویش بجا و گفت معبود حضرت مخدوم
ہم تو وصل کلام رسید محمود و اعظ نمودند خیر عکس بر تو نور است -
ایضاً ہمیشہ حضرت قطبی میفرمودند علماء را کہ این حکم را صلوا خلف کل مرد فاجر جاک
داشتند نیکو کرده اند تا کہ ہمین حکم برائے بادشاہی جاری گردانیدند بغایت متحسین آمد
شیعوئی گویند کہ امام معصوم باید درین خود شکل است انچنان کہ بجا یا بندہ کے ممکن شود
کرات میفرمودند رحمت خدا کے بر علماء باد کہ دین را نگاہ داشتند و این علماء مفران و
محدثان و فقیہان و تکلمان و صوفیان اہل بدے اندر رحمت اللہ علیہم اجمعین اما
صوفیان اہل بدے کے فقہائے اہل تصوف بودہ اند نور اللہ مرقدہم فالحدیث چون
این بیچارہ استماع داشت کہ در شہر شنگاہ دہلی بعضے صوفیہ حضرت قطبی افشا کردہ بودند
برائے اظہار عقیدہ حضرت قطبی در سخن مہتریات محضوس منجاہ شیخ سمر از اسماء اللہ
تصنیف حضرت قطبی و قطب المشائخ بدر نیز ملت شمس فلک ادلت سکھیل
سمائے بھارت شتری اسعد نبارت روشنی بخش ستہ دلائل اہل فراق
رہنمای دامندگان عشاق امام رہروان دین مقتداے اصحاب یقین متعقد

تابعین اهل آل طه و لیسین صاحب لواریت و ولایت پیشرو اهل هدایت عالم توابع سنت عبادت
 زبده قرآن اهل فصاحت اظهار ذات احوال و احوال قلب رو متوکلان و اعظم تحملان حرف شناس
 حروف شمار دین گزین دین برود و دیندار عیس مقرب و خویشیت خداوند عزیمت و حمیت مسبب
 حالات اضطراب دوائی نصیحت ادا بطلب طالبان صادق مقصد صادقان و اذوق رشد
 نما سے منتہات منور قلوب نصیحت پذیران درین طریق عینہ منسب درج گردانیدہ شود
 تا مستقیان اہل سنت و جماعت را عقاید محمودہ حضرت قطبی نیکو مبین گردود۔ ۵۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجماع اهل عقل و اتفاق ارباب فضل راست که درجه نبوت بلکنه ترا از تصور ولایت
 است اگر چه ولایت عبارت از قربت و معرفت و اطلاع بر اسرار وحدت است و نبوت
 عبارت از دعوت و رسالت باشد ولایت بدان ماند که یکے در برابر باشد و نبوت
 بدان نسبت دارد که کسی بر در بود اکنون کجا بر در و کجا بر در بر اما محقق است و معلوم سخن
 حقیقت است نبی نخبست درجه ولایت را بکمال و تمام رسانیده باشد و بدان
 محفوظ و نایز شدن بوسپس آن مہدایت نبوت رسد و البویزید ہمہ بین اشارت
 کند اول درجۃ النبوت آخر رتبه الولايت و آنکہ صوفیان تالیہ بر عکس این سخن گویند
 مگر ازین قضیہ غافلند کہ بر تیغ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاصل و الہمتد
 ظفرے باشد دیگر را در خطرہ و نظرے نبود و اول من انبیاء نبی اسرار ایل مخیش
 گفتہ اینجا ہمہ اثبات است فی ذالالباب اندیشم شیر آ آشیان پر دراز کہ مہنی
 گوید یا لیت ہر محمد علم مخلوق محمد ازیرا چہ از ہم
 نشینی بدر بانی فرستادہ اند و از بر بردار الیبتادہ کردہ اند اینجا دو بلا است

خلق را محبوب دعوت کردن عاشق لور چشم خود بر غیرت است او چگونه تواند دید که از
 دیده دیگر کسی نگردد و دیگر از بیگانگی پرودخته به بیگانگی اشارت نموده ایضا الشیوخ
 انتم قلتم بالثبوت والرهوخ که مرد مرشد فارغ بوقت خود بعباد وصل تکبیر
 بسند کبیر استغفر الله -

بیت

مراسمخانه خمار بر بدو بسیار
 دیگر مرا بغم روزگار بسیاری
 بنید چینه مراده براتستی را
 که بیشترم ازین زیرگی و پستیاری
 نه پمیری تو مرا راه خویش گیر و برو
 ترا سلامت باد امر انگونساری
 امن هوفانت انا للیل ساجد اقامنا یحذرها الاخرة ویرجوا رحمة ربها
 قل هل یتوالذین لعلون والذین لایعلمون انما یتذکر
 اولوا الالباب امن هوفانت اشارت به خلوت فانه راست
 جز محبت و محبوب را گنجایش نیست ساجد اوقایم اوقات کسی است که
 میان عاشق و معشوق میرود و کتابت از حالتست که عارفان کار شناختند
 و اصلان یار دارند یحذرها الاخرة هر یک بترس است که نباید آخر کار
 ازین خلوت خانه بیرون رود و در روز نشویم و از بر برداریم و بر جوار رحمة ربها
 هر یکی امید دارد که این حالت بر صفت استقام باید و همبرین با شد و همبرین
 در دمنه آنجا این ناکند -

بیت

بر عشقت را میبازم دلی تبرم از آنک
 کعبتین چشم غلطانی مرا بازی دهند

قل بگوئے محمد کہ واقف اسرارے و عارف حالت ملکوت و جلوتی و توتلی کہ پیشو اسے مقربان
منی و راه نماے توحید و وحدتی **هل يستوی الذین تعلمون والذین لا یعلمون**
برگزیران بشوند آنانکه برابر در راه الوری واقف اند بان مردم که در اسل سافلین گرفتار اند
انمائیتد گزرا زین اشارت و ازین عبادت و ازین مناجات و ازین خرابات کسے
بند بگرداؤوا **الباب** مگر خداوندانے از سکر بھو آدہ و در عین حالت متوجہ بالذت سکر اند
سیدہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ایچم الحزن و البکا آہ بکونہ
در بکاؤنا لنباشد ہر چند محبوب نشن در بر است اما در خلوت معلی است کہ در خلوت نیست
الیس کل حبیب یزید ان یخلو بحبیہ رمزے ازین است و آنکہ گویند
خلوت خلوت شد بل لیکن فضلے است نامحمود چنانچہ کرامت فضلے است نامحمود اگر
سہم الغیب افتد ان فضلے است محمود و اگر سعی افتد نامحمود چید در خداست
بچارہ بوسعید و شمار برگ در خشتان مانده است آرسے محمد حسینی
ہر چہ گفتی بر بند صواب رسند بود اما محبب اگر در رفا سے محبوب در و درمی بیند آن
دور بودن بہ از حضور باشد خدا پرستی کار دیگر است و رفا جوئی کار دیگر
مان وہان نقد انبیار ابرہہ اولیا بہ سخنی کہ ایشان خوشترن را بر رفا آورده اند و
ایشان گویند -

شعر
آہید وصالہ ویرید **ہجری** : فان ترک ما اریدہ لما یریدہ
بیت

اگر مراد تو اسے دوست نامرادی است
مراد خویشین از تو ہمین خواہم جو است

اتفاق اہل عشق است کہ در نوشتن از دربان است و سوز بهتر از روح و در بیان است گفتار ایشان است

بیت

سجرات تو خواریم و صل نما و صل نخواریم
 من تجریز کرده ام کہ ہجران خوشتر
 مان و مان محقق است کہ درجہ انبیاء بدان بلند است کہ باصرہ بصیرت اولیا ہر چند
 تیز تر بنیاد احساس تو از کرد و در آنکہ گوید ہر باب اجعلنی مقیم الصلوٰت و دیگر می گوید -
 توفی مسلماً و المحقق جالصالحین این ہم حکایت از جمع است و جمع بر
 نسبت جمع الجمع شرکت طیبست و آنکہ صحبت آرند لغیبتهم الانبیاء عاری ہوارہ
 اہل در در این صورت کا محب علی المقلی و ایشان ہمین آسودہ اند دانستہ سمندر در
 آتشکہ با ابرایم چه باز دانستہ مای در قور دریا را کہ سازد اللهم الھمنا رشداً -
 القصہ مخبر و اتق چنین فرمایند در شہر دہلی روز مجلس بود حضرت قطبی سخنمای
 متقدمان از سادات طریقت اہل تحقیق و موافقان اہل سنت و جماعت می فرمودند در ضمن
 آن نکات بعضی محققان نیز در بیان آوردند بعضی آیندگان را سخن علم حضرت قطبی کما حقہ
 یاد نماذ سخنہ بہ تفاوت آغاز نہاد ذنی الجملہ در آن روز بعضی علمائے متدین و مذکر و صلحائے
 صادق کہ در مجلس حضرت قطبی حاضر بودند با ہم دیگر اتفاق کردند کہ مذکور بعد از اسے
 جمعہ باللے منبر بر آمد بعد شہرا لفظ مذکر تقرر حضرت قطبی را در بیان آورد و از علما
 و صلحائی کہ در آن مجمع حاضر بودند شہادت خواست ایشان گوہی دادند از نگاہ
 اکابر شہر و مکان دہلی معلوم شد کہ مردبان اکثر کرده بودند -

بانیسم معاملات و عطف و اجازت و کالت

حضرت قطب المشایخ از ایام شهر نسیم و خمیس و سمانه وقت اجلاس بر مجادده شیخوخت باز تا شهرور
 سه غمسه و عشرين و شمانه ایام مراجعت کورث شخصت و هشت سال و یکماه و
 بست و پنجروز باشت درین مدت شیخوخت چه در دارالملک حضرت دلی و چه در
 دارالبر که شهر احسان آباد لیس مستر شد آن حضرت قطب المشایخ بقوت جذبۀ عون
 ولی منظر حضرت قطبی باعلی مقامات رسیده و با احوال اعظم را ذالقی گشته و غناء
 باشد شده ایشان را تقدیر شد و وجه بدایت در دست تصرف مقبول آمده که بقوت
 آن صحبت و تنج خود در ابد دولت این نعمت کامیاب تواند افزا خبت اگر چه درین مدت
 عهد دولت ولایت و شیخوخت حضرت قطبی اذن دو کالت و اجازت و خلافت
 محسوس امور معمولات حضرت قطبی نبوده است و لیکن براسی گذار شریعت حضرت
 شیخ و مشایخ طبقات رحمته الله علیهم که بر سنت الاول بودن قاعده کلی صحت بر حکم مشاهده
 هر وقت و ایامی از تجرد و طمات مقربان حضرت به اجازت چند تذکرات خلافت
 و اجازت نویسانند و چند را بغیر تذکرات بتخصیص با حاسر مجادده و تزکیه نفس و توجیم
 معانی سیر سلوک آن اصحاب عظام ایشان را بشرف خلافت و اجازت مشرف گردانیدند
 بار اول چون حضرت قطبی را مع لوم شد هر دو منخدم زادگان و بعضی اقربا و
 یاران بعد مشرف شدن بخیر بیعت و توبت بر قدم طلب صدقا و قاصدا
 با ستاوند با حاسر این معنی عون باطن فیض دل مهر بر ایشان گماشتند تا اینها بریافتند

نفس معمول داشتن اورا و حضرت شیخ و فرمایند شما تمام حضرت مخدوم استقامت
 یافتند چون استقامت ایشان محسوس دل مطهر حضرت قطبی گشت جدیه باطن را
 بر قلوب این پاکان گماشتند تا ایشان بقوت جدیه ولایت بر انقطاع عاصومی اللہ و بر توجہ
 مقیم الحال گشتند و در همه جهان لغتوف را بشایده دیدند سپس آن حضرت قطبی این
 اسرار ربوبیت مستان تجلیات مسدیت دیوانگان جمال ربوبگان جلال استغراقان معارف
 حق بدو نشان حقایق مطلق را هم در دلی بشرف خلعت خلافت و اجازت خویش شرف
 گردانیدند باین اسامی مخدوم زاده بزرگ سید محمد عرف میان بڑه مخدوم زاده
 خود سید محمد اضر عرف میان کبره برادر زاده مخدوم سیدی ابوالمعالی خسرو پوره
 مخدوم سید احمد بن حسن برادر زاده مخدوم سید ابن الرسول عرف میان بھیلہ مولانا
 نصیر الدین قاسم دہلوی - بار دوم از کر چار نفر که ہر یک از بابت کشفیات
 و تجلیات الہیات نصیبی تمام دست معین المشایخ بلجار الفقیر از بنجار الغریب محب اہل
 اسلام محبوب خاص و عام مقبول حضرت رب العالمین قاضی نوز الملتہ والدین را
 از خدمت خواہ بہا والدین حاجی نقلت چون حضرت قطبی در حضرت دہلی اندر ہدایت
 شیخوخت کہ حضرت قطبی را ملالت بود فرمودند این چار نفر نیز بعد من دست
 بعیت بدند مولانا نظام الدین بن قبول مرید حضرت شیخ نصیر الدین مولانا حسین دہلوی
 مولانا حسین الدین توہانی مولانا حسین دہلوی بشد تر اکثر مولانا نظام الدین بن قبول مولانا سلطانی
 پیوستہ حضرت مرشد المشایخ شیخ نصیر الملتہ والدین از راشد مرقدہ بود اما مستر شدہ و مجاز
 حضرت قطبی بودہ است کذلک مولانا حسین الدین توہانی مراد است و استر شاد با حضرت
 قطبی داشت ہم اجازت از حضرت قطبی گرفتہ بود با آن باذل کما مل آن مجاہد زندہ دل اعظم علی

ستمان اکبر معتقدان خواجہ حسن نسبت تراش رحمتہ اللہ علیہ علی بذل روح این سخن بذل روح ازان است
 در آنکہ در حضرت دہلی حضرت قطبی رازحمتی صعب شدوران ایام وقتہ خواجہ حسن بر معتاد
 ملازمت صحبت بندگی مخدوم آوردند حضرت قطبی فرمودند خواجہ حسن بہین بر ران کن و سبیل بر
 آمدہ است کہ التبتہ ازین رحمت مردمان را درین روز تا کہ نگام و با است ضرر جانی رسید
 است و علامات آن درین دہلی با ظہار محسوس می شود خواجہ حسن علیہ الرحمۃ والعفران
 فی الحال بالتماس پوست این زحمت را بندہ حسن بر خود گرفت بعد روزی چند
 قریب الایام ازان سخن خواجہ حسن علیہ الرحمۃ والعفران ازین آرا مگاہ فانی بدان آرام گاہ
 باقی سخن امیدہ معلوم می شود خواجہ حسن بی مقامات داشت و صاحب طلب نفس بود تا مردم صاحب
 نفس نباشد بر دیگران خاصہ بر خود نفس نیک یا بد آوردان نشود۔ بار سوم در شہر دارالبرکۃ
 آحسن آباد روز سے چارہ نفر را خلافت و اجلازت مفوض گردانیدند و تذکرہ مفصل نویسانند
 فرمودند خلافت نامہ کہ من در دہلی نویسانند بودم یعنی لخیص کردہ بودم اسماء این چارہ نفر
 دران سند رج گردانند ہمچنان کردند بیشتر حضرت گذرانیدند خلافت نامہ این است
 بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی اننی اطلعت علی خفایا الالوہیۃ
 و اوقفت علی اسرار اللہ لوبیۃ بحسب العبادۃ و طاقت العبودیۃ
 و الصلوۃ علی رسولہ صاحب لوار الحمد و مالک مقام الوسیلۃ
 باللطافت الشریعیۃ علی الہ و محترقہ ذوالاخلاق السنیۃ الرضیۃ و
 اصحابہ المتصفۃ بالانوار القدوسیۃ المشتملۃ لصفاء و التزاہیۃ
 لسبویۃ اما بعد فایحی العبار لیس الطریق الیہ الاجابتغاء الو
 سیلۃ والاتصاف بالاوصاف الربیۃ بعد التقدم بالاقدام

على نحو الأقسام والمخاض الدينة وقلقين شيخ من شدة كامل
 مهذب واقف على تنوع طرف الوصول بتلك العتة العلية
 والتلقين مفروض الى رأى شيخ العالم الواقف بالعلوم الدنية
 هذه اجاب بما يبد وله من عالم الغيب بالظهور في العالم
 الشهادة من الالوان المتلوخنة كالصفرة والخمرة والخضرة
 والزرقة والبياض والسواد ثم الكرسى الالوان لا يحسب
 فيها لون وشكل وحجت وسمت من القبلية والبورية
 ثم الموائف واستماع الاصوات الخارجية عن حد الحرف
 من المخارج والاسنان واللغات فيها الكلمات فيها
 لتعليمات فيها الاشارات لا يعرف عليها الالهواء السادات
 ثم كشف الالهواح والقبور بخاصية رواعم التوجهة و
 لزوم المحضورة ثم الصور التي مما يناسب ويوافق طبع
 البشرية حتى يظن فيها الظالون على فهم تلك المصنفة
 الصورية ثم اللوح ثم الطون ثم البوارق ثم الحقائق
 ثم المعارف ثم الصناعات ثم الكرامات ثم المناهات
 ثم البوارق ثم العلوات ثم المشاهدات ثم المعانيات
 ثم المكاشفات ثم المنالجات ثم المنازعات ثم المحاضرات
 ثم العاقبات ثم المنارلات ثم المراسلات ثم المواصلات
 ثم المجازبات ثم المرادات ثم التداخلات ثم المعاودات

ثم الاجمالات ثم التفصيلات ثم الاطلاقات ثم المراجعات
 ثم الحيرة ثم العشرة ثم الحيرة والافزيد هنا ولا حيرت في الحقيقة
 فان الحيرة هدهى نفس ما فيه الحيرت كل هذا
 شطر اقام الولايات ثم يقال ثم هو محال العين ذات ولا
 اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ام لم يتق عين
 حتى يرى ولا اذن حتى لسمع ولا قلب حتى بخاطر
 ولا النسي والاجان ولا ملك ولا نبي ولا شن ثم بدر
 شيطنة من حقائق الصمدية هنا لا فقد ولا وجد ولا
 قرب والعبء والافضل ولا وصل فاذا تحققت العبدية
 برزت الانية وتحققت الانينية في الرب كحل العبد
 في بعد ما بقي وبقى بعد ما في ويقام القافضه الواصل
 لفاضل وهذا العالم التاهل وهذا العالم الرباني المطلع على
 الشاهجات الواثق على الخفيات والعارف على كيفية
 سر التخليق والتكوين يرى انه ليصور المصور بيده
 وليكن يدون المباشرة والملاقات وان كان يرى هذه
 فانه من صفات التشكلات والتماثلات هذه بالنسبة
 الى الراى والى المرأى انه سبحانه منزله عن النسبة
 والاضافات فاما من اراد الله عن يوقيه على درجات
 الانبياء ويجعله على اصفي الاصفياء بعينه الدعوة الخلق الى الحق

ويجعله مجلس الصدق وتعديبه مقر العين فيكون عين
 بلا عين لا يسيرة عين فلا يلحقه شين فهو الايق
 الحارق وهو الاحق السابق ثم العلامات المشاهدة
 ان لا يركن الى الدنيا واربابها ولا يتعلق بالامراتها و
 اسابها وان لا يختلط اهل الدنيا ولا يترو ولا يورد ويكون
 بالشرار كغيرها وقليلها حقيرها وجليها متشاق التبت
 متعلقا حق التعلق بحيث لا يفوت منه سنت من
 سنن النبي صلى الله عليه وآله وسلم وسيرة من
 سيرة الاضرورة اجازها الفقهاء ومصحح عليها العلماء و
 هو من سير السلف الصالح وسنة النبي الفاضل
 فيقول الملقب بكسور ابن يوسف الحسيني ^{البيهقي}
 الحقيقي والعلم اليقين اللهم من كان من قلامذي
 ومستر شدي يتصف بطفتي هذه ومضى على سيرتي
 وسريتي هذه يملك صنعتي وضيعتي هذه فهو
 ولدي الذي ولد من سري و ابن الذي يورث
 من سري هو قرني وقريني و خليفتي ومن لم يكن
 كذلك فانا والله تعالى وشيخي براء منه والله تعالى
 خليفتي على اهل ملتي والسلام - واليضا مت امرى ^{حسب}
 هذا الزمان ان الرغب قد والطلب قد استتر فاجبر ^{الولد}

على طريق الوكالة والنيابة بعد ما ارى صلاحه وانه ه و ترك
الاختلاط على اهل الدنيا قد ان يبسط يدك لطالب مسدود
وطريق الاغابة معوجاً ومردوداً فان الزمان قرب او اناه ان
ليخلق باب التوبة وهذه اهم امضى عليه شينجي وشينجي
وانا على منها مجسم وطريقهم امضى والمضى على طريقهم طريقى
سنتى وماعدوا هذا الجاز ليس من امر شديدا
ليس من خليفى وليس ولدى الذى ولد
من سيري وبرز من ضرى فافهموا واغتموا ايها الاخوان
فمن الذين اشرخصم بالاشارة التى سبقت انك
الكلام علماء الدين الكواكبي وخوند ميرين شيخ الاسلام
الابرحي واسحق بن محمد المحمدي واخوه سليمان
بن محمد المحمدي وابن اثنى كلمة الله ابن
سالار اللاهورى والى المعالى محمد بن مغزى
وسراج الدين بن شهم يار بن محمد ومولانا
بهاو الدين بن شهم الله الدهلوى وحسيف الدين
اللكهنوتى وحميد الدين الاجودى وعلم الدين بن
شرف الدين من اقارب قاضى شاه دوله
احمورن والحرقة والسجاة والخاتم الذى بيده كل ذلك
مبذولة ومملوكة لمحج الاصفى شرعية وطريقة وحقيقة وشهود

من سحوا العقلة طرات عليه المسهاة بالجنونة وكل
 من هو حزينه من حمة فهو مجاز من حمتى وان
 قال احد من الناس انه قريب منه بل اقرب من
 كل احد فانا حق به فليس بشئ منى ومن لا زب الباب
 وحفظ الادب ومضى عليه زمان من عمر فهو ايضا من
 مجازى وخريدى فاما احمد بن عزيز الدين فمن
 الذين فازوا باكثر الاثماء التي اشرفا من اول
 الكتاب الى آخره محفولدى من سرى فعليه ان
 يرشد المسترشد بين ارشاده فان لم يفعل فانا
 غير ارض منه والله تعالى ساخط عليه والنسب
 معرض عنه او عثمان بن جعفر حل مسكين ضعيف
 الحال غير قوى البال فان جاءه قاييب يريد ان يتوب
 عنده فلا يمنع وسيسط البدله وجليس الحرقة
 اللهم انت الشاهد على ما كتبت واشرفت ان كان
 فيك بشئ من وجودى ووجود نفسى فانا بريء منه
 وانت غفار الدونب وستار العيوب فاعف
 عنى واغفر لى ووفقه على احسن الاحوال واجمل
 الاقوال انت الغفور الرحيم وانت العليم الكريم برحمتك
 يا ارحم الراحمين.

یار چارم روز سے بوقت ظہر تشریح ہوئے فرمودند بعد من قاضی را جا دست بیعت
 بدید و عبد اللہ دست بیعت بدید و چار نفر دیگر را ہمیں عبارت فرمودند کہ فلان کس را
 دست بیعت بدین مردمان را درین ایام سخن بشکل شد زیرا چہ خانقاہ بندگی میان
 سفیر اللہ منسوب بود کہ حضرت قطبی در وقت ہبہ اسباب و املاک و خانہ آن تقریر فرمودند
 مردمان را شنید کہ کشف باطن چیزے میں فرمایند کہ آخر الامر کہ حضرت قطبی ازین
 جان انتقال فرمودند افضل السلاطین سلطان احمد در وقت حضرت قطبی را بہ بندگی
 میان سفیر اللہ تسلیم نمود و خانقاہ را بر مناسے بندگی میان سفیر اللہ بعضی تولیت
 روضہ حضرت خواجہ نور اللہ مرقدہ تسلیم نمود و فرمایند و اما روضہ و تولیت آن بیان
 سفیر اللہ و بعد ایشان بہ اولاد و احفاد تقویوں کر و ہم محل خانقاہ بہ میان خرد اعنی حضرت
 خواجہ نور اللہ مرقدہ و بعد ایشان بہ اولاد و احفاد ایشان تقویوں نمودیم تا ایشان درین خانقاہ
 بجائے مخدوم بر سجادہ ولایت اجلاس فرمایند و مردمان را ہدایت نمایند
 و بعد ایشان ازین خانقاہ بہ اولاد و احفاد ایشان جاری باشد کشف باطن و کرامات
 حضرت قطبی ظاہر شد۔ القصہ مہفت نفر از مردمان اند و بندگی میان پیدائش بندگی میان
 سفیر اللہ بندگی میان عبد اللہ سید روح اللہ شیخ منہاج الدین بن قاضی
 عبد الصمد المعروف بہ قاضی زاخا یا رنجور ختم عمر نزدیک روز تاسے رحلت من دارالغزور
 الی دارالسرور بر زبان مبارک خود تقریر فرمودند بعد از ان خدمت میان عبد اللہ
 خدمت قاضی سراج الدین خادم را گفتند کہ عین مضمون تقریر بندگی مخدوم شما در تحریر
 بر آید خدمت قاضی سراج الدین اسامی یازدہ نفر خلیفہ و مجازان بدین اسامی حضرت
 خواجہ نور اللہ مرقدہ شیخ حبیب اللہ المعروف بہ میان پیدائش بندگی میان سفیر اللہ

بندگی میان عبد اللہ بن سید ابوالمعالی - شیخ منہاج الدین عرف قاضی راجا -
 شیخ شہاب الدین بن شیخ سلیمان - قاضی بہار الدین - قاضی سراج الدین -
 ملک عزالدین بن قطب - ملک زادہ شہاب الدین - قاضی قطب بن مزید - خانچہ
 حضرت قطبی در تقریر آورده بودند در تحریر آوردند عین آن مضمون تفویض فرمودند - اذن یازده نفر
 این است اللہ المہادی محمد اصغر سجادے من باشد حق پدری آنکہ نگہداشت
 بود کہ بعد من بر سجادہ من بنشیند کہ دست بیعت بدید و شاہ ید اللہ ہم مجاز است دست
 بیعت بدید و میان سفیر اللہ اگر خدمت بادشاہ بگذارد او ہم مجاز باشد دست بیعت
 دید و عبد اللہ سجدت بیعت بدید اورا ہم اجازت است و قاضی زاجا ہم دست بیعت
 بدید اورا ہم اجازت است و شیخ زادہ شہاب الدین را اجازت است او ہم
 دست بیعت بدید و مولانا بہار الدین را اجازت است او ہم دست بیعت بدید
 و مولانا سراج الدین ہم اگر آمد و شد در دیوان بگذارند اورا ہم اجازت است و ملک عزالدین
 و ملک شہاب الدین ہم اگر خدمت بادشاہ بگذارند ایشان را ہم اجازت است
 دست بیعت بدید و مولانا قطب الدین کہ در روضہ می باشد اورا ہم اجازت است
 دست بیعت بدید - و مراد در دہلی بسریند زیر پاشے مادر من دفن کنند -
 القصہ چونکہ چندین خلفا و مجاوران و وکیلان دستشان آن حضرت قطب الشیخ
 بودند کہ بعضی درین سطور و مذکور شدہ است فاما جز ایشان چندین دیگر
 نیز مستند کہ ایشان را در دو قسم آورده شود - قسم اول طالبانے کہ مرید و مسترشد
 حضرت قطبی بودند و بہ ارشاد آن مرشد کامل سالک و اصل بر اشجار بار دار
 و الذین جاحد و افینا بر آند و آثار این است لکن ہم سببنا بہ و ان

پرچیدند هفت نفر اند که درین دیار مشهور بودند و آن جمله این هفت نفر بعضی بعد وفات حضرت
 قطبی و بعضی هم در صدر حیات حضرت مخدوم برخصتی که درین طائفه آمده است دست
 بیعت بسوط داشتند این است سید صفرا سید احمد بن حسین حسینی
 شیخ میران نمیره مولانا کمال الدین خواهرزاده حضرت شیخ سید سعد الدین عرف
 ساون مولانا محمود میناگر - مولانا سعد الدین صوفی یار قاضی سراج الدین خادم -
 مولانا کبیر الدین سازنگ پوری - مولانا جگن سنگ پوری - قسم دوم اگر چه این هفت بابت
 کثوفات و تجلیات و معارف و حقایق و سیر سلوک نصیب داشتند و بهترین نوشته هائی
 آخرت فان خیر الزاد التقوی مجال آورده و به تشریف امور خطاب و التقون
 یا اولی الالباب مشرف گشته بودند و الطاف حضرت قطبی بر ایشان فراوان بوده است
 اهل علوم و اصحاب ریاضت و خداوندان کثوفات و خارقات بودند البتہ موصوفی این
 صوفیان اهل بدی شایان خلافت و سجاده شیخوخت بودند اما از دنورا و آب انکار
 نفس مردمان را دست سمیت ندادند و خود ہماره بہ تعبیر بر کمال تعبیر و مجال تمل مقرر
 و مستقیم مانند از جمله اسماء بعضی کہ این ہجارت را اختیار متواتر و اخبار آن مخبران صادق
 و صادقان و اثنی عشرت و معلوم بود درین مختصر و منحصر گذرانیدہ آمد مولانا محمد معلم
 مخدوم زادگان مولانا و او دزدگر مولانا حمید بعد ترک قلبندری صوفی شدہ بود مولانا
 قوام الدین خلیفانہ و کلیدار مولانا بہار الدین حاجی و مولانا عین الدین حاجی و تاج الدین زید پوری
 مولانا اردو دکنانگر احسن آبادی و مولانا قطب الدین صدر موزن خانقاہ و مولانا زین الدین
 موسی صوفی احسن آبادی و مولانا خضر لوسہ و مولانا نوز الدین سدر کوئی کہ ضیاء الدین
 نام داشت -

باب ششم فی فضائل انبیا مخدوم فضائل سادات طریقت

در ایام ارشاد حضرت قطبی که حضرت مخدوم سرور پسران خود را اولیاء و خدام و ملازمان
 اهل بیت صحبت و خدمت را دست نشان اهل خلوت و عزت گزینان اصحاب خلوت را
 در حمایت رشد و هدایت خویش سیر و در سیر و سلوک کامیاب گردانیدند فضائل
 این موفیان اهل بدی بسیار است اما این بیچاره ششمی از فضائل انبیا و خلفای حضرت
 قدوة المشایخ افضل الاقطبی درین سطور مسطور گرداند فضائل حضرت قدوة المشایخ افضل
 الاقطیا کمال الاولیاء زبده اصحاب شریعت خلاصه سادات طریقت حلقه زن ابواب علیین
 رشکین علائق عالمین بارکش و درود و فاد و کوشش عشق و صفای ابرو حیوان مہم قدوسیان
 کاشف لولاک برگذرافلاک در گذارد و فقر تلون بر روی مقام نمکین عاصم معتقدان مہم متوقعان
 شیخ امجد و اطہر شیخ و شیخ زاده مفتخر الاولیاء سید محمد اکبر قدس اللہ سرہ العزیز
 چونکہ بندگی مخدوم زاده بزرگ متولد شدند ہم در آن روز بعضی ابدالان کہ حضرت
 قطبی پیوند داشتند برائے مبارک باد تهنیت ولادت مخدوم زاده کہ چنین لیس نیک
 بخت آمد خوشان و شادان پیش مخدوم آمدند و مشرب غیب آوردند و بر دست مخدوم
 دادند حکایت شہور است بندگی قدوة المشایخ را کہ بعد ولایت چیزے
 از ماکولات و مشروبات این جهان بجای خرمای خورا نیند آن مشرب بودہ است کہ شہلیند
 مغزے کہ در آن بود بیرون آمد بقدوة المشایخ خورانیدند مخبران صادق چنین
 فرماید سبحان اللہ از روز ولادت باز تا وقت مراجعت ازین جهان هیچ گے
 به هیچ ذمے هیچ لوث منہیات و مکروہات بدان عزیزیت آن نیک بخت

مسعود محفوظ نرسیده بود حضرت قطبی میفرمودند که این شتر به ایشان آوردند به محض آمدن کبریا
 این میوه درختی از درختان هفت هفت بود که در کوه تیه نبی اسرائیل اند که همیشه بر آن
 درختان تجلیات حق میشود هر میوه از بار آن درختان تعیین و منسوب است بر آن مرتبه
 از مراتب ولایت و تقویض هر مرتبه قطبی و از تارک و ابد الی و غیر آن هر میوه و شتر بر
 رنگ و بوی و مزه با کاردی و بارکے دیگر است -

فصل دیگر اندر آنکه حضرت قطبی در اوایل ارشاد پس آن که بندگی مخدوم را مراقبه فرمودند
 و بندگی قدوة المشایخ در محل محفوظ مشغول شدند در آن وقت با خواجہ خضر علیہ السلام
 میگذشت بندگی قدوة المشایخ از کمال استغراق با حق خواجہ خضر علیہ السلام به نیاز حاجت تلفت
 شدند خواجہ خضر علیہ السلام حیا گوینان مراجعت فرمودند - ایضا در هدایت سلوک که
 قدوة المشایخ در شهر نازده یا سنده ساگی شمس در دہلی اندر خطبہ تبرک حضرت برمان چشتیان
 غازی غزادان ریاضت شہید شہود جلالت و النازحات عزقا و النشاطات
 لسطا قسم به جانهای چنین نازبان جاننازان با شد در جلا نگر مکر تقوی مبارز
 به مجاہدہ اتوی که و السابحات سبحا فالسابقات سبقا سگند به این عالی
 و کونین اندر زان باشد در مندر طریقت دل پسند حقیقت فالمد برات امرا
 محامد ذات این کسند افکنان و تدبیر انگیزان باشند آخته ترجم ساختہ تکرم
 منقح الابواب برمان الاولیا مخدوم شیخ قطب الملة والدين لوزا لشد مرقدہ مشغول
 شدند گوئی حضرت شیخ از قبر بیرون آمده ان اولیاء الله لا یموتون و لکن
 ینتقلون من دار الی دار مستقل قبلہ بنشستند تمام شب بندگی مخدوم
 زاده در حضور حضرت افضل المشایخ ماندند آن قدر تجلیات جلال که بر حضرت افضل المشایخ

قلب الحق والدین شد اگر چه چندان مہابت و غلبہ جلالت بودہ است بندگی مخدوم زادہ هیچ
 تجنب ملتفت نگشتند بسے نصیب ہا از ان نعمت ہائے حق بہ مخدوم زادہ موقوف شد
 در وقت مراجعت حضرت شیخ روسے بسوسے قدوۃ المشایخ کردند و فرمودند
 محکم کو دے است این رحمت اللہ علیہما۔ فصل دیگر روزے در احسانا باد کنہ کام سرا بود۔
 است بعضے یاران گبار پیش مخدوم زادہ بزرگ نشسته بودند انکشتی گرم پیش نہا وہ
 خوشتن را گرم سپداشتند نفیض آتش بہ مخدوم زادہ مکشوف شد بندگی
 قدوۃ المشایخ رخ بہ مولانا علاء الدین کالیپوری و مولانا بہار الدین امام آوردند و بر سید
 شادین آتش چیزے می بنید یا نہ مولانا علاء الدین کالیپوری گفت بند آرسے

چنین چنین می بنیم۔

ایضا منجران صادق چنین فرمایند کہ وقتے مخدوم زادہ میان ید اللہ در ایام صغیر پیش
 مخدوم زادہ بزرگ آمدند و چیزے طلبیدند بندگی مخدوم زادہ بزرگ را سنا و چنانکہ
 هیچ نفر حاضر و سج و جہ خود نیافتند خواستند تا بندگی میان ید اللہ را بحسن خلق
 باز گردانند تہجد برادر زادہ و شفقت آوردند و غلبہ کرد بہ منطے ید بیضا خوارق پاکہ
 در جنب ستر ستور سپداشتند مکشوف ناظرین شد قدوۃ المشایخ انکشت
 شہادت بالائے جانحانہ یا لوریا کہ بران نشسته بودند طریقہ خطے کشیدند حیلے
 را از مخزن عیب برداشتند مخدوم زادہ بندگی میان ید اللہ را دادند و آخر الامر
 احساس کردند پارے کہ پیش بندگی قدوۃ المشایخ نشسته بود اورا مطلع برین
 سر معانیہ دیدند اند کے در شجرہ مبارک تکر روستے نمودن بر اچہ سرے از اسرار
 خوارق ظاہر شدن یار می میگوید از ان حالت تکرر مخدوم زادہ من نیز تر مندہ

روی مخدوم زاده بزرگ شدم کہ چہرا بران سررا اطلاع افتاد فصل دیگر ہر وقتے
کہ حضرت قطبی بنگگی مخدوم زاده را برائے کشف چیزے فرمایشیں میکردند بجز وہ کہ
از پیش حضرت قطبی بر راہ می شدند در زمان لطیف آن مقام و آن حال
و پاسخ مقال و مقصود اشتغال یا کار و سر انجام را را مکشوف شد کہ حاجت
بازگشت از آن مجلس و بہ شغلے جد و جد نبودے و لیکن از جہت خوف غیرت
حضرت قطبی کہ بگمان بعضی مقربان سہان روز پیش آمدہ مشہور است بضرورت از پیش
حضرت قطبی فاتحہ در خواستہ بازگشتندے باز آمدہ سہان واقعات مکشوف کشفوات
مخوف پیش حضرت قطبی میگذا رانیدندے -

ایضا در ایام اوایل کہ مخدوم زاده را از کشف مفتوح شد و پیش حضرت قطبی پیش آمدہ
نیہائے خود میگذا رانیدند حضرت قطبی از احساس تحفہ چیز ہا بہت مکشوفات و سیر و سلوک
مخدوم زاده بسے اکرام مندول می دانستندے و ہم می فرمودند من بدو و پیرام اگر نہ ابرق
محمد اگر گزرتے و خدمت کردے نیز باران کبار و مطلعان اسرار می بینفرمودند و بینفرمایند
کہ بسے کرامت ہا از زبان مخدوم زاده بزرگ شنیدہ ام مخدوم زاده بینفرمودند
شیخ محی الدین بہت جلو و قوماکات خود بنیشتہ است اگر من فتوحات خویش
من بنیشتہ می یا می نوزیسانید می از ان ہم زیادت تہ فتوحات منتشر بودے
این زمانہ آخراست مخصوص نمی نوزیسانم و نہ نوزیسانیدم فصل دیگر بعد وفات
بنگگی قدوہ المتشایح کہ ازین سرائے بدان ارام جائے مراجعت فرمودند
روز چہار شنبہ یازدہم ماہ شہر الآخر سنہ اثنی عشر و ثمانیۃ بودہ است حضرت
قطب المتشایح خود بدست مبارک خویش غسل دادند خود نیز غسل کردند و جاہا

گردانیدند و فرمودند در غسل و غسل دادم بیک بندگی خواہر را دوم محمد اکبر را
 و نصیحت کروند کہ مرا مولانا بہاؤ الدین الماسی غسل وید و مولانا سرالرحم الدین خادم آب بریزد بعد نماز
 حضرت قطبی ہمین وصیت را سجا آوردند در آن وقت وصیت این ہم فرمودند و علامان کنیز گمان من آزار
 کنند و مرا دہلی برند و زیر پائے مادر من دفن کنند این سخن کہ پیش ازین و بعد از ان
 وقت ہم بے کرات فرمودہ بودند تا فی سراج الدین خادم میفرمودند ہر بار کہ بندگی خادم
 بخادم میفرمودند کہ استعدا و بردن جنازہ من از آنجا و دہلی بکنند از خوف قرابتان مخدوم
 نمی توانستہ اما فرمایش مخدوم کہ از ما جایی نمی گشت ما شرمندہ ہی ما مدیم یکبار بندگی
 بلطف مولانا نور الدین را طلبیدند او فرمودند این کار ترا میفرمایم تا بحیل یک صندوق چوبین را
 گمان و رنجہ لو از رانت ہیا کن سلمان مولانا نور الدین بے بیچ اتفاتی و پروا کے
 کے از مخدوم سجا آوردند مخدوم نجابت خوش شدندی الجملہ بعد وفات بندگی مخدوم زادہ
 بزرگ حضرت قطبی میفرمودند راز سجد اکبر بر من آمد و گفت من دیدم حضرت قطبی
 کہ حضرت عزت راجل جلالہ زیر عرش معکوس می پرستند از جملہ آن ہفت نفر متقدمان بیک
 بندگی شیخ فرید اند قدس اللہ سرہ العزیز اگر میان ایشان شتمے یکہ بیچارہ باشد
 در درگاہ او چہ کم آید بعد وفات بندگی مخدوم زادہ بزرگ حضرت قطبی فرمودند در آنجا دیدم
 کہ ہستمی سجد اکبر است یعنی تعالیٰ آرزوی سجدگی مخدوم زادہ رسانید۔

فصل دیگر حضرت قطبی میفرمودند مقامی کہ خادم حضرت رسول اللہ است صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم در ان مقام سرور اولیا المؤمنین صلی صلوات اللہ علیہ السلام را در بانی داوہ اند
 و محمد اکبر را جابوب دہی آن مقام عطا فرمودہ اند۔

فصل دیگر بار حضرت قطبی میفرمودند از ایام شانزدہ سالگی باز من درین طایفہ در خدمت

تا این غایب ہم چون محمد اکبر ایچ صوفی ندیم پیر شیخ نصیر الدین محمد کو کہ بندگی شیخ محمود
 کے نشاوت مگر محمد سیدنی و محمد اکبر ایچ کے نشاوت مگر محمد سیدنی اور انہوں نے
 فصل دیگر ہر بار کے کہ حضرت قطبی برائے زیارت بسندگی تدوۃ المشایخ رفتند
 در پایان قبر بسندگی تدوۃ المشایخ رویش دہشتہ و سہ کرت طواف کردہ پیش قبر تدوۃ
 المشایخ می نشستند ختم قرآن می شد و دعای میخواندند بعد حضرت در خانقاہ روضہ تبرک
 حضرت تدوۃ المشایخ نشستہ و مایہ بمصروف میرساندند کے مخبر ان صادق چہن
 گویند اولین کرت کہ آنجا کندوری مصروف و استمن آغاز شد از منہ الصلی شیخ زاہد
 جمال الدین بن شیخ سلیمان کوچی برادر حقیقی شیخ زاہد شہاب الدین قدس اللہ سرہ
 عزیز کہ شیخ زاہد جمال الدین در آن روز ماندہ از خانہ خود پیش حضرت قطبی آورد بعد
 تصرف مایہ حضرت قطب المشایخ نکدان و کندوری کہ در آن وقت بجهت فرزند مایہ
 از اشته بودند شیخ زاہد جمال الدین عطا فرمودند مقربان حضرت قطبی میفرمودند تفویض نکدان
 و سفر اشارت باذن بیعت و خلافت باشد۔

فصل دیگر روزے حضرت قطب المشایخ بعد فراغ از زیارت تدوۃ المشایخ بر چوہرہ
 مخدوم روزے حضرت قطب المشایخ بعد فراغ از زیارت تدوۃ المشایخ چوہرہ مخدوم زاہد نشستہ
 فضائل مخدوم زاہد بیان میگردند در ضمن تقریر مناقبات فرمودند چنانچہ حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند کہ سید عالم جبریل میرساند مرا محمد اکبر بودہ است و این
 فرمودند کہ پیش قبر محمد اکبر بر سر زمین می آرم نہ آنست کہ بسبب فرزند می او
 یا شفقت پدری این حرمت داشت می نمایم محمد اکبر استحقاق این است
 کہ من او را بدین تعظیم حرمت دادم اگر من بغیر استحقاق او این تکریم و حرمت

داشت لردہ باشم و بکنم فردائے قیامت چنگ ہمہ عرفائے خدائی مرا من کبیرین باشد
 زہے فتح باب وزہے برخورداری و کامیابی از بہرہ ہائے تصوف بندگی قطب المشائخ
 نور اللہ مرقدہ -

مشنویات

حفظ امان بدید بر صواب
 مافظ جابی چو کند فتح باب
 برخوردار آن کس ز کرم ہم ز لطف
 در رہ صفوت بدلی کامیاب

در جملہ حضرت قطب المشائخ میں فرمودند اگر حق سبحانہ تعالیٰ را خواست آن
 بودے کہ در خانہ من علم و تصوف بماند محمد اکبر را حیات بخشید
 معلوم را سے روشن دلان و دینداران با و اگر چہ این زمان علم تصوف
 در خانوادہ حضرت قطبی ہست و یا بیشتر بسیار شود و لیکن آن علم تصوف کی باشد
 کہ بوجد بندگی قدوۃ المشائخ بطور پیوستہ و محبوب کار و بر حسب ہمت
 حضرت قطبی باشد۔ القصد بندگی قدوۃ المشائخ را از کثرت
 استغراق بحق و اشتغال باطن در تصانیف و تالیفات شروع نینقاد گاہ گاہ ہے
 بچہ بعضی شاگردان و یاران چہ کتاب بنہشتند معارف علم سخن
 عربی۔ شرح تفسیر ملتقط تمام شرح لب۔ عقیدہ۔ رسالہ اباحت سماع۔
 رسالہ اباحت پوشیدن کفش حضرت قطبی در محسن مسجد جامع۔ رسالہ مقامات صنیعہ
 ملفوظات حضرت مخدوم۔ شرح سوانح۔ شرح مالکی علم صرف۔ باز آیم
 بہ فضائل حضرت اعظم الملائکہ محبوب حق مجدد رب مطلق صاحب
 قارقات خداوند کشفیات و رسالہ حقیقی شیخ زادہ شہاب الدین قدس

العزیز بود که شیخ زاده جمال الدین در آن روز مائده از خانه خود پیش حضرت قطب المشایخ
 نمکدان و کسندوری که والی مقامات حضرت خواجہ نوراشد مرقدہ آنکہ حضرت خواجہ
 مہنت سالہ بودند روز کے پیش حضرت قطبی فرستند تعریض کردند صوفیان بگویند
 ما چنین چنین دیدیم سبندگی مخدوم مرانیز بہ نمایندہ اشتیاق من علیہ نمودہ است
 حضرت قطب المشایخ ہم ازان ایام باز حضرت خواجہ را ارشاد کردند -
 فصل در پدایت سیر و سلوک حضرت خواجہ کہ احوالی و مقامات دست دادہ
 اسرار الہی کشف آن ذات عالی صفات بہ اعلیٰ درجات شد
 کہنگان کار و سرآمدگان روزگار و مقربان ابرار و کاشفان اسرار انگشت حیرت
 بدندان تفکر گردیدند و دم سرد حسرت بر آوردند و مخبران و اثنیٰ چنین فرمایند کہ
 ہمیشہ ہر دو مخدوم زادگان آرا تقلیل طعم کام و استغراق باطن با تزکیہ
 نفس و توجہ تمام بوبہ است کلی القطاع اکل و شرب نکرند و اربعینات طی و غیر آن ہنود
 در آن ایام استغراق شغل حجبہ ان تجلیات جلال و جمال و کشف حقیقت نصیب
 حضرت خواجہ باشد کہ مشایخ کبار و صوفیان دیندار و سالکان و زایدان حضرت
 حیرت متحیر گشتند آری صوفیان گویند تا صوفی را کشف ذات کہ
 انرا کشف حقیقت ہم گویند نباشد عارف کامل نشود اگر صوفی را کشف
 ذات نشدہ باشد عوام ویرا عارف نامند و لیکن این کارکان عارف
 بگویند تجلی گویندش -

فصل دیگر بار ما حضرت قطبی این سخن در محاسن خواص و مجمع عام میفرمودند من
 صادقان و سالکان این راہ خبر میرسانم کہ ہر دو نپسراں من و اصل اندا۔

بیت

فوشس پیر کے کو بلایت رید چیت ازین بہ کہ نہایت رید
 مخبران و اثنق چین فرمایند در خانقاہ حضرت قطبی کہ عمر سہا کردن و جہا عتے
 فرام آوردن و سے و جہ فتوح و رایام مصروف داشتند و مجالس سماع آراستن آغاز
 شد از بندگی میان خود پدید آمد نیز می فرمایند کہ در شہر دہلی و در شہر
 احسا بادہر وقتے کہ عرس شدے صاحب مجلس سماع مخدوم زادہ خورد
 بودندے و ہر چہ مخدوم زادہ بزرگ را ہمہ خدمت بندگی مخدوم مفوض
 بود در اوقات تداخل سماع مخدوم زادہ خورد البتہ مخدوم زادہ بزرگ را
 بسے آداب نگاہ داشتندے و اگر اتفاق کہ سری مجلس عرایس ہر دو
 مخدوم زادگان سلم بود ہر دو مخدوم زادگان برابرے سماع اجلاس
 فرمودندے البتہ ہر دو مخدوم زادگان چہ در واردات غیب را در حالت
 سماع چکل کردندے بعدے چند واضطراب مستانہ و عاشقانہ در سماع
 درآمدندے چنانکہ حضار مجلس و نظار مجمع سماع تہیہ مانندندے و مقرر آمدندے کہ
 آرے ہر دو مخدوم زادگان اصحاب احوال و مقامات اند نقایل و مناقبات
 این پاکان و پاک در زبان اہل این زمانہ نمی گنجد۔

فصل دیگر بعضی خلفا دیاران و خدام خانقاہ چین میفرمایند از ان روز باز کہ
 در دہلی خوارق مخدوم زادہ خورد و پھور یافت و بود و معاملت مخدوم زادہ خورد اہل
 خانوادہ چلیخانہ مخدوم بہر گشت و حسب و در و مندی و کمال استغراق مخدوم زادہ
 خورد و ہمہ قرابتان دیاران مخدوم محقق شد با اتفاق و اجماع ہمین می گفتند بعد وفات

زندگی مخدوم زاده خورد بجایے مخدوم پر سجادہ ولایت و مقرر ہدایت اجلاس خوانند
فرمود مخدوم زاده بزرگ ہم چو برادر بزرگ مخدوم برادر خود را نصرت و استمداد
خواہند نمود۔

ایضاً بعضی خلفا و یاران حضرت قطبی میفرمودند بار ما عائنہ مجلس سماع و استماع
قول قوالان و سوز و لغزہ نیاز مندی حالات و تخیلات و تصورات و فحک و بکا و
و تواجد و اضطراب درد مندی و صفا و انکار و دور اعتبار و اداب نیاز
و حسن اعجاز و فکریت و حیرت اوقات سماع سبندگی مخدوم زاده خورد کہ
از بدایت تا این غایت بان صورت عاشقانہ و لباس و جمال ستانہ و اذات مجذوب
و مشتاقانہ با توجہ تتبع بنظر تبحر و شایہ کردہ ایم تمجید آرسے در ضمیر منیر اصحاب شوق
خداوندان اضطراب و درد و ذوق نیکو محقق و مبہرین است کہ سماع سالکان کامل و
مجذوبان و اصل را چہ شوق و ذوق با سبند حالات و تخیلات آن محبوبان
لم نزل چگونه بود۔

فصل دیگر اجماع اتفاق یاران کبار و اہل دودمان حضرت عظیمی از ابائے حضرت
خواجہ باز این غایت ہمہرین بود کہ حضرت قدوۃ المشائخ عاشق حضرت خواجہ بودہ
اندر عہد اللہ علیہم۔

فصل دیگر ہمیشہ بود ہر مرد و مخدوم زادگان بر قواعد سنت و جماعت بود صحبت
خلوت و جلوت با سنیان و دینداران و دین پروران علما و صلحا و صوفیان و
نقہا و دانشمندان بودہ است و ہر دو مخدوم زادگان را علوم تفاسیر
و احادیث و اصول فقہ نیکو ضبط بودہ است کثاف و بزوری و ہدایہ بہ استغفار

↓

برنج استادان اہل سند ما تقدم سبق فرمودند سے معاملات ظاہر با وقار اعتبار
 و بنگاہ داشتت قوانین بودران و سیروران و میان و بہر بان بودند سے و مقدم
 ترین کارہائے ایشان بر جادگی و ارامیدگی و انکسار نفس تزکیہ تخلیہ و تہل و توجہ
 بودہ است و ہمارہ برین مقدمات سیر و سلوک داشتند سے و ہمیشہ ہمت
 خاطرین پاکان و پاک زادہ گان بر ترقیات سیر و سلوک بود سے ۔
 فضیلے دیگر مخیران صادق حنین فرمایند یکبارگی در اشارہ راہ انتقال از
 شہر ہلی آمدن در شہر احسن آباد کہ حضرت قطبی در گجرات رسیدند
 روز سے مجلس عرسے با ضیافتے بود حضرت قطبی بوقت صرف مائیدہ از سجاہ
 برخواستند و حضرت خواجہ نور اللہ مرقدہ را بجائے خود بنشانند و ہمہ حضار مجلس
 را فرمودند من محمد اصغر را بجائے خود بنشانم بر ہمہ پیش محمد اصغر
 رویش بدارند ہمیان کہ روند پیش حضرت قطبی بالاسے چوترہ کہ پیش آن
 محل اجلاس بود بنشستند و فرمودند سماع درد ہید سماعے نیکو با حالات شد از شرط حال
 حضرت قطبی لغایت شرح شدند ۔

فضیلے دیگر من کہ بیچارہ مورخ این تاریخ محمد بسم از زبان خدمت معین الساکین
 شیخ ابوالغیاث الملقب بہ نور اللہ والدین خادم خاتقاہ حضرت قطبی شنیدہ ام
 ایشان میفرمایند کہ من بار بار از زبان بندگی مخدوم شنیدہ ام کہ در ایام نزدیک
 روز ہائے وفات بندگی مخدوم میفرمودند درین ایام ہرستے در ویشی بر محمد
 اصغری آمد برائے درخواست طعام از فرود بام محمد اصغر دعا میکنند
 محمد اصغر از بالاسے بام بے بیچ و اسطرنسے یا چیزے بدست خود صحت طعام

بدستش میدید که این نیز از خوارق است -

فصل دیگر از خدمت پرمان المشایخ مفتوح العیال - راجح الصلوات قدوة السالکین و ارفع
التواضع و التحسین معقد و نیدار سنه بر خوردار کشیج و شیخ زاده صاحب سجادہ متشرع بر جاوه
شیخ شهاب الدین استماع است که خدمت شیخ زاده میفرمودند سبب ندگی مخدوم میفرمایند
در بدایت سیرک در مقله که بندگی خواجہ را منقده روز در رنگ افتاده بود
از صدق خواجہ صوفی مدت هفت روز در ایام ماند و برگذشت یعنی خود را تا محمد اصغر
را در آن مقام هفت ساعت هم درنگ نیفتاد فی الجمله هم چنین اگر فضایل مناقبات
برادر زادگان و بنبرگان و نبگان و اقربا و خلفا و یاران و مشرشدان و ملازمان
حضرت قطب المشایخ مشرح و کیف نموده شود کتابت بتطویل انجامد که یکے از
ایشان مخزن محامد و فضایل و مناقات است - باز آیم به باب تصنیفات حضرت
قطبی -

باب مفسر مباحث و وراست و علوم
و نویساندن تصنیفات مخدوم حضرت قطب المشایخ را از بنشتر و نویساندن
تصنیفات سے القطاع بود اما در ایام شینوفیت که حضرت قطبی درس فرمودن
آغازینند از تجمد بعضی طلاب و مشرشدان کچد کتب تصنیف کردند میفرمودند امام محمد غزالی
که تصانیف خود می نویساند سے و معاد چنین داشتند که بالائے کرسی بر نشسته
و چند کتاب گرد بر گرد امام رحمة الله علیهم می نشستند امام در هر علوم
بر هر شخصی از کتاب مجلس در خور آنکس و او را کس لائق کتابت قرار
کردے در هر طرف خدمت امام همه جوانب سابق را نگاه داشتند تصانیف

و تالیفات بہین نویسانید سے ہر پرچہ کتاب مستند سے چنانچہ پہلے چیکے راہزنائے
 از دیگر کتاب مائع کتابتیں بنام سے لزمدہ سبندگی حواہ مرا نیز اینقدر استاد
 دادہ اند و لیکن نہیں کم و آنکہ در ایام اوایل پہلے کتاب سے آغاز نمیکردے و خطرہ بوسے شاید کہ
 آن کتاب تصنیف و تالیف ہنوز تمام شدہ باشند کہ مرا مرک در باب یکساںیکہ آن کتاب
 بریند شاید کہ بگویند مسکین ہوسے داشت بہ مراد آن امر سیدہ چند کتب کہ درین
 ایام نویسانیدم آن بواسطہ بعضی طالبان بضرورت نویسانیدم اگر از ایام اوایل باز
 می نویسانیدم مجتہد ان پنجم و کثیر میاگشتی تصانیف و تالیفات حضرت قطبی دوم
 اند۔ قسم اول است کہ ہم در دہلی ولند راتھائے راہ شہر احنا باد نویسانیدہ
 بودند۔ قسم دوم آن است کہ در دارالہر کہ شہر احنا باد نویسانیدم قوال
 یکی از ان تفسیر لقطہ دوم تفسیرے دیگر کہ با وجوہات سخوتام و معانی بیان و قصص
 تمام و اختیار حضرت قطبی آن بود کہ این تفسیر قرآن یک جلد باشد تا پنج سپارہ
 شدہ بود قدرت مغلان شد حضرت قطبی را از دہلی جانب آحسن آبا و انتقال
 افتادہ۔ سوم حواشی کشاف۔ چارم اشارات المثارق این کتاب در برودہ
 نویسانیدہ بودند۔ پنجم رسالہ در بیان و اثبات تہائی فی احسن صورہ ششم
 شجرہ نسب میفرمودند برائے آن شجرہ ہشتن بنقاد و چند تواریخ مطالعہ کردم انگاہ این
 شجرہ نویسانیدم ہشتم شرح رسالہ تشریحی پارسہ ہشتم شرح
 عوارف کہ آن را معارف العوارف نام کردند ہم شرح نفوس بخلاف نفوس کہ
 در سلطانیور نزدیک نہ بار ولایت گجرات نویسانیدہ بودند دہم خلافت نامہ
 برائے خلفا و مجازان و مترشدان خویش نویسانیدند بعد آنکہ در شہر

آحسن آباد آمدند حضرت مخدوم بندگی خواجہ را نور اللہ مرقدہ خلافت معطوف داشتند
وسیزده نفر را اجازت دست بیعت عطا کردند در ان ایام فرمودند این اسما را
در ان خلافت نامہ فتم کنید -

یازدهم رسالہ در بیان بود و ہست و باشد دوازدهم ترجمہ رسالہ
شیخ محی الدین ابن اعرابی بر وفق انتہام و تہجد شیخ زادہ محی الدین غیرہ مفخر الاولیاء
حرفی المحبت مخدوم شیخ فرید الدین قدس اسرار سیزدهم رسالہ استقامت شریعت
بطریقہ الحقیقہ چارہم خطائر القدس عرف عشق نامہ کہ در کنایت ولایت گجرات
نویسانیدہ بود یازدهم شرح التہیات شانزدهم لفظ اول در وہلی غبشتہ بودند و دہم
در گجرات نوشتند و ثانی اکہ در شہر آحسن آباد نویسانیدہ یکے ترجمہ شارح در ایام
شہور سنہ عشر و ثمان مایہ و دوم سیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ از شیخ سراج اللہ والدین
خادم نویسانیدہ بودند -

سیوم اوراد مخصوص فرمایند شہائے کہ حضرت قطب بنی بندگی مخدوم زادہ
بزرگ را منقولہ داشتہ بودند از جمیع کردہ بندگی مخدوم زادہ بزرگ چہ شام شرح
فقہ اکبر با خانہ پنجم شرح فقہ اکبر پاری در ایام نویسانیدن میخواستند کہ این شرح
را نیز عربی نویسانند ما گفت او از داد کہ پاری کن انگاہ پاری نویسانیدن ششم شرح عقیدہ
الہی - ہفتم شرح عقیدہ حافظیہ با فضائل خلفاء راشدین ہشتم ضرب الامثال نهم خواشی
قوت القلوب دہم عقیدہ چند و رقی نویسانیدہ بودند چون استماع یافتند کہ بندگی قدوۃ المتابعین
عقیدہ می نویسند خودن نویسانیدند کہ بان پسندہ است یازدهم شرح رسالہ قبشیری فرمودند کہ
خانہ را درین کتاب فتم کنند دوازدهم دہم شرح عوارف پاری کہ در شہور

سہ عشر نما فیہ نویسانند و چار شرح ادا ب المریدین از جلد آن یکے عربی دست دیگر فارسی
 ہند ششم اسمارالاسرار در سنگا سے کہ ملک زادہ شہاب الدین لیسر ملک قطب عن قول فیروز شاہ
 پیش حضرت قطبی این کتاب بخواند حضرت قطبی می فرمودند بہ سر و شیخ نصیر الدین محمود اگر یارم بود کہ
 این کتاب را چنین نویساندہ ام سبق نمی گفتے و این را ظاہر نسب کردے اما شفقتے و مکرمتے کہ حضرت
 قطبی بر ملک زادہ شہاب الدین داشتند ہفتاد و چار سمرن اولہ الی اخرہ سبق فرمودند و
 لیکن چند محل بیان حروف مقطعات ستور داشتند و انچہ تعلیم فرمودند بر اسے استماع
 آن ر نفرتعین بودند خدمت مخدوم زادہ میان ید اللہ و خدمت میان عبد اللہ و خدمت
 قاضی بہار الدین و بغیر ایشان میان خلفا و یاران مقرب ہر کسے کہ بیرون حاضر بودے
 سامع نشدے خصوصاً بعضے بنیرگان و نبگان و شیخ منہاج الدین المعروف
 بہ قاضی راجا و شیخ زادہ شہاب اللہ والدین و شیخ سراج الدین بوقت خواندن
 ملک زادہ سامع شدندے فاما بغیر آن نفرتعین اگر میان ایشان
 اہل استماع کسے حاضر نہ شدے سبق را مہمان نمیداشتندی و جز این سہوازان کہ در
 مدبر طور اند خدام حضرت شیخ شخصی را از دیگر مجازان و مترشدان داندگان خالقہ و در
 مجلس سبق اسمارالاسرار نہی گذاشتندی شہر و ہم حدائق الانس نوز و ہم فاتمہ رسالہ تیشری
 اگر جہ آن کتاب را در شرح رسالہ تیشری فہم کردن فرمان دادہ بودند اما این نیز بیان
 سہ کتابے علیحدہ و جاری گشت و پنج رسالہ دیگر یکے در بیان اداب سلوک
 ظاہر دویم در بیان اشارات مہبان حق حل و علاسیوم در بیان ذکر ہا و مراقبہ ہا کہ بارسی
 نویسانند چارم در بیان معرفت حضرت بل جلالہ بیچم در ابام صغری مخدوم زادہ سید روح اللہ
 بہ حضرت مخدوم کہ حضرت قطبی از مخدوم زادہ مذکور بر کسبیل املا نویسانندہ بودند

بست پنجم تصنیف حضرت قطبی مکتوبات بودند که بعد وفات حضرت قطبی خدمت مولانا ابوالعیات المعروف به قاضی نورالدین خادم خالقاہ حضرت قطبی جمع کرده اند بست ششم یک دیوان جمع کرده مولانا عماد فتح آبادی بعضی منیر مابند غزلیات بندگی محذوم بسیار بوده است مردمان دیگر سخماے دیوان سم کرده باشند و چهار نسخہ ملفوظات دیگر یکجا جمع کرده محذوم زادہ سید ابن الرسول المعروف بہ بیان منجلی کہ چیزے ازان در شہر دہلی منبتہ بودند و بقہ آن در شہر احسن آباد تمام کردند دوم جمع کردہ قاضی علم الدین ابن شرف الدین اچودہنی تربت قاضی شاد سیوم جمع کردہ شیخ اسلم حجتی کہ اوجوانی ترکس بندہ بود بعد از ترک اوراکار تصوف دست داذ مردمان اورا شیخ الاسلام گفتندے چار ملفوظ منظوم منبتہ ملک زادہ مقبول خالواذہ برگزیدہ آل اکبر ملک عثمان جعفر مرید و ستر شد و مجاز حضرت قطبی۔ فی الجملہ یکبار کی در مجلس سبق حضرت قطبی حکایت تصنیفات افتاد فرمودند میخواستیم کہ اعتراضات اشارات بوعلی سینا نبویسم نہ منبتہ قنادے و ترجمہ تعرف نیز میخواستیم کہ نبویانند نوشتہ شد روزے در مجلس سبق حضرت محذوم خدمت سدھی ابوالعالی تفسیر ملقط پیش حضرت قطبی بنویانند کہ سخماے غریب مطالبہ افتاد بر اسرار رموزات و اشارات بیان دقائق و اظہار حقایق و معارف و شرح اشکالات اطلاق شد سیدی ابوالعالی تعریف کردند کہ خوش سخما و خوش عبارات و استعارات و شروع تصنیفات سدج است حضرت قطبی فرمودند اسے ابوالعالی انجی کترین سخما را اسرار بود اول ازان در تصنیفات خود آورده ام و انجی مصلح ترین سخما و اسرار دہ ششم بیرون نداده ام زمانہ آخرت مردمان بغیر ریاضت و اعمال صالحہ

و بغیر کشف مال این چنین سخن بیاورد حکایات و مباحثه و مجاوله دست آموزان کے خود
 خواندہ ساخت درین معنی بعضی اکابر کہ اسرار نازک بیرون دادہ اند مطالبان و
 سامعان و متالبعان ایشان را زبان کار کار و ہمار ایشان آئیدہ است و تا کہ جہان خواہد
 بود در راہ و در ہر وان آن فاشش کردن اسرار مفصل و مفہوم خواہد ماند۔
 القصد فاماں مقرب ملازمان اقرب چنین میفرمایند کہ حضرت
 قطب المشیخ را از چند کتب تصنیف خود غیرت است یکے از ان کتب تفسیر
 لقطہ است دوم شوق نامہ است کہ خطایہ القدر نام کرده بودند و سوم اسرار اللامرار
 عامہ بر بیان حروف مقطعات غیرت است۔ چہارم خلافت نامہ۔
 روز کے مخدوم زادہ سید کلیم اللہ بن سید اللار لومہوری المعروف بہ میان
 مکتوب پیش حضرت قطبی التماس نمودند اگر اشارت باشد ندہ این خلافت نامہ
 را پیش بندگی مخدوم بخواند حضرت قطبی فرمودند خیرین شمارا سبق نگویم ہم شمار مطالعہ
 کنید شرف خدمت قاضی لوزالدین خادم خانقاہ درین محل ہمیشہ بر شرح تمہیدات این
 نیز دانیاست کہ اسرار عظیم مسکن درج گردانیدہ اند در ان نیز چہرہ انیاست
 بعضی مقربان حضرت قطبی کہ امور تقریفات و ولایت حضرت قطب المشیخ تجر بہ
 داشتند بعد نقل بندگی مخدوم زادہ بزرگ میفرمودند کہ شاید کہ
 غیرت بندگی مخدوم رسیدہ باشد بعضی فارغان چنین فرمایند روز
 مثل این حکایات پیش مخدوم زادہ خورد حکایت میشد فرمودند چہر غیرت
 شیخ احمد بعضی حضرت قطبی نباشد کہ یک کتاب فاعہ اورا شرح
 نبشت و دوم کتاب فاعہ اورا سبب گفتن آغازید کہ قاضی سینف الدین من کہے مخلوق

صوفی را ابواب غیب ششین گفت باب قاف مانده بود بجزان صادق میفرمایند روز
 حضرت قطبی فرمودند این کتاب من بچیان است یاران کبار میفرمودند معنی بچیان است
 آنست چنانچه سوانح از ان امام احمد غزالی رحمت اللہ علیہ کہ امام فرموده بودند این کتاب
 من در جهان ہم چنان سلامت ماند مقربان حضرت قطبی بودند فرزند از امر روز باز
 سلمان بیان بره زبر زخم غیرت شیخ آمد آمد یعنی زبر غیرت حضرت قطبی
 آمد مقربان حضرت قطبی با جماع میگفتند من ازین اطلاع سر غیرت حضرت قطبی
 ندگی بیان خورد عین حضرت خواجہ خود را محافظت می نمودند و بعد وفات میان بزرگ حضرت
 کہ بیان خود را بنا کجہ کسی اعطا فرمودند مخدوم زاده خود بنا کجہ را برکتف انداخته از پیش
 ندگی مخدوم با حسن و آداب عظمت اولیائی قیو و اصحاب تصرفات بہ انتقال آن مجلس
 تمنت نمودند کہ بجز آن چنین گویند ہر بار کہ در صد رجات ندگی مخدوم پیش مخدوم زاده خود حکایت
 شہ جویت و دعوت اتاد می مخدوم زاده خود بہ ہیبت و خوفی انکار آورده و چہ سے
 مبارک کشادہ و بابر و بیہ سے در مبارک بسوے مخدوم اشارت نموده و سر فر از آورده خا۔
 ماندند سے اصحاب مجلس را چنان احساس گشتہ کہ مخدوم زاده خود از ندگی مخدوم نجابت
 می ترسند و مردمان را بدین نوع علم میدند یا آنکہ بندگی مخدوم ہمیشہ میفرمودند سے بعضی
 مردمان گویند کہ من غیرت و آدم من لجا سے رسیدہ ام بر ہیچ غیرت بد جز غیرت
 خواہم کرد و خلقا و یاران مقرب میفرمودند ازین مکرمت ماہر گزغہ نشویم و غافل نباشیم
 اگر د ازین سخن کرمست بندگی مخدوم ہم چیز سے بہت د آن مقام سے کہ از عون
 حق نعالے یافتہ اند ہم آن ہم تا بہت آرسے اولیا اصحاب خرقات و ولایت را
 صفت جمال ہم میدند و صفت جلال نیز می بخشند از ان آثار صفت جمال بظف

لطف مالامال بود از آنا و جلال تنیع قہر سے بر حال چون قلب سلیم و لئے ازین دوستان
 حق محبوبان مطلق آنکے دستے منشرح شود خواہ با اختیار خواہ بے اختیار و سے از توصل سبب ارادہ
 حق جل و علا کہ واسطہ اعظم سہانست بجز لطف آن صاحب تصرف در تحریک آمد موج عنایت
 سر بر کند قطرات ایثار ترا کم تر ہم بر تشنگان بیار و گاہ ہے با سنا کہ در لحوہ لبش نشہ
 و اماندہ با ویہ نامون فراق را کسیر اب گرداند و گاہ ہے با سنا کہ نباتات مراد
 جہانی را در عین هنگام تموز برویاید و اگر معاذ اللہ در نظر قلب سلیم این عنف دان و عادلان و
 سر از ازان کہ این کس طالبہ با خویش قرابتی و تصرفی و مدارتے مختلف دارند
 لاجرم با اختیار این مایابی اختیار این صاحب دلان و سروران اصحاب مراتب تنیع قہر از نیام
 تحمل بردن جہد و چون بر تن بر خشد و ہم چون ارعد در جہد و گاہ ہے بود کہ نیمہ جزو سے
 گذارنہ لقیہ نیمہ اشش را معدوم بیار و گاہ ہے بود کہ کلاہ زمین را از پیش بر انداز
 و کوہ پولادین را در چشم بر ہم زد می آنگذارد و آبا و آنی کمال را پراندہ بردارد و ہین را مردمان
 تنیع بر بندہ نامند و این تنیع را شکس کرد است بچوانب در شہر جسبت چون بخوانند کہ
 در یک لحظہ بیکبارگی در شہر جسبت ساکنند تیسر پذیرد و تمثیل اجرا سے امور این
 اصحاب تصرفات آنست ہر گاہ کہ بادشاہی بخواند یک بندہ خویش را خطابی و مرتبہ و محل
 و مکانی تفویض فرماید اول ہا مراتب ولایت و خیل و تنیع و تمتع لائق آن محل و مرتبہ مہیا گرداند
 پس و سے را بجلعت خاص شرف کردہ برسند وزارت و محکمہ حکومت فرست
 بگرد سے کہ آن شخصے از تقریب بار جای علم مسند وزارت با محل حکومت
 رخ بند جلگی اہل مراتب و تابعان در ایات داران و خیل تا نشان دچاؤشان و
 حاجیان و سرنجان و دولان دوران و جلادان پر حکم اعلیٰ متابع مقام و مطیع و کے گشتہ

در امور خویش متعمل مانند وقتی باشد که به امر و اشارت آن ولی ولایت و صاحب صدر
 حکومت و وزارت یکے را بر آرنند و دیگرے را بر اندازند و وقتی بود که بر قاعده داراست
 سنت بادشاہی و قوانین نصب عہدہ خود و منسوب کار خویش بغیر قصد والی ولایت امور
 در ساخت و بر انداخت را جاری دادند کہ ایشان را بر حکم فرمان اعلیٰ ہم برائے اجرائے
 آن امور منسوب گردانیدہ اند اقل ترین امرائے امور تصرفات این اصحاب ولایت
 آنست اگر سخوانند کہ در یک ساعتے در مد محل بالست حاضر شوند تو اتند خود جائے کہ
 نشسته یا ایستادہ بتعبدے و شغلے کہ بودہ باشند بما بنجا بانند ازین بابت تصرفات
 بسیار است چنانچہ شیخ محمد الدین و دیگر اکابران را می آرنند کہ روزے اندر وقتے
 معین سیزده جا استند عابد بود شیخ محمد استند علیہ در مقام خویش جائے کہ
 نشسته بود بما بنجا بودہ است ولیکن در سہ محلہاے استغافرا نشسته
 و شتر الطہمان سجا آورده بہ احسن معیشت از ان محلہا رجعت فرمود حضرت قطبی فرمودند
 در ویستے خود را بہ قتل آورده کہ گوی پیسے بہت فراست تا با مرید خود نمودار ہی کند
 حالیا مرید پیش و سے آمد اورادید نشاخت کہ این شخص پیر نیست دانست
 پیسے نشسته است کہ تمام اندامش در گداز است و دیکے بر سر دگدگانے
 نہاد و لندرون دیکے کچھ می انداختہ می نبرد برید خود را طلبید کہ بیامہر دو بجا
 ہم لقمہ شومنا دان عدم التفات نمود و بگذشت جو او دور تر از ان شخص صاحب ظرف
 رفت آن شخص گفت ہلا باز گردو بہ بین آن بیچارہ چہ بیند گوی بادشاہے بالا
 شختے مکلف بہ ارادت سلیمانی نشسته است مریدش خواست کہ
 باز گرد گفت در گذر کہ لولایق لغت نبودہ آن بیچارہ فی الحال بے اختیار خود بقوت

ز درایت دور باشش ولایت آن صوفی صاحب تصوف از آنجا درگذشت۔
 ایضاً حضرت قطب المشرق مینمودند روزی بعضی مریدان شیخ نظام الدین
 جاے زقته بودند در حالت سفر اندر اثناسے راهے از دور نظر افتاد کہ شخصی ہمی آید
 ایشان در شخص آن شدند کہ بدانند کہ کسیت و چه حالت است بندگی خواجہ را
 دیدند بشناختند برچہ بردست خواجہ تیغ و سپر لوز و تا زانو سے مبارک جامہ ہم
 بود پرسیدند و بالکحاج پیوستند تا قصه صحبت حال معلوم گردانند بندگی خواجہ
 گفتند ما ہفت تن بودیم کہ بر حکم فرمان بر لیسے کشیدین کشتی کہ اندرون دریا
 غرق می شد رفتہ بودیم آن کشتی را کشیدیم و بار کشیدیم این نیز ارسے از جہان نجات
 ولایت است۔

ایضاً نقل است کہ دو ذی شے مست و مدہوشس محبت و فرق معارف
 و حقائق در کرانہ شہرے برسان و یوانگان و ولہ زدگان نشسته بود در حالت
 سفر شیخ ابوسعید الباخیر را گذر بر آن شہر افتاد شیخ از ضمیر باطن خود بشناخت
 کہ این مرد ولی والی ولایت است اذن خواست تا درون شہر در آید آن را
 گفت درین شہر در آما بشہر کہ در ولایت دیگران تصرف نکنی شیخ قبول کرد
 و در شہر درآمد و در اثناسے راه منطلوعی وادید و ظلم و ظالم را بشاہدہ خود با شہر
 معتبران احساس نمود از کمال شفقت دل شیخ بسوزفت و بران ظالم تغیر نمود آن از
 اثر تغیر مزاج شیخ بس معظّم و ولی صاحب نفس بود ظالم ببرد چون شیخ را الزان
 شہر مراجعت اتفاق افتاد خواست تا برون آید بان ولی ملاقات شد
 ولی گفت شرط چہ بود شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ بر ایفاء عہد البتاد

دگفت راسے تو دیرانہ گفت برجامم زخم پاپرا بیا منت زخم شیخ ابو سعید فی الحال پارس
 داد ایمان رازنہار جان را تو دانی باتفاق فریقین بر جان اتفاق افتاد شیخ ابو سعید گفت
 بلا مہلت سے روز بدہ مدت سے روز مہلت در میان آوردند پس بعد بیوم روز
 شیخ ابو سعید ازین جان ناپایدار سخنرا میدان نیز از بابت تعزفات ولایت است
 کہ از خدمت شیخ ابو سعید ابو النخیر و از ان دل مست و مدہوش صادر شد۔
 ایضاً القصد حضرت قطبی میفرمودند ہر گرا ولایت میدہند از ان سو مہفت
 کواکب را کہ او میگردد انداز قباب را بر سر ماہتاب در پیش عطار در او در پس زہرہ
 را راستا شتری را جانب چایمخ را جانب پسنے راست زحل را جانب
 پائے چپ تا تا اثرات معرفت کواکب در اوقات تعزفات ولایت خواہ
 باختیار خواہ بے اختیار کشن بنظر پیوند میفرمودند این شرط نیست کہ برائے ولایت
 سید و شانزادہ و اشرف قوم شیخ زادہ و خان زادہ و دانشمند
 و علامہ وقت باشد دل غلام باشد و مولازادہ باشد و کاسب باشد و عورت
 امیلہ باشد و ملکیہ کنیزک ہمہ ولیدہ باشد۔

باب ششم در عرایس و ضمیانات

ہمیشہ در صدر حیات حضرت قطبی ابن معتاد بود ہر عرسے ضیافتے را کہ حضرت قطبی کجبار آغاز بند
 این ہمیشہ معتاد ساختہ و خدام حضرت قطبی راہ براہ فوت شدن روانہ داشتند
 در دوازدهم شہر ربیع الاول عرس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می کردند
 درین روز مجلس شماع می آراستند در چهار دہم ماہ مذکور عرس بندگی انصاری الشایخ
 ترا

برمان چشتیان شیخ قطب الحق والدین نوزاد اللہ مرقدہ میگردند تا مادرتین روز و شب
 سماع کنند و این عرس در شب پانزدہم بوقت افطار بود و در نوزدہم
 ماہ سلطو عرس برادر خود حضرت قطبی یعنی سید احمد میگردند بعد ظہر مائیدہ مصروف می
 درشتند و البتہ ماکولات و مشروبات را با خناس و الوان فرمایشش سفیر نمودند و در پانزدہم
 شہر ربیع الآخر عرس قدوۃ المشایخ بندگی مخدوم زادہ بزرگ میگردند و در نوزدہم
 ماہ مذکور عرس بندگی سلطان العاقین رحمۃ اللعالمین مخدوم شیخ نظام الدین نوزاد اللہ
 مرقدہ میگردند و سفیر نمودند از مخدوم شیخ معین الدین با تازا بندگی شیخ فرید الدین شایخ چشت
 اہل مندہارا فقر سلم بود در روز عرس کندوی سماع و اجتماع چہ نسبت بود و
 ہر وقتے کہ براسے ملاقات بندگی شیخ قطب الدین آیندگان می آمدند بندگی
 شیخ راجان استغراق سکرو صحن بود کہ خبر غیر نبوده است خادم می آمدے
 ہر چہ بر حکم اشارات مامون شدہ بود بالاسے ہر دو کتف مبارک گرفت
 قدرے می جنبانیدے بندگی شیخ ہمیشہ آمدہ بہ ابرو تاسے مبارک اشارت
 کردہ پسیدندے کہ حیثیت خادم بدو دست باز اشارت نمودے کہ آیندگان
 بسیار جمع شدہ اند بندگی شیخ اشارت بہ طلب میگردند و بعد از احضار ہر سہ
 بدست راست اشارت بہ آوردن کوزہ آب می نمودند خادم کوزہ آب پر کردہ
 پیش آوردے ہمہ ان یک کوزہ آب پیش ہمہ بردے ہر یکے قدرے
 از ان آب بیاشامیدے پس بندگی شیخ دودست مبارک برائے
 فاتحہ می از آیدندے بعد از اتمام فاتحہ ہمہ آیندگان سلام کردہ بازمی گشتند
 و بندگی شیخ فرید الدین را فقیرین حد بود کہ ہمیشہ برگ تاسے در خان کارہ می آوردند

بغیر تک پیش بندگی شیخ می داشتند قدرے از زبان تامل کردند و یاران
 خانقاه با جاره را نیز همان لغو بود و روزی بندگی شیخ نظام الدین را این معنی احاسن
 دستار خود رهن داشت یک دانگ را نمک آورده در آن سبزی انداختند
 بندگی شیخ را نیز نمک محسوس گشت بر سینه درین سبزی نمک انداخت تعریف
 کردند مولانا نظام دستار خود رهن داشت یک دانگ را نمک آورده بنده اخت
 فرمودند ازین بابت مکتبید و هر وقت که روز عرس کسی شیخ آمدی بندگی شیخ فرمودند
 بوزارش مرتبه خدام را بر داه فرموده بودند ایشان سفره می افراشتند پیش هر نفری
 قدرے نمک و یک کوزه آب میداشتند بعد چشیدن نمک قدرے
 آب می آشامید و پس فاقه بر روح کس که عرس بودی می طلبیدند تا بعد
 عطف خلعت خود که به شیخ نظام الدین تعویض کردند در آخرین ایام فرمودند بیا مولانا نظام الدین
 زمانه آخر است ترا ازین هم باید و یک تنگه نقره بدست خود بوده است بندگی شیخ نظام الدین
 را دادند حکایت مشهور است برکت این نفس بندگی شیخ نظام الدین را
 بآن کمالات دین و فقر کرمین و اتهام اشیاء و انگ و فتوح هم بسیار رسید که در یگان روز
 عرس شیخ صید لنگر بصره رسیدی این نیز می فرمودند روزی مقرب از قربان
 بندگی شیخ قطب الدین در حضرت شیخ تعریف کرد که چرا نمودم کندوری نمینمایند
 فرمودند که بعد پنجاه سال من کندوری درضا نوازه خود خواهم کشید همان بود که بعد پنجاه سال
 از آن وقت امر بندگی شیخ قطب الدین در ایام شیخوینت بندگی شیخ نظام الدین
 در روزنامه کے عرایس بسیار و بصره رسیدی و بسیار طعام چستند
 و از دعام بکثرت هر چه دافر ترا بنامید تا که درین منہ در خانقاه شیخ شخصی نبوده است ویت

فی الجملہ باز آیم باجا و معادہ علیس کہ حضرت قطب الشیخ دا استند در سلخ ماہ مذکور یاد در
 غرہ ماہ جاری الا دل عرس سید السادات سید خندان المسمی بسید حسن قدس اللہ سرہ
 العزیز میگردند و در شب ماہ چارم رجب المرجب عرس حضرت خواجہ اولیس قرنی
 رضی اللہ عنہ میگردند و در شب پنجم ماہ مذکور عرس حضرت امیر المؤمنین حسن رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ
 و ششمین ماہ عرس اکمل الشیخ معین الحق والدین نور اللہ مرقدہ میگردند و دوم ماہ
 رمضان عرس سید مبارک خواجہ زاده خود و مفہم ماہ مذکور عرس بندگان رشید الشیخ
 شیخ بقیع الدین قدس اللہ سرہ العزیز میگردند و اندرین روز بے تاکیب نمودند
 روز کجا و ارایش آن پیش خود طلبیدند و برائے اجناس و اصناف و شیرینی و
 وافر نمودند و درین عرس بے اموال مصروف داشتند و در وقت
 اجلاس در مجلس التہب بسیار مناقبات حضرت رشید الشیخ در تقریر آوردند
 و چشم ہا بر آب کردند و با سف و تلہف تمام بہ انفاس سرد و مکمل بودند
 و درین روز میفرمودند تمام سال من در پناہ این روز است و ہر چه رحلت
 روح مطہر حضرت شیخ در ہند ہم بودہ انتقال جسم پاک را از خانقاہ نانی بہ
 عاب گاہ باقی در شہر ہم این ماہ بودہ است اندر شہر ہم ماہ نیز جز بے طعام
 لطیف نراندین فرمایند کہ در مذکوره روز ہم ہم ماہ عرس حضرت امیر المؤمنین
 علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ میگردند میفرمودند من از امیر المؤمنین علی
 رضی اللہ عنہ پرسیدم کہ وفات شما در کدام روز است فرمودند در ہفتم ماہ است
 اما بروایت صحیح وفات امیر کل در نوزد ہم ماہ مبارک رمضان مشہور است من
 ہمدین روز خپا سخن پیش از تحقیق کردن معاد نوزد ہم ماہ در ششمین ماہ مستقیم

گردانیدم و در شب بست منقلم ماه مذکور عرس حضرت خیرالنساء بی فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا
 میکردند و در پنجم ماه شوال عرس بندگی والد خود قدس اللہ سرہ العزیز و همیشه معتاد
 چین بوده است که در روز عرس هر کس مناقبات فحایل آن کس بسیار فرمودند
 در سیزدهم ماه عرس جد پدرین خود یعنی سید السادات منبع السادات
 سید علی میکردند و برای این عرس فرمایشش و یک باعی میکردند در سیزدهم
 ماه ذوالقعدة عرس مخدوم والده خود یعنی خداوند مخدوم بی بی رانی بزرگ و در پنجم ماه
 و سبج عرس خاں خود یعنی خداوند ابی بی رانی خرد مسب کردند و در پنجم ماه محرم عرس شیخ
 زید الحق والدین نور اللہ مرقدہ و اندر دهم ماه مذکور عاشورہ عرس حضرت امیر المومنین
 حسین علی میکردند علیہ السلام میکردند و کند وری ما را هر سالے چین معتاد بوده
 است که وقت افطار لیلة الرغائب و افطار صوم استفتاح و افطار روزه شب برات
 و اندر ایام عیدین عید فطر و عید اضحی کند وری مصرف میداشتند اما در روز
 عید فطر پیش از رفتن در نماز گاه اندک چیزے از شروبات و ماکولات پیش
 طلبیدندے از شیره خرما و غیر آن و بعد مراجعت از نماز گاه کند وری
 عام می شد و در روز عاشور که عرس بروج حضرت امیر المومنین حسین علیہ السلام
 بودے و بعد صرف مایده فدام حضرت نمک دان و سفره گرفتہ پیش
 سجاده و لامیت می ایستادندے حضرت قطبی میفرمودندے بروج
 یا ک امیر المومنین حسین علیہ السلام فاتحه اخلاص بخوانیم و در روز آخر چهارشنبه
 اول وقت کند وری میشدی و دین مدت مدود و سال عمر خویش اگر چه گاه
 عرس و چه بودے یا تعذرے پیش آمدے یا کندے حاصل گشته این بقدر

اعراض و ضیافت کند و ری ہا فوت شدن و پھل ماندن و انگذاشتندے در روز ہر چارہ
 در روز یک ہنگی قدرۃ المشایخ اعنی مخدوم زادہ نزرگ میفرستند و گرد و گردن مبارک
 مخدوم زادہ طواف میگردند بعد ہی نشستند و ختم قرآن میگردند خدام حضرت قتل میگفتند پس
 در سنیف آواز و ہستون کہ در بابان مخدوم زادہ نزرگ است نشستہ کند و ری ہر روز
 میداشتند۔

باب ہفتم داخلت و رسم

طریقہ در سماع بحالات ہر چہ خدام حضرت بوراہ گشتہ بودند محلی محفوظ مرغوب می آراستند و در ہر
 طرف اندر طاقتہا درون صحنک با گلین غروب پیار میسوزختند و بساطے لطیف می ازارشتند
 و ہمہ اہل دل و اصحاب تفریح را بعد صرف مابہ باز میگرددانید مگر چند نفر سے محدود
 بر حکم متاد کہ ایشان در زمرہ مسترشدان حضرت قطبی در آمدہ و نقد آوار اختیار اطفال حق
 و مالک راہ تصوف گشتہ بودند اینبار اور مجالس سماع بداشتندے در مجالس سماع
 حضرت قطبی ہمیشہ حضرت قطبی را دہر دو مخدوم زادگان و خلفا و مسترشدان را از وقت
 اجلاس باز تا وقت مراجعت اہل مجلس چہ حکون آدانی و تجلی و تحرک توابع سے و تکلیف و
 اضطرابے و وقار سے و بکائے و انکار سے بودے و ہر خلیفہ و مجاز سے
 و ما دوسے و دیکلے و مسترشدی و صاحب حالتے و مقاماتے بودہ است از
 توابع و اضطرابی و درد مندی بکا و انکار و نیاز مندی و سبے رولائی حال
 و اما کہ مقالی ہر شخصے این نامہ متوسطان حضار و مبتدیان نظار را وجہ سے و حالتے
 پدید آمدے و سایر نظار را جرتے و عبرتے ظاہر گشتے ہیج روز سے از ایام سماع

غالب نگه داشته که اصحاب انکار سماع و فقہائے نامدار از ظهور آثار در دسترسندی
 و حالت محبت صمیم تفرز و مستحکم خویش بر خاک آستانه دو دمان ولایت و فاندان
 ہدایت حضرت قطب المشایخ نہ ہونے کے البتہ بسیار آن درین
 ایام اسرار سماع از سر اخلاص و صدق معتقد شدہ و ساز و خوش عنان گشتہ
 زلف ارادت و دست بیعت مشرف شدند سے و محب اہل سماع
 گشتند سے وہ قواعد صدیق و اعتقاد درست عنبر گدشتہا خواستند سے
 دائماً در مجلس سماع حضرت قطبی مزامیر ہونے کے بعد کے کہ در روز شنبہ گشت
 کار خیر خدمت خلف المشایخ حاجی الحرمین الشرفین سیدین الرحمان کہ حضرت قطبی نیز
 از کمال شفقتی کہ بر مخدوم زادہ سیدین الرحمان داشتند و مکرمتی کہ حضرت قطبی با
 بر شیخ منہاج الدین بن عبد المعروف بہ قاضی راہ بود برابر مخدوم زادہ سیدین الرحمان
 در فاندان شیخ منہاج الدین میرفتند در اتنا راہ ضیا گران مزامیر لیاختن خواستند حضرت
 قطبی منع کردند و فرمودند باید کہ قوسے و دستکی با شد معلوم عقلا سے دیندار بار در ان
 حالت نیز حضرت قطبی مزار را نزدیک خود رواندا شتند مطربان را جز قوسے و چنگے
 نہودہ است مزار می آوردند حضرت قطبی را جز آمدند سے و دور کنائیدند سے زیر راہ
 در مجلس حضرت سماع حضرت مرشد المشایخ مخدوم نصیر اللہ والدین نیز مزامیر ہونے
 و مقام شنیدن سماع حضرت مرشد المشایخ چہیں لوبودہ است کہ حضرت شیخ
 بر قول شعر عربی و غزل و ابیات عربی و غزل و ابیات فارسی سماع ہی شنیدند گاہ از گاہ
 حرجی گشتی ہم لوبودہا شتہ بسیار شنیدند سے و البتہ لیسے و ارادات
 غیب تحمل کردند سے بعد غلبہ کہ از حد تحمل برگزشتہ لواجب و اضطرار برون ہونے

کرات حضرت قطبی فرمودند زندگی خواجه یک کرات بر سر و دمنده می هم سماع شنیدند
و آن آخرین سماع بود اینست -

بیت

بجلی رت بهای کے پتکے یا چار و ہول برانا نکرہ اہ کہ چلی نار
فی الجملہ سمیت حضرت قطبی را حالات کمالات و عاشقانہ و در دست اندازہ بودہ است بعد نگاہ داشت
داراد نے چند چغنی نبردند سے دوست و با موضوع با معنی مرتب جنبا نیدہ فرام
آوردہ مراقب ماندند سے البتہ سماع نزدیک حضرت قطبی محبوب چیز سے بودہ است
و میفرمودند مرا کہ این رہ کشاد از بسیار می تلاوت کلام اللہ و از شنیدن سماع حضرت
قطب المتابع میفرمودند من از حضرت رسول اللہ بر کسیم در کتب منقول است
کہ حضرت رسول اللہ چند کرات سماع شنیدند این سخن راست است حضرت
رسول اللہ فرمودند آری راست است بعد گذرانیدم کہ من سماع بشنوم فرمودند شنید
فی الجملہ حضرت قطبی میفرمودند پیر مرا نیز ذوق سماع بود روز سے در دہلی سماع بود مولیان
جمع شدہ زیر پایا سے خویش ادویا مالیدہ بر آتش می تصدند ما باک سخن پیچیدہ
پیر مرا در گرفت در دروغ غلبہ نمود بہ منظر کہ ز نام تحمل از دست طاقت شد پیر
نیز با آتش بر رفت و بسیار سماع شنید و منظر بگشت مولیان میان خویش
متامل شدند و گفتند چہ باشد کہ ما بار سے بہ تدبیر سے و حکمت بالایی آتش
خبیم این کہ بغیر تدبیر سے بقوت حال خود در آتش بر آمدہ و بالائے آتش تا در بر سماع
کردہ ذوق رانندہ است بہ بنیم تا شاید کہ با پیاسے این مرد را آلودگی حراحت آتش
رسیدہ باشد چون نیکو تفحص کردند هیچ جا بمرحوم نیافتند ہمہ تعظیم و تکریم پیش آمدند

این نیز میفرمودند گاهی بی پدر من در مسجد نماز میگذارد و دو نفر صوفی و فقیه در اباحت
 سماع مجاز و مباحثه سب کردند چون پدر من از نماز فارغ شد فرمود شما چرا
 جدل بر خود منبسط کردانیدیدین که در نماز بودم آن قدر کلماتی که از تقریر ایشان شنیدیم
 یک یک مرایا داد است پس سخنهای ایشان شرح در تقریر آورده فرمود چون که من
 در سماع درمی آمیم اگر تمام جان پیران و پهل و طبل شود مرا از آن حال خبر نباشد و بدان
 ملتفت شدن نتوانم القصه در خانقاه حضرت قطبی که سماع شدی
 در مجلس سماع هر دو مخدوم زادگان می نشستند و حضرت قطبی در آن حجره بود چون وارد است
 غیب غلبه نمودی حضرت قطبی بیرون آمدی سماع شنیدند و باز خود را گرد آورده
 باز را طرد گرفتند مخدوم زاده سید احمد بر آورد زاده حضرت قطبی در آمدی و بر آداب
 و تواضع تمام حضرت قطبی را از سماع باز آورده اندرون حجره بردند و از نزدیکی میان
 سید احمد سچکس نتوانستند که حضرت قطبی را از سماع باز دلشسته اگر
 حضرت قطبی را ازین بابست خویش نیاید بماند اما سید احمد بسبب
 ضعف پیری و غلبه حال حضرت قطبی ضرورتاً باز داشتند تا مبادا که وقت و
 حال از حد نگاه دانست برگردد و چه پیش آید زیرا چه بسیار از آن مقدمان آنجا
 دوق و احوال در حال سماع در وقت مشاهده بدل روح پیش آمده است چنانچه
 افضل المشایخ برهان چشتیان مخدوم شیخ قطب الدین بختیار را بختیار
 شد و برین بیت در حال سماع بدل روح میسر آید -

بیت
 کشتگان خیر تسلیم را هر زمان از غیب جانے دیگر است

زہے دل خدا شناس وزہے تن خدا پرست وزہے نفس خدا ترس
 وزہے روح خدا میں وزہے عطا و نواخت باری عز اسمہ فی الجملہ چون ہر دو مخدوم
 زادگان واقربائے حضرت قطبی دیاران کبار تشریف ان دیندار و صوفیان سالک واصل
 در مجلس سماع می نشستند بے بسے ادا ب مجلس سماع نگاہ داشتند و خوش سماع
 بودے اوصاف حسن مجلس و ادا ب سماع و واردات غیب و غلبہ وقت حال عصمت
 و دارات آن مجلس و حالات پاکاں و پاکزادان و ہمکدان و پیروران البتہ ان درین
 مختصر نمی گنجد۔ القصہ چون در ایام آخر کہ حضرت قدوہ المشایخ مخدوم زادہ برگ
 رحلت فرمودند حضرت خواجہ نور اللہ مرقدہ از غلبہ جذبات خود را از محبت
 خلق و مجالس بازداشتند و بوستانہا و گلزار را و صحرایا بگریزند شب و روز اگر
 از صبح دیگر از غلبہ جذبات جز بکاسے و شورے و جز نوحہ و سوزے
 را روزے نبوده است بوسیلہ این اجرا حضرت قطبی نیز مجالس سماع
 را ترک دادہ بودند در ان ایام بندگی مغز المشایخ میان ید اللہ سلم اللہ
 تعالیٰ بہ بلوغت رسیدند و در ارشاد حضرت قطبی در آوردند و روے چہان تعریف
 مغز المشایخ را عیان آمد حضرت قطبی مخدوم زادہ بندگی میان ید اللہ را بجائے خود
 چنانچہ ہر دو مخدوم زادگان را نشانہ بودند ہمچان نبشاندند در خانقاہ تشریف باز
 مجالس سماع از تازہ القصہ حضرت قطبی را معتاد رفتن در خانقہ کے برائے
 عرسے و ضیافتے نبوده است و لیکن میان اکابر ان شہر در خانقاہ سید محمد حنظلہ
 و میان مریدان خود در خانقاہ مشوق ثانی خواجہ احمد عزیز دوبار و در خانقاہ شیخ نسیح الدین عمر
 قاضی راجا دوبار و در خانقاہ شیخ زادہ شہاب الدین در خانقاہ شیخ مبارک

امیر امیران فاروقی و در خانه شیخ زاده ظہیر الدین بیکان بار رفتہ بودند فی الجملہ گویند کہ
در خانہ مولانا ظہیر الدین مسلم و پسران سلطان فیروز ہم رفتہ بود۔

باب دوم در اوست بود ظاہر ان

عارف حق تعالیقت

ظاہر آخرین ایام حضرت قطبی در ایام قریب صد سال و بعد صد سال عمر خویش از
جلد و ظالیف اوقات ایام او ایل خود بیچ و ظہید را فوت شدن و انہی گذارستند بعد
اتمام تمام وظیفہ فخر کہ در او را دعطاء نے حضرت شیخ مسطور لودہ است
و غیر انچہ حضرت شیخ سبیل ارشاد فرمایش کرده بودند اشراق می گذارند و متصل آن
یک چارگانہ چاشت ہم ادا می کردند ناگاہ از جا ستی نماز برخو استہ در مقرر سجادہ
شیخو حیت اجلاس میفرمودند خدام حضرت بادام دانگور و شمشیر حضرت
قطبی می آوردند در آخرین ایام حضرت قطبی مدت چارده سال قاضی نور الملکہ والدین را
نیابت خدمت حضرت قطبی بود این بادام دانگور و دیگر سرداری و آتش کندوی
سجوالہ قاضی نور الدین مذکور بودہ است فی الجملہ بادام دانگور و شمشیر کہ قاضی نور الدین شیخ
حضرت قطبی می آوردند حضرت قدوسی از ان تبادل کردند و اکثر برائے
مخدوم زادگان خود میگذاشتند و آخرین ایام کہ حضرت قطبی را ضعف بدن پیدا شد
در اسکندارہ شدن قیوالتند و با ان ہم ریافت سابق نمی گذارستند
تفایل اکل و شرب ہم بر معناد مجاہدہ سابق بود است در جلہ بعد اشراق است
سپارہ فرمایش تلاوت حضرت شیخ نصیر الملکہ والدین میخوانند چون درین بیگام

آخرین طاقت نظر رفت نشسته استماع کردند و مولانا امام مہار اللہ والدین امام
 و تالی تلاوت حضرت قطبی پیشین مخدوم منجوانند کے سپس حضرت قطبی قدر سے
 بالائے بستر تکیہ فرمودند کے اندر ان وقت قاضی مہار والدین رامین فرمودند سے
 قاضی آن روندانی کہ من برائے خواب غلطیہ ام دنہ گوئی کہ پیرین خواب میکند
 من ہم بر دم خواب کنم بد آنکہ من سن کبیر شدہ ام می غلطم و بیدار می باشم چشمہای
 بندم تا از روی حکمت برودت چشمہا برود و بعدہ بر غاسستہ لقب
 چاشت ادا می کردند بعد از آن مجلسی شد آئینگان و اہل سبک کہ می آمدند و در
 سقف بیرون خانقاہ می نشستند قاضی سراج الدین خادم پیشین در خانقاہ
 آمدہ ایستادہ شدہ می گفتند یاران بس اسم اشہد بیکبارگی اندرون
 رفت پیشین نم چو ترہ بعضن خانقاہ ایستادہ شدہ بیک بارگی خدمت کردہ
 پیشین رفتند ہر یک در محل متین و لایق حال خویش شستہ حضرت قطبی ضد
 سخن و غظ می فرمودند پس سخنام حضرت اشارت می دادند تا ہمہ آئینگان را
 چیز سے بیازند بد مہند بعد لقب ہم ترک کہ خدام حضرت بر ہمہ زامتا
 و یک جنس پیدا دند کے ان گاہ حضرت قطبی فاتحہ برائے خیریت کارا
 بر آمدن حاجات صفار مجلس طلبی بیدند ہمین کہ دست بہ روئے مبارک
 بہ اختتام خواندن فاتحہ فروی آوردند ہمہ بر خواستہ و کلمہ بر زمین آوردہ باز میگشتند اہل
 سبوت و مجلس خاموشی سبوت می خواندند کے علوم تفسیر و احادیث و فقہ و اصول
 کلام و معانی بیان و تصوف بیان می شد جانب راستہ حضرت قطبی مخدوم
 زادہ میان سیاحد و مخدوم زادہ میان ابن الرسول المعروف بہ بیان نبو بعدہ دیگر

می نشستند و جانب چپ حضرت قطب المشایخ خدمت قاضی را جاد شیخ زاده
شهاب الدین بن شیخ سلیمان و خدمت خواجه احمد بده و دیگران می نشستند
مخبران صادق چنین فرمایند که سید السادات سید محمد حمزه حسینی بالا دست
مخدوم زاده بندگی میان سید احمد می نشاندند و محاکمات را مجال آن نبوده است که
تصفیاء خود پیش حضرت قطبی بگذارند سید محمد حمزه که شرح عوارف نبشته
بود پیش حضرت قطبی بگذارند و محاکمات را مجال مباحثه و مجادله با حضرت قطبی نبود البته
بندگی میان سید احمد برادر زاده بزرگ حضرت قطبی را اگر سخن حضرت
قطبی فی الحال مفہوم نگشته و یا سخنهاست کتاب درکت شدی یک دو کرت
بپیچیده پاسخ آن از حضرت قطبی در خواستند که حضرت قطبی از شفقت
مکرمانه هیچ تکدر و تعزیر نمی کردند با مقربان حضرت را قدر سے عجب بود و شوار نمود سے
زیرا چه محاکمات در رسوم ظاهر و بیان سلوک در مجلس حضرت مخدوم لفظ تمیز و
القصد در وقت استوائ آفتاب قیلوله فرمودند سے هیچ روز
قیلوله را فوت نمی کردند و میفرمودند بندگی خواجه میفرمودند هر صوفی که در روز قیلوله نکند
گویی تو وقت شب بیداری او تمام شب اندر خواب است اگر چه بیدار باشد
و بعد قیلوله وضوی ساختند و فی زوال بگذاوردند قاضی سراج الدین خادم
کند لک همچو اول وقت پیش در درازه خالقاه البستانه بلند گفتند سے
باران بسم الله همه اندرون رفته پیش سجاده شنیخو خفیت رویشهاداشته
در مجلس نشستند حضرت قطبی مواعظ میفرمودند در حالت تقریر غفلت
البته که بیان تفسیر و احادیث و نقد و اصول و معارف و فضل بود

مگر حصار مجلس در بجز تخریق اندازند و از احساس و اطلاع رموزات و استفادات و عبارات
و فصاحت کلام حضرت قطبی بعد آنکه باز گشته به مرجع و ماواشے خویش رفتند
تا چند ایام در حسین با مقرمانندند و میان خویش الفاظ و عبارات حضرت قطبی
را چند کرات مکرر داشتند و در روز جمعه که حضرت قطبی درین ایام بر آن
نماز جمعه اندر مسجد جامع رفتند و در مسجد دو صف می افراشتند بر صف
اول که بر آن حضرت قطبی بنشینند و دوم زاده بر رک حضرت خواجہ نوزاد شمر قدہ و مخدوم
زاده سید احمد و مخدوم زاده سید ابن الرسول المعروف بہ بیان منجہ زاده سید سول
و مخدوم زاده سید بعضی رسول بعد سید عبد الحلیم لوبہ سید فضل اللہ می نشستند
و در صف دوم کہ عقب صف اول بود سید السادات منج السعادات
سید ابوالعالی و مخدوم زاده بندگی میان عبد اللہ و خدمت بہار الدین امام و
خدمت قاضی سراج الدین خادم بعد سید تاج الدین بعد شیخ حمید اچوہنی بعد مولانا
قطب صدر موزن خانقاہ بعد مردمان دیگر از اہل خانقاہ و خانوادہ می نشستند چون
طبقہ اول بگذشت طبقہ بنیرگان و سب گان آمد بجائے پسران حضرت
قطبی ایشان می نشستند چون حضرت قطبی از مسجد جامع درون حصار را بسبب
تمنفر از سلطان نیروز ترک دادند و سہان سبب بود کہ حضرت قطبی از احسانا با در انتقال
فرمودہ جانب دہلی روان شدند تا حدی کہ سلطان پور رفتہ بودند کہ سلطان
بینین باز گردانید حضرت قطبی برائے نماز جمعه مسجد محلہ بیرون حصار اختیار کردند
القصر چون حضرت قطبی بر حکم معتاد باز گشت از مسجد در خانقاہ نشستند
مواظط و نفاج می نمودند و آداب ارشاد و ارشاد نمودند و بعضی طلاب حق را بہ احساس

صدق و اخلاص و توکل و تبتل و تزکیہ نفس و تصفیہ دل را نشان کہ کشف باطن
خود کشوف می گردانند البواب رشد و مکرمات مبطوطی کردند و ترجم و مکرم مغوف می داشتند
بواسطه این معانی طلب حق اہل باطن و اترقیات حاصل می شد و در وقت
لفیہ تصوف را شاہدہ می یافتند ہیچ وقتے حضرت قطبی مجلس را بہ تکلف
نمی آراستند و متاد و چنان بود کہ پیش غیر اہل تصوف سکوت بیان نمی کردند
و میفرمودند بندگان خواہد رانیز این متاد بودے کہ بجزو غیر اہل تصوف بیان نمی کردندے
مگر پیش علماء بحجت بزود می و ہدایہ و کشف میفرمودند و بندگان خواہد را علم خلائی نیکو ضبط بودین
علم بخشے تہمسن بگردن چون دانشمندان و فقیہان باز میگفتند بندگان خواہد را این
و آن فرین گمان گشتندے و میگفتندے کہ شیخ دانشمند است فی الجملہ ہمیشہ
در مجالس و خلوت حضرت قطبی اعتبارے دوقارے ہر جہ وافر تر بودے
مقربان حضرت را پیش حضرت قطبی تکلم بے معنی و کلمات شتے نبوده است
ہیچ کے سخن بلند و یادہ و لطیفہ ہائے مزاج پیش حضرت قطبی گفتن نتوانستے
دہر اہل دوستے کہ پیش حضرت قطبی آمدے بر وہمین کیفیت بودے باید کہ
از خطا ہائے زیر دستان بگذرے و رعایت فرادسا کہین کنی و بران کسانیکہ
اگر دے نیکو عدل و انصاف و زرے و در دستگاہ خود احسان و مروت
را معمول دارے جلا حضرت قطب المشایخ را ہمیشہ معاملات ظاہر بکرتنگ
و یک سنگ بودہ است یعنی قدم صدق و اخلاص با ستی کام بود ہمیشہ
از خطا ہائے نزدیکان و موالی و خدام خویش میگذاشتند و عفو فرمودندے
و ہمہ عمدہ کہ بکے تقویض فرمودندے ہیچ گروے را اذان ہمہ منقول

نہی گردانیدنے سے اگر در امور شریعتی تعطیل و تقصیر و تنقیصیں ہوں تو سے و از خدام حضرت
پہنچ و فتح ابواب جمیعات و فصول معارف و تفصیل باقیات باز بستند۔

الفصل۔ باز ایام بکلیات اشتغال آخرین ایام مہینہ کہ ماہ رجب قریب
آمد سے حضرت قطبی نجابت منشرح می شدند میان ہر دو نفر یعنی خدمت
قاضی بہاد الدین امام و خدمت قاضی سراج الدین خادم کہ ہر کہ پیش سجادہ شریف
حضرت قطبی خاطر بود سے اور امیر مودند ملان ماہ رجب می آید این ماہ فضیلت

است برائے عبادات حق در جلہ چون وقت عمر در می آید و منوبہ تجدید ساختہ عمر
میگذاردند و ظالیف قدیم الایام سجایا آدرند و دعائے استفتاح می خوانند در آخرین ایام
چونکہ خود تواتر استند مذکوریان ید اللہ ہر روز بے ناغہ بعد عصر دعائے استفتاح

بیشتر حضرت قطبی می خوانند و حضرت قطبی استماع بھی فرمودند و بعد اتمام دعائے
ذکور حضرت قطبی ہنگامی ید اللہ را در کنار می گرفتند متقربان اہل باطن بگویند
در حالت کنار حضرت قطبی ہنگامی میان ید اللہ را از عنون دل مہر خود تا چہ مغفوض

داشتہ باشد فی الجملہ معتاد چنین بود کہ بعد عصر پنج آئینہ را نمی طلبیدند سے
و مجلس نمیشد اگر کسی از اجنبیان کہ معتاد اوقات حضرت قطبی ویرا معلوم خود سے
ویرا ملاقات تجاہل نمود سے و یا کسی از اکابر و علما بود سے کہ اورا بسبب عادت

روزگار ملاقات لایبی می شد سے بفرودت می طلبیدند و بوجہی باز می
گردانیدند سے و برائے نماز مغرب و منوبہ تجدید میکردند سے و بعد شام
کندوری بہر طرف میرسید و در وقت صرف مایہ بد آنچہ حضرت قطبی اقتراع

ہدایت کردہ بودند خدام حضرت ہم بران معتاد کنندوری می افراشتند و

نان ہائے تنوری و مخک ہائے گوشت و کاسہ ہائے برنجی آتش پیش ہر شخصے
 علیحدہ علیحدہ می داشتند در آفرین ایام بندگی میان عبد اللہ و یا عبد
 قاضی سراج الدین کہ سران خدام حضرت و خاتماہ بودند در پایان کندوری تسمیہ فرمودند
 یعنی بسم اللہ میگفتند و سپر حضرت مخدوم در تناول شروع می کردند
 و در مجلس طعام ہر یکے را در خور آنکس مقاسے و محلے معین بودے و چنانچہ
 ترتیب اجلاس اقربا و یاران حضرت قطبی در ضمن کیفیت سبق فرمودند حضرت مخدوم
 کہ در صدر سطور است بہان ترتیب در وقت صرف کندوری ہم بودے
 و ہمہ مخدوم زادگان از بنبرگان و بندگان حضرت قطبی نشینند
 یعنی درون دائرہ مجلس نشینند و حضرت قطبی در مجلس طعام ہر یکے را
 بدست مبارک خود بسری و مخک طعام و میوہ و جزآن عطامی فرمودند و با آیندگان
 بناشتنے و مکتبی و باز پرسسی و ترمیمی کس تحسین فرمودند و میفرمودند ہر گاہ کہ برآمدن
 حاضر میشود منت ادب من است این کہ مردم قدم رخصت کند و کارنایے خویش
 گذاشتند درین وقت حاضر شود و نادیرے بماند و انتظار کشد نہ اندک
 رود کوتے است کہ با من میکند آنکہ میان درویشان رسم است
 کہ بعد فراغ از ناییدہ براسے ہر آئیدہ حاضر شدہ رویشی پیش می آرنند ہمین
 معنی است کہ دیراہ نوع خوش میگردانند تا کہ بعضے حق گزاران این رویش
 را مزد و نذران می نامند ہر وقتے کہ بعد ہر ادا سے فریضہ کہ اہل جامعہ بعد از
 فراغ نماز سر بر زمین آورده از صفہ و محن خاتماہ باز میکنند من اولم حضرت
 قطب المشرق بعلیک السلام مبارک فروی آوردند ہائے جان

سبقت نمودند گوی که من اولم حضرت قطبی را ایشان سلام کردند
بعده سر بر زمین آوردن جامعان بعلیک السلام و مخدوم به دو کتے می نمودند
در عهد دولت شیخوخت بندگی خواجہ چون کتے دوری آپیش می آوردند
نان نامتعل می افزایند در بخش هر کس فرق نبودے و این معناد سابق در
اعمار شایع مانیز بوده است اما من مخصوص تقسیم بر شخصے جدا گانه پیش
هر کس نهادن پیدا کردم یگان بادوگان جوڑی نان نور می دگان مٹک گشت
دیگان کاسہ برنج در آتش دہنین علو او شیرینی و میوه هر چیزے که در آن وقت
در مایه موجود باشد پیش هر یک از صفار مجلس طعم داشتند من بنا نام
تا این غایت که قریب منقاد سال برآمده آند هر حسیندیکه کردم نیکو محسوس شده
است همچنان مقرر داشتیم - معلوم راے فقہائے اتقیا بادا اگر چه سلطان العلم
اکبریم فیروز شاہ بہمنی انار اشد بر آنکہ حضرت اقطبی در عهد دولت آن شاہ غازی
بر مان المجاہدان شہنشاہ صف شکان سلطان مبارز درین دیار آمدہ بودند
سلطان فیروز چندین قریات و زکوات باغات و زمین و جہ الغامات
و درارات برابرے فرزندان و اقربا و ملازمان و صوفیان خالقہ و اہل سبیل
حضرت قطبی و اہل سایل خاصگان حضرت قطبی منبول داشتہ بود ہمہ را براہ
کرده بودند کہ نخواہم کسے از فرزندان و یاران من از وجہ این قریات و زمین
و روزمرہ و مشاہرہ و الغامات و درارات خویش پیش من چیزیے
بیارداگر کسے از کسان و متعلقان فرزندان و یاران بہ نادانستگی این معنی از
وجہ مذکورہ روغنے یا سکہ و چیزے پیش حضرت قطبی آوردے

حضرت قطبی ناخوش شدند سے و مانع و زائر آمدند سے و آن اصناف در شمار
باز گردانیدند سے در ایام شہود سندن اربع و ثماننا نہ کہ حضرت قطبی در شہر دارالبرکہ
احباب آمدند و متوطن شدند سلطان فیروز و و دیہہ برلسے خرج خانقاہ حضرت
قطبی بوجہ رویش آوردیکے موضع شہتے و دم موضع انبواعمال قریات حوالی دارالبرکہ
احباب و سرد و دیہہ را فرمان اعلیٰ بنیشتہ مرتب کناسیدہ فرستاد حضرت
قطبی قبول نکردند و فرمودند شکیج قدس سریم العزیز بیچ و چه قبول نکردند من ہم نکم
اخریبات خانہ حضرت قطبی و برائے مطبخ و عریس و نقد و جعلگی فقر اولیاس
و خرج شانہ دان ہم از فتوح غیب بود سے و در اکل جنین متاود بود اکثر خدام حضرت
گوشت گویند در محکم پیش میباشند حضرت قطبی بانند کے آپیری قدر
از ان گوشت تر و شور با تناول میکردند بیچ گبے یک پیری یا یک نان توری ربع
سیرا بود سے و گاہ از گاہے گوشت ماکیان کہ از اصحاب مطبخ خانقاہ بعد
اتمام محافظت و حدود نگاه داشت ترکیب میخواستند و پیش می آوردند اندک
از ان تناول میکردند و گوشت کبوتر ہرگز نمی خوردند زیرا کہ در ملک کبوتر شک و شبہ
است حضرت قطبی در خانہ بیچ نمود طعام خوردند پیش بیچ مخلوق برائے چیزے
خدمت نکردند پیش کے بہ توقع زالیس نادن و طبع نکردند کہ این ہر سہ چیز حضرت
قطبی را بپس شد و آب نیز اندک می آشنانیدند از یک کوزه آب کہ خورد
ترین بود چیزے بضمف بدون انداختند و قدرے از ان می آشامیدند سے
اگر کوزه بزرگ بود سے بسیار آب مضمف کردہ اندکے از ان بکار بردند سے
اگرچہ در اکل و شرب درین نہ گام قریب صد سال و در اسے صد سال اشتہا کمال

داشتند و حرارت و وجود مبارک همچو گرمی جوانان بوده است اما مجاہدہ و ریاضت
 قدیم الایام مقرر داشتند قلت اکل و شرب و قلت مقال و خواب بہ افراط بودہ
 است البتہ میان سیوہ تا خزیرہ لنگر را اندک رغبت خوردند سے در ان وقت
 مردمان را امن بود سے تا بدین رغبت چه قدر خواہند خورد اما بیچ گئے نیم خزیرہ
 یا ربیعہ از ان نمی خوردند از یک خزیرہ کہ خدام حضرت نہ بارہ پر کالہ می بر بند سے
 حضرت قطبی کی یادوی از ان بر می برداشتند سے ہمان قدر تناول
 کردند سے ہرگز تناول و تشریب و لباس و تردد و تکلم و اجلاس بہ تکلف نہ داشتند
 پیش از ان چار بیڑہ برگہ در رمضان می خوردند درین ایام آخرین دست دویا سے
 سال یا چار سال در ماہ رمضان بکلی برگہ را ترک دادہ بودند میفرمودند بندگی خواہ
 در ماہ رمضان برگہ نمی خوردند من ہم بخوردم می فرمودند آنکہ میان مردمان رسمیت
 در وقت برگ خوردن سپاری در دہن می اندازند یعنی برسم خورد خواران
 و مرعیان بہ کف دست در دہن می اندازند و یعنی سبحان خود کس نبردگی
 بہ پنج انگشتان دست سپاری در کف دست سپاری گرفتہ و
 سر و عقب بردہ در دہن بالاسے بسو آسمان بر آورده می خوردند ہر دو نوع عمل را کہ
 مذکور می نماید بندگی خواہ بہین نمی کردند و سپاری را در کف دست چسب
 میداشتند و ہر بار یک پر کالہ سپاری بہ انگشت دست راست
 گرفتہ در دہن مبارک بطریقے می انداختند کہ فی الجملہ ہر کس مطلع شدن نتوانستہ
 و بعد ہر پر کالہ سپاری یگانہ بیڑی برگہ بکار بردند سے و گاہے در قدر سے
 برگہ پر کالہ سے سپاری میچسبیدہ در دہن مبارک انداختند سے

حضرت قطبی مخپین می کردند و همیشه در ماه صیام مشرعی بودند که میفرمودند در عهد بندگی
خواجہ در ماه رمضان بوقت سحر اہل خانقاہ بیدار می شدند شور سے می خواست
ہر دو طرفے خدام می دویدند کہ سب بندگی خواجہ سحر سے طلبیدند چون صبح
کھجڑی رادر پیش بندگی خواجہ می آوردند بندگی خواجہ قدر سے ازان برداشتہ
تناول کردند سے سر خواجہ جائیکہ بندگی خواجہ دست انداختہ لقمہ را بر می داشتند
اگر آنجا شکہ لقمہ را بدارند بالقیہ عام برابر آید - فی الجملہ میان عطریات برزبادا کہ آ
داشتند و در استعمال نمی آوردند انا گلاب و جنس عالیہ وجوہ و کسند ہرنج را صرف
می داشتند و وقت میفرمودند نیرہ بندگی شیخ فرید الدین یعنی شیخ علاء الدین
از رمتے رشت با نسل کرد سجا سے آب چند ہر لقمہ گلاب بر خستند ناگاہ
از راہ ناودان بام شیخ علاء الدین گلاب نسل بدون تراوید خلقے آوند ہا پر کردند
و بہ خانہ ہا سے خوشی بردن این جہ اسراف بود فرمودند شیخ زادہ علاء الدین بسیار دستگاہ
داشت دولیت اسپان اطویہ بخرد ہر کسی ہر قیمتی کہ نما مان گفتند قبول
کرد و طویہ دولیت اسپان را پیش از ادای قیمت با بندگاہ شایان و ناخواندگان
مبدول گردانید چون شیخ زادہ سوار شد سے مد چند نفر نیشم شیر ہا سے
رزمین بستہ برا اسپان تازی و ترکی بیش بہای در سواری شیخ زادہ بر کا
شیخ زادہ رفتند سے اندر آنکہ شیخ زادہ ازین جان رحلت فرمودند
نہ لک تنکہ قرض داشت و شیخ زادہ را از وطاعات بزرگ چارگان پنجگان
لک تنکہ رویشہا رسید سے فی الجملہ اندر ہدایت جوانی حضرت قطبی را انقطاع
باشرت بود و بعد چل سالگی این کار را کثرت بودہ است اما اساک ہم بسیار بود

در آن ہفتاد سال باز القطار کر وند میفرمودند نمودن مرا قوت افتتاح بکر است سہاست
کہ بقصد و اختیار ازین کار محترز شدہ ام -

القصة بعد فرغ از نایبہ می نشستند ہمہ را باز گردانیدہ باز مشغول بعبادت
می شدند آنچه وظیفہ و اخلاص در واد او ایل ایام داشتند می خوانند و سورہ تسین
وسی و سہ آیت بابت دعا و عشا ہی خوانند کذلک چہل اسم در ہر دو وقت میخوانند
در وقت ضرب نوبت میامی تہجد میگذازند پس صلوة التحیت ہی گزار دند و دعا
خلانت نیز می خوانند درین ایام آخرین عمر بعد تہجد قدر سے غنودنی ہم میفرمودند فاما بعد
تہجد و محبت در میچ شبہ کہ از شبہا ذکر و مراقبہ را مانع نہ بودے البتہ ذکر سے
دو حلقہ را دوست می داشتند ہمیشہ بر تلاوت قرآن و ذکر و مراقبہ و
سماع رغبتے بے نہایت بود معلوم طالبان صادق و عاشقان و اتق باو خاصہ
را سے تقرب حق جل و علا و افتتاح البواب مراد صغوت ہمین چار چیز است کہ در ارشاد
حضرت قطبی طلب حق یعنی مطالب و مرادات خویش را میاب گشتند در
جہان نقوف را شاہدہ یافتند -

القصة در وقت بیعت طالب حق و تا بیان مطلق حضرت قطبی التماس
پیویدی کردند نخست اینہامی آمدند رویشے پیشداشته و قدم مبارک بوسیدہ
البتادہ شدند و التماس پیوند کردند کہ چون حضرت ہر یکے را جدا گانہ می طلبیدند
خادم چند چارتر کی و مقراض پیش زانو سے مبارک نزدیک مصلادار شتہ
حضرت قطبی دست بیعت مبطوط می داشتند و دست راست تائب
اہل طلب می خواستند تائب دست می افزاید حضرت قطبی دست و بر ابالائے

دست خودی داشتند اما در وقت تجدید بیعت در روز عرفه اضحی دور روز استقلح
 که بسیار مریدان قدیم می آمدند چارگان پنج گان نفر بلکه اصناف ازان دست بائے
 خود بر دست مبارک میداشتند و هم میگردند۔ القصہ چون آن یک نفر مرید
 جدید دست بر دست مبارک حضرت قطبی می داشت حضرت قطبی میفرمودند عهد کردی
 با این صغیف و با خواجہ منی باشی پنج طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ چشم
 نگہداری و زبان نگہداری و بر جادہ شریع باشی همچنین قبول کردی انگاہ مرید جدید
 خیانتی عدم حضرت آداب بیعت آموختہ بودند۔ اقرار کردتے کہ آری قبول کردم
 حضرت قطبی میفرمودند الحمد للہ سپس تکبیر گویان چند گان مویا ئے سر آن تائب از جانب
 راستا و چائے بنا گوشش با بقراض می بریدند و تکبیر گویان چارتر کہ بر سر آن تکبیر
 می داشتند و اگر در اثنا ئے آن قدرے وقت گرفتے و یک تکبیر قریب بہ اتمام
 رسیدے انگاہ باز چند کثرت تکبیر را تکراری فرمودند۔ و طاقیہ بر سرش
 می داشتند۔ انگاہ تکبیر مرتب کردند۔ در حال طاقیہ پوستانیدن خادم از
 از نزلان سعید یک پا دستار را برداشتے بجز دو پوستانیدن طاقیہ از سرش
 برداشتے قدرے بدست خود گرفتے و دستش در گرفتے از جائے بیعت
 برون بردے و ترتیب و آداب گذاردن شکرانہ و آوردن رویش و
 استادہ مانند پیش حضرت قطبی یا موختے همچنان تائب اہل بیعت بعد گذاردن
 شکرانہ دستار با یک عامہ بستے و رویش بستے و برابر خادم پیش حضرت قطبی
 آمدہ آن رویش پیش داشتے قدمبوس حاصل کردہ استادہ مانند منے
 بعدہ حضرت قطبی میفرمودند باید کہ پنج وقت نماز بہ جامعیت بگرداری و نماز حمد و غسل

جمعہ مگر بعد از شرعی و آن حیثیت مریضے در تن شد یا جاے باشی کہ اسجا
 نماز بنا شد سپس آن سه دوگانہ ہائے او را میں بعد منوب میفرمودند کہ سه دوگانہ
 نماز نفل بگذاری بعد فاتحہ گمان بار اخلاص بخوانی و اگر سست قدمی کے احساس
 میگردند ہمہرین اختصار می گردانند و اگر اورا عابد محسوس می گردند و می یافتند
 می فرمودند یک دوگانہ حفظ الیمان ہم گذاری بعد منوب در ہر رکعتے بعد فاتحہ سورہ
 اخلاص ہفت گانہ و معوذتین یگانہ بار اگر متعب در کشف میگردند ہم در اول مجلس
 دوگانہ دیگر کہ بعد شائندہ است میفرمودند کہ بعد عتایک دوگانہ بگذاری در رکعتے
 بعد فاتحہ سورہ اخلاص وہ گانہ بار بخوانی و بعد سلام منقاد بار یا وھاب
 بگوئی سپس میفرمودند اگر چیزے ازین فرمایش من ترا فراموش شدہ باشد از
 فلان کس کہ بسبب او آئندہ نویسی و معمول داری و اگر سعادت ارشاد نصیب
 حاضر کشوف می یافتند اورا میفرمودند مرید طالب را بعد ارادت ملازمت صحبت
 شرط کار است آنچنان تکلیف دہ جہانی ملازمت میگردند بسرودان دیار
 خانقاہ باباہ حاضر شدے و ارشاد حضرت قطبی بہرہ ماگرفتے و معتاد ارشاد
 چنین بود کہ حضرت قطبی در اوایل ارشاد چندگانہ دوگانہ پیش از خفتن یعنی پیش از خواب
 چند صدگانہ بار اخلاص و در دو خواندن میفرمودند و حسب دعا تلقین می گردند
 چون برین استقامت یافتے التماس نمودے کہ بسنگی متحدہ مہندہ را اجازت
 دند تا ہنرم بار و زیراچہ این اشارت است تلقین ذکر و یا باطلہ عرض داشتے کہ
 تلقین ذکر شود و حضرت قطبی رضا دادند کہ برو ہنرم بار تر شد رفتے و از
 رستہ بار ہنرم خریدہ و بر سر داشتے میان جمع عام انباے سبیل رفتار

عاشقان کشیدہ نگ ز نام را بیک گوشہ نہادہ مادقانہ در آمد سے
 میان سخن خانقاہ عالی جاہ در بیان سخن الیستادہ شد سے پیش از در آمدنش
 ہم پیش حضرت قطبی خدام حضرت قطبی خبر کردند سے و بعد آن ہم علم دادند سے کہ فلان
 کس نیزم آوردہ الیستادہ است میفرمودند در مطبخ خانقاہ ببرو آن طالب ستر شد
 ہیزم در مطبخ فرود آوردہ و پیش سجادہ ولایت آمدہ رویش داشتہ زمین
 بوس اجلاس گاہ حاصل کرد سے بعد حضرت قطبی قاضی سراج الدین خادم را
 می فرمودند فلان بر وترتیب زیارتہا نویس بدہ و تعلیم مبارک بدان طالب
 ہادق و متعقد الیق عطامی فرمودند آن طالب بہ ہزار دل و جان مشتاقانہ و عاشقانہ
 آن کفشتہ سے مبارک را نمی تمید و بر سر کردہ بروں می برد از سر حد انہی کرد و بسط
 ہمت طلب و استقلال مجاہدت و کمال اعتقاد آن کفشتہ ہارا بدستار یا بیگ
 سر خودی بست بواستہ آن جملہ غرور و نفسانی از خاطر کفشتہ سبجت و ہنگی سرنانی
 کثر کلاہی و سینہ کشی و تباہی از کفشتہ می سبت بزبان حال می گفتے -

بیت

بود عقل پیش ازین بار غرور در رسم پیش در تو خاک شد آن کہ کثر کلام
 فی الجملہ بعد بستن کفشتہ ہا بر سر خود بچنان دوگانہ شکرانہ می گزارد و باز رویش ستدہ
 پیش حضرت قطبی می رفتے رویش پیش داشتہ باز گشتے و بروں آمدہ
 از خدمت قاضی سراج الدین ترتیب زیارتہا لیسائیدہ در خانہ رفتے و زیارتہا
 کرد سے آن سخنو این ست - چون زیارت شیخ نصیر الدین برد و وقت
 در آمدن ہفت بار کلاہ سبحان اللہ تا آخر بگوید بعد از ان سر بر زمین بند و خود را

پیش قبر آرد بعد از آن فاتحه بجاورد آیت الکرسی سه بار البکم التکاثر هفت
 هفت بار قل هو الله احد و بار بعد به نشنید آنچه از قرآن بدانند بخواند بعد بر خیز و هفت
 بار طواف گرو تربت کند انگاه سر زمین بند و اتماس مطلوب که گفته شده
 است بکند و بگوید که بنده را بندگی مخدوم منجوا پس تلعین ذکر که بکنند
 توقع از شما آنکه مرا استقامتی باشد و بر خور واری بدست آید و اعلیٰ خطا
 این کار نصیب من شود در وقت آمدن و بدون آمدن نه متر صدان و منتظر باشد که
 خطیره که بود وجه بگیرد و کدام کس در آمد و بدون شد آن خورده پیش بندگی مخدوم
 به نیت بیارد و زیارت مخدوم شیخ نظام الدین و مخدوم شیخ فرید الدین و شیخ
 مخدوم معین الدین و زیارت بی بی فاطمه سامحین بکنند که گفته شد و بر روح بی بی فاطمه
 سلام کعبی دروغن و جوارات و بنیرم و ملک علیجه کرده و بر سر داشته بیارد فی الجمله
 در وقت آنرا راه کردن قاضی سراج الدین خادوم را که این ترتیب زیارت با نوبت
 بده و عطا فرودن کفشش با دعا و تلعین میگردند انرا نیز قاضی سراج الدین
 نوشته میدادند و عالیست -

اللهم احببني محيا للک و امتنی محبا للک و احشرفني یوم القيمة
 تحت اقدام کلاب احبا للک برحمتک یا ارحم الراحمین و میفرموده
 این دعا را بعد بر فرقیه سجوانی و آن طالب بعد زیارتها در خانه خود آمد بر حکم
 زمان اعلیٰ و آنوقتگی خدام حضرت بعد اداست ظهر غسل کرده و بعد غسل بیچ
 سخن گفتی و بر خیابان متوجه و سح در خانقاه عالی باه آمدی اما در حالت غسل
 گفته خدا ندا ظاهر خود را به آب می شویم تو باطن این میپاره را به آب گرم شوی چون

طالبان حق از غانہ و مقام ہا سے خوش در خانقاہ می آمدند حضرت قطبی بعد عصری نشستند
 فدایم حضرت را بطلب ہمہ ملتان قدیم اشارت می فرمودند ہمہ لمقیان در مجلس خاموشی نشستند غلام
 حضرت ہر یکے را در راستا و چپا بجز محل الاقشش ہی نشاندند پس اہل خانقاہ جدید را می
 طلبیدند ایشان از سہ نفر کم نبودند و اکثر از سہ کس اصناف تر بودند
 و اینہا را پیش حضرت قطبی آوردہ بواجہ ہی نشاندند و فرماں چنین بود سے کہ محمد ز اولاد
 صغیر را بیرون از سقف بالا سے چو تیرہ پست نشاندند تا ایشان از دور نظر فرمایند
 تا ایشان را نیز درین کار رغبتی باشد و این کار شوند۔ فی الجملہ حضرت قطبی
 بآداب و دارا استیموخیت و ولایت ہی نشستند سے گوئی حکیم صادق چلہ و یک نقطہ
 اکثر تمامی تودہ کس را از رخواہ کرد آرسے ہم چنان بود سے کہ ہمیں کہ حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ را فرمودند **هل اذ لك الى الطريق**
بقبري بل الى الله قال نعم يا رسول الله فقال يا رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم
قل لا اله الا الله فقال علي كلما نقول لا اله الا الله فقال يا رسول الله
قل كما اقول فحلمه ضرب الذكرا بجمرة تمام کردن این کلمات میفرمودند آن فریب ذکر این
است و ذکر دو مطلق من نمودند بجمرد برداشتن اسرار مبارک حضرت قطبی در دیدہ ہر شتان لغائی
غیر میشد و بجمرد ضرب کہ حضرت قطبی بوقت سبزه سحر مبارک بردل میزدند بجمرد
نفسانیت کہ آہن صفت بختی بود سے با قفل بشریت در گذار آمد سے و آونیزش
در اقاد سے و در حجرہ دل عاشق صادق بکناد سے در ان وقت طالب صادق
دعاشق و اذ حق خود را نرم دل همچون رومانیاں لطیف ترکیب محسوس یافتنے
غدا شاہد است اگر در گفتہ عمر این طالب صادق آن حضور مرشد کامل و آن مہم

و آن تو جوی جل و علا و آن نرم دلی آن اشتیاق ذکر و مجلس ذکر اصحاب حالات و مقامات
و آن امید مطلوب همه بهجت این طالب صادق بیسرا آید چگونه که آن صوفی چه شود و کس
سوس که در که تیسر نیز و خداوند امیر طالب صادق را مطلوب و مقصودش رسان یارجم
یارحمان - القصه بعد ضرورت و حلقه که خود میفرمودند در راستا و چای فلفله و
مجازان مسترشدان را بر ترتیب بهتری و کتبی هر شخصی دیده اول بزرگترین
مترشدان را فرمودند که تو بگو بعد هر که از خود بود که او را میفرمودند
تو بگو همین ملتفان مجلس هر میگویند و ملقبان جدید فرمودند که هر یک را بنید
که چنان میگوید بعد ذکر گفتن هر چه خود ذکر آورد و بر میگفتند و همه ملقبان قدیم جدید را
مربوط گفت خود ذکر گفتن اشارت میفرمودند که بعد ویرسے هر یک را از ملقبان جدید
پیش از از آنسے خود شانه خلق گردانیدن بیاختند که و کسے را به دست
مبارک خود سرگرفتند تعلیم حلقها میفرمودند که اما هم بدین ترتیب سخت
صاحب ملقه ذکر را سپریان و سبوتان را می نمودند که و می فرمودند باید که لغز
ذکر بردل زیم بعد ترتیب مذکور طاقیه و دستار طوبوس بر سر بر یکی از ملقبان جدید
خود می بستند نگاه خدام حضرت ایشان را از آنجا بر می نمودند بگوشه برده آداب و نگاه
گذاردند برابر خود پیش حضرت قطبی می آمدند و در پیش سجاده داشته قدموس
مال کرده می ایستادند حضرت قطبی نراه میگردند باید که این شب متواتر را
غیبت شمارند و امشب هر دو ذکر بسیار بگویند و بیدار باشند باید که هر شب
این ذکر کم از یا بعد بار نباشد -

القصه همیشه میفرمودند خواجه خضر علیه السلام با من وعده کرده است

ہر کہ از میدان مسترشدان تو این شرايط ذکر و زیارت و آوردن کھڑی دروغن و خوات
 و نمک و ہیزم سجا آورد اگر اذ مقصود نرسد فردا سے قیامت امتنا و صدقنا چنگ
 دامن من باشد و مخران صادقین فرماید ہمیشہ بندگی مخدوم نمیرودند و تھے شخصہ برین
 آمد و تلقین ذکر از من درخواست کرد ویرا آنچنان مایلاکی عالی ہمتی اختیار ساخت محسوس
 نیافتیم ذکر لفرمودم ادا از پیش من ناخوش رفت چون طالب صادق بود کہ حسب گاہ ناخوش
 ماند خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام با من ملاقات کرد و گفت چرا آن بیچارہ را ازین کار باز
 گردانیدی زمانہ آخر است جہان بعد و صلاح و تزکیہ نفس و کمال تقوی و دوام توجہ
 از شخصہ ہم در ہدایت حال چہ بخیر ہی ہر کہ دست طلب و زد ا من ارشاد تو زندالبتہ ادر
 ازین کار محروم باز گردان باید اورا این آداب شرايط در میان آری و تلقین ذکر کنی
 اگر اذ مقصود نرسد فردا سے قیامت چنگ تو در دامن باشد و مخران چنین
 گویند کہ وسط حال ارشاد بعض گویند در ہدایت اجلاس شہنویت حضرت
 قطبی موازنہ دو از دہ سال و بعضی گویند مقدار دو سہ سال دست معیت
 را مہبوط داشتہ بودند مقبوض گردانیدند در ان ایام نیز خواجہ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام
 این بشارت دادند کہ زمانہ آخر است آنچنان اعتقاد در ہر مرید سے کم یابی ہر کسے
 را دست معیت بدہ پیوستگان ترا اشارت آمرزش مست۔

الفصل چون ملقیان حضرت قطبی کسے حال کی برآمد سے و درین شغل ہدایت
 نمودے و در محبت حضرت قطبی ملازمت بگزیدے و اگر بعد تلقین ذکر چیز سے پیش
 آمدنی خود پیش حضرت قطبی میگذرانیدے مزید از ان از دے حکمت این کار بر قواعد
 ارشاد ویرا چند اذکار دیگر میفرمندی الجملہ و اوقات گزرانیدن و اتعات و کشفات و تجلیات

مترشدان و معانی متحرک میگردند و بقوت باطن محمود و مطهر خویش چه انواع ترقیات
 دادند و چون برین نوع مترشدان خود را ترقی میدادند و ایشان را از زمین
 بعد قرب محسوس یافتند پس شروع در سماع اجازت میکردند و البته راه رودگان
 بر جاده را بر ابرای دریافت این اسرار و استواری قدم در سیر و سلوک و از دیار
 تحصیل معارف و حقایق و ترغیب در جاده راه تصوف بجهت کشف کارهای و تفحص مہم
 و تحقیق اسرار انجام حالی و صحت مقال و غرضی تریش میکردند و فرمودند بر مشغول شود
 را جواب بیاورم بنین مبتدیان این را مشغول شده جواب فرما بشیر حضرت قطبی
 بجلت این کار که شیخ مرشد در بی حکیم را امیر ابا بد و شاید پیمان اورا ارشاد میکردند
 و تعبیرات میفرمود و ترغیب میدادند آنکس عارف تر و سخت تر گشته و روی جهان راه
 تصوف را معائنہ کرد و دبرہ این مداه را یافته فی الجملہ بعد آنکہ مترشد را در این کار
 کہنہ در آمدہ احساس میکردند شرف خلعت خلافت و اجازت مشرف میگردد
 و ادعیه عرب کہ در ان اسرار است و از کار مراقبات نازک کہ پیش بر کسی
 از اجنبیات نتوان گفت میفرمودند و برابر نازک اطلاع میدادند و دعای
 خلافت تلقین میکردند بخوان صادقین در خانواده حضرت قطبی هر سیر کہ مترشدان باذن
 او باشد و عطا و نالوچ و مصلوات سبح و کندوری و مکدان و مرتب جفت جامہ لیاکیم
 و دعای شایخ نیز دادند و حجت پر تفویض خلافت اینست - ایضا پیرے فامہ پوستہ
 خود را امامت خویش فرماید اگر پیش بر اے نازیک وقتہ امامت آن سیر
 کند آن مرید خلیفہ و مجاز سیر خود باشد القصد باز آیم بہ کیفیات سیر حضرت قطبی کہ
 حضرت قطب الشایخ ہمیشہ لباس ملاپوش میدادند و چنانکہ حضرت مرشد الشایخ

نصیر الدین نور اللہ مرقدہ می پوشیدند وہاں پیراہن، کمنبل و تار برائے بہترین کپڑے
 و وزنگام بپان و سرادرون خانہ ہم بازان می نشستند و دستار بیچ گذار می بستند
 اما در ایام عیدین و نماز جو یگان پر کالہ چند براد ستاری بستندی و اکثر و مرگز
 بے بارانے از خانہ بدر نیامند سے و بیچ گئے و موت و سالوی پوشیدند و در اوقات
 خواب از غایت حرارت کہ در وجود مبارک بود دست گزرا دستار پین بستند
 و اکثر کبچہ مدفون و طوبوس و دستندی و جامہا سے فراخ تقطیع فرمودند سے
 جامہا و دستار کہ اسے سخن است بران قد زیبا نیکوی زمیند سے -

مہر علم - زیبائی نہ زیاتو زیباست زیبائی -

فی الجملہ جامہا سے رنگے رنگین و جبت ہرگز خوش نیامند سے -

دور اقامت کہ حضرت قطبی ناخوش می شدند و ر سے مبارک در ہم نشیندیکے
 ازان آن بودہ است اندر وقت کہ می شنیدند کہ در زمینہ چیزے خلاف کار سے
 کردہ است دوم اندران حالتے کہ می دیدند کہ در مجلس خاص بہ تفاوت و تجاوز است
 و جماعت تکلم کردے سیر در رنگامے کہ خانے یا نکلے یا سوداگر سے برائے
 ارشاد پیش حضرت قطبی آمدہ التماس ذکر و مراقبہ کردے در ان وقت نیز البتہ مکر
 و ناخوش تر می شود و تھے سلطان العلیم الکریم فیروز شاہ بہمنی التماس ذکر و مراقبہ کرد
 و بعضی مذکور شرطے در میان با شہ کہ از برکت ارشاد شیخ چندم روزہ مہلت
 موجود شود تا آمار این کار کہ صوفیان را دست میدہد مرا نیز پیدا آید حضرت قطبی پاسخ
 فرمودند این کار خاصہ فقر است آن فقر و ریاضت و تقوی بآن غزایم کہ ایشان را
 و طلب توفیق اللہ سمت بعضے را شہر این کارنی الحال ہم دست دہد و بعضی

را با شد که مرز و دهر سے درین راه بس بر بند چیرے اذان بابت نصیب ایشان شود ہم
 نشود اما این ہم سفر بودند در ارشاد من هیچ کسب و عہدہ و شغل و کار ملغ این راہ بہت اگر ایشان
 با وجود سلطنت و خانی ملک و تجارت و کتابت و غیر آن اوراد سے کہ سفر ہایم و ذکر سے و مراقبہ و تہجد کہ
 تکفین بکیر و شرایطے و آدابے کہ می نمایم بر ان ملازمت نمایند و مواد قانہ درین کار و آئید
 و بر فرمائش من مستقیم باشند البتہ ازین اسرار و ازین گفتار نصیب گیرند و بر اندازہ بہت
 دل و تزکیہ نفس و توجہ دوام درین راہ ترقی یابند من کہ بیچارہ مورخ این تاریخ محمد مجید از زبان اکثر
 خلفائے مجازان دستکشندان و صاحب بیان خالوادہ حضرت مخدوم اسکندریہ دارم
 با تجربہ کردہ ام طرق و طریق را ارشاد حضرت قطبی از انہا است کہ صا دقا و خلمہا
 جنگ در دامن ارشاد حضرت قطب المشایخ زد محقق است کہ لا بد آن کس از عنون الہی
 در مکتب علمناہ من لدنا علما تعلیم یافته و من توفیق اللہ حقوق این کار شناختہ
 و عالم باشند گشتہ است۔ چہارم در ان روز سے کہ اہل دنیا از اصحاب اشتعال
 دیوانی خلعت سلاطین پوشیدہ پیش سجادہ ولایت می آمدند معاد حنین بودہ است
 اگر خلعت دیوانی در بر کشیدہ کے بر در حضرت قطبی آمد سے خدام حضرت خلعتش ہم از
 برون می شناسانید از گاہ پیش حضرت قطبی می بردند نیم اندر آنکہ کسے از حضار مجلس
 از نماے حضرت قطبی مجبور گفتمے تا خوش شدند سے و روکے مبارک در ہم کشیدند
 تا ما بسبب توقع بعضے آفرین کنان از سفر او ففلا کہ البتہ فی الحال از ایشان احسان
 مدح و ثناء صادر می شود بر خواست و توقع انہا بر قدر فصاحت و استعارت چیز سے
 و جہد ایشان مندول مندول داشتند و آنکہ ایشان را کس خلق معذرت
 فرمودند سے و لیکن اگر آنچنان توحید سے یا نعتے مرغوب از و بشتہ می آوردند

ایشان را دستار طوبیوس معطوف می داشتند و آن شب پیش معلا و سجاده شیخو^{حیت}
 و چه سود می بود بدیشان تفویض می فرمودند و هر کس را که می شنیدند که آنکس
 در غیبت حضرت قطبی محامد اخلاق مکارم گفتند بود از خوشش می شدند و
 بر صدق و اخلاص و تکمیل می کردند اما در حضور بر بے ادبی و چالپوشی و تعلق
 عمل می فرمودند ششم در ایامی که کس خواسته با ملاک دیگرے بقلب
 قفس کردے و یا یکی را بر بجانیدے و شدت نمودے مظلوم را بے اگر ام و شفاق
 در کتف حمایت خود داشته با اوبے دل نمودگی می فرمودند و در انصاف و ہی
 سخی می نمودند و بجمال نرم دلی و شفقت تا چند ایام آن تظلم و تعدیس یاد میداشتند و
 به تاسف چند کرات تکرار می گفتند و بر سر اس از مقربان در گاه خود در تقریر می آوردند
 که اے فلان دیدی که بر فلان بیچاره فلان کس چنین و چنین تظلم کرد و مظلوم از
 آینده غمخواریش می نمودند و بر ظالم بدل و جان ناخوشی می شدند. اینمق در ان سلسلے
 که غور تے یا مغیرے با مرید شیخے دیگر را کسے پیش سجاده شیخو حیت آورده التماس
 ارشاد کردے و تلقین ذکر خواسته و مراقبات را طمع داشته البتہ در ان حال
 هم تکررے پیش آمدے و ناخوش شدندے و همیشه می فرمودند از
 ارشاد این ۱- طایفه مراند لے متبے سجاصل آمدہ است نیکو تجربہ کردہ ام از پے
 این ۲- کس آخر الامر ناخوش شد م نیکو دانستم کہ البتہ ازین بابت خالی
 از خسر لے نیست۔
 ہ شتم اندران لمحظہ کہ قلے اندران را میدیدند و نام حکایات و اعمال ایشان
 می شنیدند ناخوش میشدند و می فرمودند ایشان کسانے اند کہ فرزندان مسلمانان

را بدر آه می کنند و مردمان را در ضلالت می اندازند و متعجب حکایت قلندران افتاد
 و فرمودند و متعجب قلندری که پیش من آمد پرسیدم تو چگونه درین طایفه در آمدی گفت
 من از مادر و پدر خویش ناخوش شده برون آمدم مرا این پیران مردان ملاقات شدند
 بفریفتند و به ر بوند همیشه بنیرگان و نیرگانان و غوردگان اقرار آتنبه میکردند
 من نخواهم که کسی از کودکان خلیجانه من در مجلس خود قلندری را داخل دید و به او تمکلم
 شود یا حکایت قلندران را گوش دهند میفرمودند - شیخ شهاب الدین از
 کجا این گفت است که از طایفه قلندران نیز آنچنان کسی بخیزد یعنی دلی
 دامل و عارفی کامل خیزد خیر این باشد که دلی خود را میان این طایفه بپوشد و دستور
 ماند و لیکن چه نسبت که از جمله این طایفه اینچنین کسی آن چنان مردی دلی و عارفی کامل
 و شیخ مرشد خیزد زیرا چه ایشان بدقومی و بد ملت اند و درینها خیریت دینداری
 نباشد و خیران چنین زمانید و متعجب طایفه قلندران پیش در خانقاه حضرت قطبی
 آمدند با نگی و علی بر آوردند حضرت قطبی کشف کردند که میان ایشان شخصی آنچنان کسی
 هست پیش خود طلبیدند ایشان بر سر خود سماع کردند حضرت قطبی را
 اگر چه با این طایفه ملاقات و دست بوس و کلام کشی نمی آمد و لیکن سبب آن شخص
 دلی که خود را در آن جمع بپوشیده بود ایشان را پیش طلبیدند و سماع ایشان
 تحمل کردند روزی منصرف قلندران در با دارات قلندران و علم
 و نیزه و جوگان و کوسها گلین و اواز با نگی و غلغله بیوده بر در خانقاه آمد
 پیش حضرت قطبی سلام دادند که منصرف قلندران آمده است حضرت قطبی بسم
 کردند فرمودند این چه شور است که او پیدا کرده است چون قدری او را
 نظر

نشست ضرورت فرمودند اندرون بطلبیدش علام و کوسہا بزون داستہ اور ابش
حضرت قطبی بروند بوقت در آمدن اندر مجلس سخنہائے مصطلح خویش در آمد و قدم بوس
کرده پیش حضرت قطبی نشست و تعریف کرد من فرستاده پیران مردان آمدہ ام و اسکا
بعضے متقدمان از مشایخ طبقات بر شمرده حضرت قطبی قدر کے حبشہائے
مبارک سوئے دل کردند فی الحال جواب فرمودند خیر ترا ہیچ کس فرستاده است
نشین سید قاضی سراج الدین خادم را فرمودند ملا چیزے بیار این را بدہ چیزے
و بد عطا فرمودند و باز گردانیدند ہم در ان وقت کہ کسے از خدام خانقاہ و اہل خانہ تعریف
میکردند در ان محل عمارت یا مرمت باید ناخوش می شد تا ایک کرت
غلامی آمد پیش حضرت قطبی عرض داشت کہ در فلان نارہ دیور خانقاہ شکستہ شدہ است
مرمت باید والا نہنگام بر شکل است ہذا ان اندران خواهد افتاد در ان وقت نیز بہ ناخوشی
فرمودند برو بکن دہم ہر وقتے کہ کسے از خدام جدید حساب خانہ و خانقاہ حضرت قطبی
خواستے گذرانیدن فی الحال سہی شدند و استماع نمی فرمودند بجز ان و اتق حنین فرمایند
کہ ہیچ وقتے نشنیدہ اند میفرمودند شیخ منور ہا سہی کہ بسے بزرگ مردے سیکے از
خانقاہ بندگی شیخ نظام الدین بود روزے از کنیزک خود حساب خانہ می شنید کہ
سلطان فیروز جب فاطمہ دہلی برد خانہ شیخ منور سید چون بہ شیخ علم دادند
شیخ سلطان را اندرون طلبیدند سلطان درون رفت و برابر سلطان
بندگی خواہ بنیز بودند شیخ چاہی از کنیزک حساب شنید بچنان بر قاعہ صدق
دے پر وانی خویش مناسب ماند و کنیزک را مانع نیاید سلطان و بندگی
خواہ بنیز در ان مجلس شستہ می شنیدند کہ یک دانگ را تک و یک صیل را فلان

چیز از اجلاس و اعانہ درین محل حضرت قطبی میفرمودند در ویش را چه نسبت کہ بحاسبہ
ملفت شود بعد قاعدہ صدق و سبے پروائی نگاہ داشتند و متعزبان حضرت و خلفاء
مسترشدان و اصحاب ملازمت حضرت قطبی میفرمودند و ہمی فرمایند کہ مطلوب و مقصود حضرت
قطبی از خود طرز عملی منترشدان و طالبان حق غیر مرید خود ہمین بودہ است کہ بر جادہ شریع
ہستند و مستغرق شغل باطن گردند چنانچہ در تصنیفات خود بسیار محل تالیف نمایند اندکہ
تذکیہ نفس کنید و دوام توجہ حاصل آرید یک روز شیخ زادہ عالم بر جادہ برمان المشایخ
شہاب الملک و الدین را ناغذ شد بسبب کار سے از امور لایبہی خانہ در مجلس سبق
حاضر شدن ممکن نگشت دوم روز کہ شیمزادہ پیش حضرت قطبی آمدند و در مجلس
سبق نشسته حضرت قطبی فرمودند ابی بکر تو کارا سے این و آن جنین کنید و جنین کنید
مشغول بودی صوفی را چه نسبت کہ درین چیز ناانستند بعد ازین بدین چیز
ملفت گردی و انشراح دل مطہر حضرت قطبی انگاہ بودے کہ جملہ مریدان و
مسترشدان آن حضرت قطبی خواہ فرزندان و خواہ یاران از پوستگان مکذوم
کے کشوفات و تجلیات پیش آمدنی خویش پیش حضرت قطبی گذرانیدند سے ہر مرید
مسترشدے کہ جواب و واقعہ کشف سری از پیش آمدنی ہا سے خودی گذرانیدے
کہ دران استماع می فرمودند و برانند از ان خود را شش رشده سے وہ ہر لیسے
می فرمودندے فاما وقت گذرانیدن کشف حقیقت و تجلی صفات و ذات باری عزوجل
منشرح میشدند و بران منترشدان مادق بسے عواطف و اکرام مفعول پیدا شتند
رحمۃ اللہ علیہ و علی آباءہ و اجدادہ و نسات -
وفات حضرت قطبی اندر شانزدہم ماہ ذی القعدہ سنہ خمس و عشرين و ثمان مایلو

شجرہ نسل حضرت قطبی نسبت کہ خواجہ صدرالدین ابوالفتح الی الاکبر الصادق سید
 محمد حسینی الملقب بگیسود دراز لوزا اللہ مرقدہ حضرت محمد الحسینی - شجرہ
 سید محمد اکبر السیاحی شرح حسین المعروف بمیان ثرہ سید محمد اصغر السیاحی
 بہ شرح یوسف المعروف بمیان طھرہ سید یحییٰ اللہ السیاحی بہ شرح حبیب اللہ الوالمرشد
 خداوند رب الارباب ہر یک شاخ این شجرہ نسل آن امیل ثابت را صدگان شاخہا
 اولاد ہر یک شاخ اولاد را ہزارگان فرود احفاد روزی کنند و بنیاد نیک
 پروردہ گردانند و بہ کمال پیری رسانند و ہر شاخ این شاخہا بسے برگ استعداد
 و علوم دین و سگوفنا سے مراد یقین دانند اختلاف در نور حسین منوفس دار و مجموع این
 شاخہا بہت نگاہان صفات تحفظ و ربوبیت فویشس پارود عمرہ آمین آمین
 بر داریت حد و پنج سال و ہر دو استم صد و دو سال و دو از دہ روز بد ان حساب
 کہ تولد در سنہ ثلاث عشرین و سبع مایہ بود -

باز ایم لسبر آفازم مطو کیفیات ایام ہمہ سد دولت شیخوخت حضرت مرشد برلی
 را بہر معطلی مرید ارادت خواجہ موند آنس مطلق صالح النفس پاک و مجاہد جالاک متعبد گمانہ
 متنزہ زمانہ صاحب اوراد مناجات بانی و طالیف دعوات مقیم مقر تکمل قبل خدا و تسلیم
 در خاہل قریب و در جالقیں القای ربانی طقن اسباب سبجانی مراقب دل مطلع بر جامل
 خلیفہ ولی اکبر قلب امجد و اطہر سالک و رمل شیخ کامل رہنما سے مقامات دینی اعظم الشایخ
 خواجہ عزیز اللہ محمد اصغر یوسف حسینی لوزا اللہ مرقدہ و قدس اللہ روحہ و عہد دولت خلافت
 و شیخوخت حضرت اعظم الشایخ مرشد الاقبا صاحب مقامات یقینین خواجہ عزیز اللہ
 محمد اصغر یوسف حسینی لوزا اللہ مرقدہ - میگوید اصغف العباد و احقر الناس عبدالعزیز

بن شہیر ملک بن محمد واعظی چونکہ حضرت خواجہ نور اللہ مرقدہ بعد وفات حضرت قطبی اندر دوم روز
 بر سجادہ حضرت قطبی بستمی جو حیات اجلاس فرمودند در ان وقت ہیچ کس دست حضرت
 خواجہ نگرنت بندگی بیان ید اللہ را گفتند با لوبر سجادہ مخدوم نمیشید روز شنبہ
 ہفتم ماہ ذال قعدہ سنہ خمس و عشرين و ثمانماید بود ہمہ فرزندان و اقارب و خلفاء
 و یاران حضرت قطبی و حفا و مجلس رویشہا کے پیشہ داشتند و فدا م حضرت
 قطبی بر معاد اطاعت و التقیاء ایام حیات حضرت پیشہ آن آفتاب جلا کے جان
 ارائے و بدر حال لوزن لائے ہیچون سیارات در خانقاہ عالی جاہ حاضر گشتند و
 سر خدمت در میان بستند و کس آداب مستحسن بجا بست پیوستند اما حضرت خواجہ
 نور اللہ مرقدہ آن علوم دانشمندی و عرفان حق جل و علا و اطلاع حقائق کشفیات
 راہ تصوف و سیر و لوک و رابطہ مستقیم راہ چندین انبیاء اولیا است و با آن
 مجذوبے کہ پروا سے کو مین نبودہ است کہ معلومات امور رشتہ و ہدایت
 کہ فہم این علم شیعہ حیات راست نیاید و با آن افعال و اعمال و دعوت بر سنت
 جامعہ کہ فرک متابعت رسول اللہ است علی اللہ و آک و سلم و با آن قرب
 و اختصاص فرزند و مریدی و مسترشدی کہ با حضرت قطب المشائخ داشتند
 درین باب مقرر بان حضرت از فرزندان و خلفاء و یاران حضرت قطبی میفرمودند
 و ہمین فرمایند کہ بندگی قدوۃ المشائخ مخدوم زادہ بزرگ عاشق حضرت
 مخدوم بود بند و حضرت قطبی عاشق حضرت اعظم المشائخ مخدوم زادہ خرد بودہ اند لوز اللہ
 تعالیٰ مضحکہ تا کہ حضرت خواجہ بر سجادہ ولایت و مقرر ہدایت حضرت قطبی می
 نشستند از کمال آداب ہمیشہ بتنفرد و تفکر ہی مانند۔

القصر در عهد دولت ولایت شیخوخت دارشاد در ایات هدایت و عظمت آیات
 ولایت حضرت خواجہ بے غلایق بسوسے کرا سیر مجلس عالی و بارگاہ مقرر عالی در
 ربوہ نذر ایتیان حضرت قطبی بہ شریف قدسوس و متبع تا شان حضرت خواجہ بہ شریف دست
 بیعت حضرت خواجہ شرف شدند و دریافت خاک بسوسے آستانہ بادعائے
 وضع حضرت خواجہ اعظم تردد لے و وسیع تر نعمتی تصور کردند ہر وقتے کہ مردمان در مجلس
 حضرت قطبی خواجہ نور اللہ مرقدہ عافری شند از احساس آثار جلالت و عظمت کہ بر پین آفتاب
 لغار درخ ماه دو منقہ ناسے حضرت خواجہ محسوس یافتند و با خوف و ہیبت تمام
 ہجرت از وہ خالیف پیش ترسان و چون رگ بید از باد لرزان پیش سجادہ شیخوخت
 آمدہ رویش پیش در آستانہ پایاز گشتہ می نشستند تکلم و ارشاد حضرت خواجہ بر قواعد اہل سنت
 و جماعت و قوانین ہدایت مشایخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین بود طرق و طریق حضرت
 خواجہ نور اللہ مرقدہ ہمہ خلفاء کبار و یاران دیندار حضرت قطبی را خوشتر آمدے و از احساس
 بود حضرت خواجہ کہ عین بود ایام عصر حضرت قطبی و ہمہ دینداران و بدین گزینیان و سروران
 از مریدان و متعقدان حضرت قطبی بر بود حضرت خواجہ حسین ما کر دندے و میگفتند
 خلق کہ خلافت پدر مرئی و شیخ مرشد کامل بہ نشیدین خلیفہ باید با آن جذبہ و قرب
 و کشفات و اطلاع حقائق و معارف کہ حضرت خواجہ داشتند معاملات ظاہر و دار آ
 ولایت و آداب شیخوخت را نیک شامل بود با طلب بہ غمخواری حسن خلق و در زمینہ
 و رشدی نمودند در ایام شیخوخت خویش اگر چه ہر روزے کہ مجلس می بود
 و در ہر جمعہ کہ از مسجد جامع جمعیت فرمودہ در محل سجادہ حضرت قطبی نشستند و
 در اوقات سجید بیعت روز استفتاح و عرفہ اضحیٰ مردمان می آمدند و بسیار التماس

خرقه توبه و وصول دست بیعت بیکر دند اکثر مردمان را به حسن خلقت و تقریر انکسار یا سخن داده
 باز میگردد ایندنا ماگاسی از گاسی که بعضی را بشرف قبول توبه و عطف دست بیعت
 و عطا سے خرقه پیوند شرف گردانیدند برین مقصود داشتن کار هم بسے طلب مقصود ارادت و
 دست بیعت رسیدند و در ایام شیخوختی خواجہ یک کرک حلقہ تلقین ذکر شد قاضی
 بریان الدین نایب حاکم شرع خطہ برابندہ و مولانا اسماعیل کہ علیہ سببگی میان عبد اللہ
 شدہ بود سیوم نفر حاکم شرع قصبہ نیوسہ و چارم مولانا علار الدین نام داشت
 ہندوستانی بود بعد حج ہم گذارد صوفی را ذکر فرمودند دوم کرنٹ بندہ را از مریدان خود
 ورون حوہ بام بغیر آوردن پیڑم و سجا آوردن شرایط دیگر و اداب با حضرت معزا
 الشیخ کرد و صوفیان بندگی میان ید اللہ سلم اللہ تعالیٰ خواست کردند
 ہمدان روز دیگر فرمایند شبہا نیز بدو معطوف داشتند ہمیشہ حضرت خواجہ را
 انقطاع از خلق و بیداری شبہا و تنہائی بعد اباد بوستانا خوش آمد سے ہمارہ نور
 و بکامی آہ سے و تا یا کی بود سے مقربان صادق و مخبران و اتق حنین فرما سینہ دین
 ایام شیخوختی مقام سکین و تکمین بودہ است در او ایل ایام اندر شہر دہلی
 و جدت در شہر احکام با رحلات در مندی و ترقیات کسیر لک
 مخدوم زادہ خرد دیگر چیز سے تخفہ تر بود سے کہ زبان ہر سکہ و ایل دیشیخ کمال
 طاقت تقریر آن فنایں نداد و البتہ در حالت سماع میان خرد قریب آن بود سے
 کہ صوفیان متجلی حیران و سرگم شدند سے و قولان بے تاب شدہ چون
 مرغ نیم بسمل ببار و افنا دند سے و از جملہ حصار بکسر کسانیکہ شہر از بومی محبت
 قدیم دزم و ہرہ تصوف ممنہ داشتند سے در تو اجد و اضطراب دآن شوق

گردانیدند و همیشه حضرت خواجہ لوزا اللہ مرقدہ از کمال استغراق شغل باطن از اجزاء
 امور شیخوخت کارہ بودند و حکایت دنیاوی پیشتر حضرت خواجہ پیرچ و زنی
 نداشتند و بالقطع تسخیر نمودند گفتار و رفتار و لباس و معاملات دست
 موزہ علماء اہل حدادین و ملازمان اہل سلاطین کہ ایشان را از کسب باطن شغل
 دل خبر نمودند پیشتر حضرت خواجہ بہ جبہ و جوہے ارزیدے کذلک شیخی و جاہ
 جوئی و رسوم و عادات خانقاہ ہارنگر ہانیز بدان نسبت بودے اما طلب علم
 و رغبت بر تکون نزدیک حضرت خواجہ عظیم تر شئی تصور بودے و طالبان علم و
 سنیان و صالحان و قیران و موفیان را حضرت خواجہ محبوب ترین اشخاص دیگر
 میداشتندے روزے بر مریدے خود فرموشدند آن وقت تجدید بیت نشان
 اکرام و عواطف مفوض داشتند و چیزے فرمایش و در وظیفہ مرید ترازا و امر الباقی
 تفویض فرمودند و گفتند این جوان متعبد و مونی می نماید زیرا چہ حضرت خواجہ بہت
 دل برین داشتند تا ہر کس در ہدایت طلب متعبد باشد و بہ نہایت کار مونی گردد
 فی الجملہ در ایام شیخوخت حضرت خواجہ لوزا اللہ مرقدہ افضل السلاطین شہاب الدین
 سلطان احمد انار اللہ برانہ را سہ کرت ملاقات حضرت خواجہ میسر آمد و سلطان
 بایسے حرمت داشت و تعظیم و تکریم معتقدانہ در کبد و تکلم سلطان با حضرت خواجہ
 مودبانہ بودے حضرت خواجہ ہم بر قاعدہ محبذونی بے پروائی و فراغت از ماسوے
 حق بودند ولیکن از معتاد حضرت قطب المشایخ کہ با سلطان فیروز داشتند
 در استقبال رفتن و در وقت مراجعت آن شاہ ولی احمد شاہ مرحوم در محن
 خانقاہ رسانیدن غیر آن مزید تر عزت داشت خلیفہ اللہ نمودند و در وقت احکایت

باسلطان سلطان را به لفظ آیات اعلیٰ و خلیفہ اللہ و حضرت خلافت مخاطب داشتند
حکایت می فرمودند -

القصد در ایام عمده دولت سیمخویت حضرت خواجہ وقتے کہ حضرت سزا المشایخ ندگی
میان بد اللہ سید اللہ تعالیٰ پیش حضرت خواجہ می آمدند کم وقتے بودے کہ حضرت خواجہ
ندگی میان را از اجزاء امور سیمخویت و شستن بر سجادہ خلافت حضرت قطبی
سجائے حضرت قطبی عالی گذار شدے ہمیشہ می فرمودند بالوید و این مقام تست
بیا پیشین کار نمودم مردان دار و مرا خلاص برمان تا بفرار غ خاطر دل بد و داده خوشتر باشم
سندگی نمودم زاده سر سجدت فرو آورده خاموشی ہی مانند ہر بار کہ خلفا حضرت قطبی
پیش سجادہ شریف خواجہ می آمدند ہر یکے را بر اسے دست بیعت دادن بقلا
حق جہد می فرمودند خاص خدمت برمان المشایخ شیخ زاده شہاب اللہ والدین
را بسے کرت جہد فرمودند القصد اگرچہ حضرت خواجہ بر اسے گذار شر امر حضرت
قطبی کہ درین جزو ایام مخصوص در خلافت نامہ کہ زیادہ نفر را بر اسے مسوط و ابستن
دست بیعت مازون گردانیدہ بودند این تقریر در بار و گوہر شار نویسانیدہ بودند
محمد اسفیر بجای من باشد حق پوری من آنکہ نگہداشتہ بود کہ بعد من در سجادہ
من نشیند دست بیعت بدہ ضرورت بر سجادہ ولایت و مقربا بیت حضرت قطبی
نشند اعلیٰ العموم دست بیعت مسوط ہنگر دانیدند و سیمخویت چنانکہ
میان اہل خانوادہ و شیخ زادگان نمود دست نگر نشند در راہ سردری و سردری
اقدام فرزند سجاد نمودم زادگی نیار دند بکہ ہم عالیہ خود بگردن جاہ جوئی و خود خواہی و خود نمائی
تقارزند و بیچ روسے بر طبع کونین پیشم ندانستند از کمال انکسار زبان مقالہ

در کم کشیده و کوس حالات بر ہم شاد و شکم و جگر به مجاهده گرسنه و تشنه داشته
 و دل سبکی حضور مولی داده متوجه دستغرق همین بودند و در این صفات حمیده حضرت خواجہ
 را خوف غیرت حضرت قطبی ہم لوبه است اندرین سبب ہمیشہ بر سجاده ولایت
 حضرت قطبی بتفکر و تفکری اندند و اسرار حقایق و معارف در بیان نمی آوردند و مردمان
 را بر مہول داشتن پسند جزویات از داراست ایام شیخوخت حضرت قطبی چنانچہ
 چنانچہ سر بر زمین آوردن مریدان و معتقدان و او ددیگر و انمی گذاشتند بہ اتهام مانع و
 راجحی بودند چندان ابر و خوف داشتند کہ حصار مجلس را حیرت رود و کسی
 چنان محسوس گشتہ کہ گوی حضرت خواجہ لوزا شد مرقدہ در آن وقت بہ بواجہ نقاشی حضرت
 قطبی در عین مشاہدہ نشسته اندازے ولایت ولی غامد کہ قطب اکبر است
 شامل است بر ہمہ زمان و مکان فی الجملہ در آن ساعت حصار را گمان رفتہ کہ مگر
 سہدین لمحہ لہر آن آفتاب جلالت از او حجبہ خالقہ سر عالی جهان آرزوے بود
 خواجہ شید یا از طرف من جہات ستمہ بر واروی حضرت خواجہ ہی آمیند کہ
 حضرت خواجہ برین طرف خالیف تیغ غیرت ہی باشند نہ وقتہ کہ حضرت خواجہ با ہمدان
 و مقرران خود و ہمہ ان اسرار آثار تصرفات ولایت و اہل تجارت سر غیرت حضرت
 قطبی حکایت غیرت حضرت قطبی میفرمودند گاہے در تقریر آوردندے کہ من از
 تیغ غیرت شیخ احمد یعنی مخدوم می ترسم و گاہے جنین میفرمودند تا کہ باشد
 سیر بکنند و از زخم غیرت شیخ احمد بر سلامت بردو گاہے آتشکار امی
 کہ خوف جنم غیرتش سر بر آوردن نتوان ازین بابت بسے کلمات تخوف میفرمودند
 و دست بیعت و زبان تعزیر زالیش ارشاد در ہم کشیدہ ایام و لیالی مدت

مدت شصت و پنج روز در پیج عرس و غیر آن بسماع در میادند و سبب آن بیان می فرمودند که حضرت
 شیخ نظام الدین قدس الله سره العزیز جناب بعد وفات سیدی که پسر خوانده حضرت شیخ بود
 سماع بشکند و در آنکه مولانا نوح که بجهت خواهر زاده حضرت شیخ نصیر الدین بود چون
 او را ز در فانی سجوار حق رحمت باقی بخرامید بآن ابتلاء سماع که حضرت شیخ داشتند
 تا شش ماه سماع نشنیدند میفرمودند در وفات مولانا نوح در خاطر من باقیست مبادا
 که در حال در حق در او نیز از گوشه خاطر سر بر گیرند و با در مولانا پیوند و شکر
 شود و حضرت خواجہ میفرمودند را نیز تا این غایت درد وفات ندگی مخدوم در خاطر مقرر است
 در سماع در آمدن نمیتوانم هر وقت که مجلس سماع شد بعد صرف مایه حضرت خواجہ
 ندگی بیان ید الله را بجای خود در صدر نشاندہ خود بالاسے بام نمی نشینند و باز پس
 آیدگان میگردند سبحان الله اگر سخن و صوتی هم بر بام در سماع حضرت خواجہ رسید
 چه حالت پیدا آید بیدین آن حالت حفا مجلس مرت سلسله محبت می شنیدند
 و در خود توجہ و حضور و حالتی سخن می یافتند و شکر لغت آن مجلس می گذارند
 در یک روز عرس که دو شب بود حضرت خواجہ بسبب عرس بر اسے زیارت حضرت
 قطبی در رفته متبر که اول وقت رفتن نتوانستند آخر وقت بعد ظهر چون مجلس سماع شد
 و حضرت خواجہ خواستند تا بر اسے زیارت حضرت قطبی بروند از بالاسے بام فرود
 آمدند هم از درون حجره سخن محبت که درستی بود از صوت قوالان در سماع حضرت خواجہ
 دایه نبطی و طریقے حالت بوده است که میان صوفیان خلف و مجددان و اصل تا در کدام
 کس مثل آن حالت بوده باشد این بیچاره در آن وقت بر کاب حضرت خواجہ
 نوزاد مرده حاضر بود یا یکی حضرت خواجہ تا آنکه از در خانقاه بیرون آمده تا دکانه اسے بام دانیا

شہر احسن آباد برسد حضرت خواجہ رابعیہ آن حالت مقرر ہوئے است سپس
بقوت باطن غولش خود را از موشی بپوشش باز آوردند آنگاہ معلوم شد کہ کیان کیان برابر
رکاب رایت اعظم ہی آئند فرمودند سبحان اللہ آن قدر قامت زیبا و چہرہ آفتاب لقا و حالاً
ستانہ در کلام شقانہ و نظر کان یکسویہ سان منور بود و آن دل بچہ عرفان بے نظیر کہ غرق
حقایق و معارف کو در سبب طرز امواج عشق متواتر و توالی بر ہم دور ہم می زد اہل معانی کہ در مجلس
ملاس نشینند مگوز دست معارف و مدہوش حقایق و حیران اسرار و والہ الود
گشتہ بازی گشتند دولت آن کس شافی اگر نظر دل مہر حضرت خواجہ رہہ روی یافتند
وزر فاعل جلا گیرد و صفا پذیر شدہ بہ عکس بر تو آن منور محسن سدی رسیدند۔
القسم۔ شرفیایل حضرت خواجہ نور اللہ مرقدہ در تاریخ مہر دولت ولایت
حضرت قطبی اندر باب نفایل ایفا و خلفائے حضرت قطبی بالا ذکر فرستہ است
منظور نظر مطالع کنندگان خواہد شد۔ فی الجملہ باز آیم بسر انجام تاریخ عصر حضرت خواجہ
نور اللہ مرقدہ کہ حضرت خواجہ مدت در سال دو ماہ و چار روز بر سلسلہ حادہ ولایت
حضرت قطبی بر قواعد شیخو حیت حضرت در دوران سنت الاولیین کہ سادات طریقت
ما تقدم لودہ اندر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین طلاب را بسوی حق دعوت کردند و ہدایت
نمودند و در روز چار شنبہ بست و یکم ماہ محرم سنہ ثمان شریفین و
تمان ماہ ازین منزل گاہ بے قرار دیدان مقربانند اگر سخر امیدند۔
باز آیم سر آغاز سرگذشت کیفیات ایام ہمدونہ شیخو حیت خلق شالیستہ
خلوق بالیستہ جانگیر خلق پذیر جاندار مملکت سیادت جان بآن ممالک
حسن عبادت دانائے عالم غلت بنیاد جان صغوت زبده اصحاب دل

جهان بخش برما گل گنجینه اسرار گر انما یہ انوار شیخ جہان باز مرشد بیان را شد
 دینی خواجہ حبیب اللہ ابوالمرشد سیدید اللہ محمد محمد بنی سلمہ اللہ تعالیٰ مہر دولت
 خلافت شیخو حیات حضرت معزالشایخ مرشد صلیا سے را شد مرشد
 دینی شیخ و شیخزادہ صاحب سجادہ زیدہ فالزادہ خواجہ حبیب اللہ ابوالمرشد زید اللہ
 محمد محمد بنی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ خلق السموات والارض جالہ حق
 یجور اللیل علی النہار ویکور النہار علی اللیل و یخسر الشمس
 والقمر کل بحیر لاجل مستثنی الاہو العزیز الغفار ان خلاق کہ مرکب
 چاک رو عقل عقلا در ادراک زائر آفرینش وے بے مسمکور سے کہ ترکنا زراے
 باریک بنان در فہم حکمت تحول شب بروز و روز شب او بے گم سخن سے کہ شمسوار
 روح قدسی در کہن معرفت قواعد سخن شمس و قمر بر اجزا سے امور پہنشن سہر گم
 عزیز سے و غفار سے کہ میخانہ مبارزان عشق فن و مجاہدان اہل سخن و سے رحمت
 سبحانہ تعالیٰ عمال یصفون والصلوۃ علی سولہ محمد خاتم
 النبیین والہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد میگوید بیچارہ اضعف العباد احقر الناس عبدالعزیز بن شیر ملک بن محمد دہلوی
 موزع این تاریخ حبیبی کہ ولادت حضرت معزالشایخ اندر کنیات ولایت گجرات بود در اثنا سے
 راہ قطبی کہ در ایام فترت مغلان در شہر دہلی از یک در سے درون در آمدند و از در دیگر
 حضرت قطبی از دار الملک دہلی انتقال فرمودہ جانب عزم گجرات روان شدند چون حضرت
 خواجہ در کنایت رسیدند در سبت سوم ماہ محرم سنہ ثلث و ثمانماہ معزالشایخ در
 کنایت تولد شدند در ان ایام حضرت قطبی در قطبہ پٹن لوہند با استماع خوش خبر شادی

ولادت حضرت حضرت مزار المشایخ در کعبایت آمدند حضرت خواجہ لوزا اللہ مرقدہ چون پاپوس تہنیت
 ولادت کردند بجزے صادق یکفیت کہ من در ان وقت پیش حضرت بودم حضرت مخدوم
 فرمودند اسے محمد امین ترا پس سے آیدہ است کہ جانگیر شود فی الجملہ حضرت قطبی چون از کعبایت
 اشغال فرمودند تہا میسر آمدند آنجا نصیر خان و ملک سام الدین بہائل النجان احمد شاہی پسران
 خان اعظم عادل خان محمدین فاروقی و بسے ساکنان آن مقام پیش حضرت قطبی ارادت
 آوردند و از آنجا غزیمت فرمودند در ماہ شہر الاخر سنہ اربع و ثمان مائہ اندر عہد دولت سلطنت
 مذاہگان مرحوم سلطان فیروز انار اللہ برمانہ در شہر احسن آباد آمدند در ان ایام حضرت
 مزار المشایخ یکسالہ و چار ماہی بودند بعد آنکہ چار سالہ و چار ماہ چار روز دستہ پیش
 قاضی بہار الدین امام حضرت قطبی رہنے تعلیم در مکتب نشاندند پس آن حضرت قطبی سے
 جد فرمودند کہ حضرت شیخ المشایخ را حفظ کلام اللہ روزی شود از عون حق جل و علا در قربت
 الایام حضرت مزار المشایخ را حفظ کلام اللہ روزی شد اول ختم کلام اللہ کہ در محراب میسر
 پذیرفت حضرت مزار المشایخ برابر قاضی بہار الدین ابام با چیز ہے شیرینی بخت
 پاپوس پیش حضرت قطبی فرستند و حضرت قطبی لعنایت منشرح شدند در ان
 حالت خدمت قاضی بہار الدین پیش سجادہ ولایت حضرت قطبی گذرانیدند مخدوم زادہ
 بندگی میان ید اللہ را جز مخدوم مردمان چہ شناسند میان مقدمان حضرت شیخ قطب الدین
 و حضرت شیخ زید الدین بیاہنڈ تا میان را بہ شناسند حضرت قطبی را ابن آفرین
 قاضی بہار الدین خوش آمد پاسبخ دادند خوش میگوئی ملان نیگوی میگوی ملان سپس بندگی
 مزار المشایخ چند ختم کردند ان گاہ حضرت قطبی فرمودند کہ بیش مولانا تاج الدین خطاط خط
 نویسانید چند گہے حضرت مزار المشایخ پیش مولانا تاج الدین خط بنشتند بعدہ

حضرت قطبی فرمودند کہ پیش قاضی سراج الدین خادم خاتقاہ خطیم نویسنده و تعلیم ہم کنند
 همچنین کردند بعد حضرت قطبی فرمودند در مجلس سبقت من بدانش ما فرمود و حضرت مزار الشانچ
 چیزے علوم مظاہر ہم از خود صرف ذوق و علم تصوف پیش حضرت قطبی سسند یافتند
 اندر آنکہ حضرت مزار الشانچ پیش حضرت قطبی آداب المریدین خواندند حضرت
 قطبی ترجمہ آداب نویسایندند۔ مخبران و اثن چنین فرمایند کہ بندگی میان اندر ایام میل سالگی
 پیش بندگی مخدوم ارادت آوردند بعد از آن روز صحبت حضرت مخدوم نالچہ سجادہ خلافت
 به مخدوم زاده بندگی میان بدانش عطا فرمودند و بہ اکرام دعوا لطف در مجمع عام بزبان دربار گہ
 شار نفس دادند چونکہ بدین خود در جہانے دیگر انداخت این را سجا کے بدین
 نصیب کردیم اسپد وارم کہ بعد من کار من این روان دارد ان گاہ بعد پسند
 روزے اورا و عطا کردند فرمودند بدانش باید کہ در صحبت من ملازم باشی در قرب
 آن ایام بندگی مخدوم زاده پیش بندگی مخدوم گذرانیدند اگر زبان باشد ہیرم ہیرم
 چون بندگی مخدوم رضا دادند بندگی میان بدانش بعد بدانش گفتہ فرستادند کہ من برائے تلقین
 ذکر ساخته شد ام شام ہم بایند میان بدانش باسخ دادند کہ من بران بودنی باشم
 ہمین زبان تلقین ذکر بستارم وقتے کہ بود فرام بود ذکر خواہم سسند بندگی میان باز گفت
 فرستادند بارے بشمار حضرت مخدوم ذکر بستارم کہ بتاخذ کہ بت ارشاد مخدوم آن بودت
 پذیرفت ان گاہ میان بدانش اختیار کردند پیش مخدوم زاده بندگی میان بدانش آمدند و برابر
 بندگی میان بدانش پیش مخدوم ہیرم ہیرم بدند مخبران چنین فرمایند کہ در آن روز برابر حضرت
 مزار الشانچ میان بدانش و مولانا محمود النذی و شیخ چہتری و چندے دیگر نیز پیش
 حضرت قطبی ہیرم آوردند و سسند آداب و شرایط و کرد و عا تلقین یافتند

و بعدہ بجائے آوردن کثیر ایطارد و نخی شنبہ در عصر در حلقہ ذکر حضرت مزار المشایخ
 ہر یکے را تلقین ذکر شبہ لطفیل حضرت مزار المشایخ در آن وقت مولانا قطب الدین
 مودن خالقاہ و خواجہ خسرو احسا بادی قرابت شیخ مبارک امیر امیران را حضرت
 قطبی مراقبہ فرمودند در آن روز حضرت قطبی لغایت منشرح گشتند چونکہ حضرت
 مزار المشایخ در آن ایام ملازمت محبت حضرت قطبی سعی جمیل بکردند حضرت مزار
 المشایخ لغزایم تمام درین باب اتمام نمودند بسے پیش آمدنہا و کثوفات پیش آمد و سیرت
 حاصل شد در آن ایام حضرت قطبی حضرت مزار المشایخ را طلبیدند و فرمودند با بویہ و این زمان من سن
 کبیر شدہ ام دعائے استفتاح خواندن نمی توانم تو سنوان بر حکم فرما بشیر حضرت قطبی بعد
 نماز عصری حضرت مزار المشایخ دعائے استفتاح می خوانند و حضرت قطبی استماع فرمودہ خود ہم
 می خوانند بعد با سینہ مطہر خود ہی البیند۔

الفصل ابن وظیفہ دعائے استفتاح حضرت مزار المشایخ را بعد ہر عصرے
 پیش سجادہ ولایت حضرت قطبی سالہا تا وفات حضرت قطبی ہمیشہ آمد در ایامیکہ حضرت
 قطب المشایخ مخدوم زادہ بزرگ ازین جان ناپایدار بدان مقام قرار رحلت فرمودند
 و حضرت خواجہ نوا شد مرقدہ از کمال اتبل و دوام توجہ محبت خلق را بکلی منقطع داشتند حضرت
 قطبی بر رستے تحقیق ہر سبب غرض و کار سے گرفتار و ارج و اختیار خدمت خواجہ احمد
 دبیر را بہ اکر ام داشتند و قواعد ارشاد براہ میگردیدند ہمہ در آن ایام ہدایت حال ارشاد
 حضرت مزار المشایخ خود حضرت مزار المشایخ تحفہ خیر از بابت کثوفات و اطلاع امر
 پیش حضرت قطبی میگذرانیدند حضرت قطبی از ان شرح ہر جہت ما تر و سے خود
 بعد وفات خدمت خواجہ احمد دبیر قطبی المشایخ مخدوم حضرت مزار المشایخ را برابرے این بود

پیش کرده اند و شرف فرمایند همایشها اشراق و اخضر مشرف گردانیدند حضرت مولانا المشایخ
را از جذبات حق بواسطه اسباب ارشاد و اکرام حضرت قطبی باعلی ترین خطا و اعظم ترین
مقام عروج شد -

مثنوی -

جذب که املست و فرخ سبب	جمله عطا یافت ساک زرب
لطف ازل بین دعواطف دیار	نفل بتوفیق و ذمایل بکار
رشد حدار پیر و مرشد پیش	همه توفیق و نعمت ز خویش
تحم سعادت به هدایت رسید	شاخ خلافت به ولایت دوید
بیخ کرامت جو زمیندار گشت	سایه هر برگ چو گلزار گشت
رتبه شیخ به بین در نکات	جمله پذیرفت تیسری ذات
کیست درین فریاده دیند	باشد ازین بار دین بهره مند

والله لو یبدا بنصره من لیشاء در جمله بعد وفات حضرت قطبی و حضرت

قدوة المشایخ که حضرت خواجہ از توانی جذبات و تلالی بارتقات از محبت خلق لفرست
گرفتند بادی با و صحرا با و بسا تا بنا بگزیدند تا ساها در خانقاہ حضرت قطبی مجلس سماع
میسر می آمد و حضرت قطبی را نیز بواسطه این دو سبب کلی الشراخ منقطع شده
بود چونکہ حضرت مولانا المشایخ بزرگ شدند و بود سادات طرفیت پیش گرفته
بودند البتہ نیکوترین حال راه تصوف مسوما گشته بر اسرار معارف و حقائق الطلاع
افتاد و بسے کثوفات نفی شد سجدی اللہ لنومرہ من لیشاء حضرت
قطبی را بغایت الشراخ روے نمود باب فرست در کشود و فرمود بدانشجویان

در مجالس سماع تو بشین حضرت موز المشایخ در مجلس سماع می نشستند از نفل الهی در
خانقاه حضرت قطب المشایخ باز مجالس سماع از سر تازه شد دست خوش روزگار گرفت
بر اهل تصوف و سماعی کردن کثرت آن وسیله از ازان اقدام حالات زد پشت بکیه
سماع آورده و باز و کس قوت مجاهده قوی گردانیدند بر مزید ترقیات چشم داشت
در دین بواجب بالغت حضرت شیخ المشایخ مسلم کردنی الجله حضرت قطب المشایخ را
معاذ بوده است که نبیره و نوبه را به شفقت و کرمیت بر تو اعد معاملاتی که با حق داشته
باشد و کشف اسرار انجام کار آنکس که در البرکت اسم غلامی مشرف
میگردانیدند و خاصه بدر یافت تقدیر ازلی و ثبات نصیب آن فرزند اسم که در کانه
و علامانه عطا میفرمودند چنانچه شایان دانگور کهاد غیر آن حضرت خداوند موز المشایخ را
برعت قبول انام داشتند و در اسم مخصوص داشتند می طلبیدند
مشنوی -

ای زور حق تو بریدی خطاب	مقبل جاوید شدی بر مواب
مقبل با کرد در جود عطا است	قالبیتش در همه نیجه روا است
قابل مقبول تو می هم قبول	مقبل حق باشش تو اعلا حول
پای قبولان ز سران سرور است	دست قبولان بجهان در خور است
نعت دارین ترا هست تمام	می ز می می باشش در برین شاد کام
روز در آخرین ایام عمر و لایبت	حضرت قطبی که حضرت مخدوم را کسر وجود بود
حضرت موز المشایخ پیش حضرت مخدوم نشستند و گذرانیدند امیر المؤمنین ابابکر صدیق	رضی الله عنه پیش رسول الله صلی الله علیه و آله گذرانیده بودند که بر هیچ چیز بالاتر ازین نعمت نیست

کہ قدم مبارک حضرت مصطفیٰ را بہ منیم مرا نیز بندگی محذوم ہمان تفتیہ حال است حضرت قطبی
 احساس محبت و تعلق فرقت مغلز المشایخ زرد سے می نماید بہ عواطف و اکرام فرمودند بیاتو
 سرفرد کردہ چہر متردد شدہ نشستہ خود بس مبارک خویش اشارت نمودہ و
 راست و درست نشستہ مبارک برداشتہ بہ نمودند کہ ہم چنین نشین
 مقصود ازین کلمہ نمودن این اشارت و فرمودن این عبارت آن بودہ است کہ
 ترا بجای خود نصب کردم باید کہ راست و درست بے محابا و بے تردد و بے
 التفات بر آئین سران و سروران و سرفرازان سر آوردہ بشین بار بار از صحابہ
 اخبار و مادقان دیندار چنین استماع است در ایام آخرین حضرت قطبی بر حضرت
 مغلز المشایخ نظر شفاق و اطلاق حضرت قطبی بنا چہ بر ہر دو بسیار
 بودہ است۔ فی الجملہ در آخرین ایام حضرت ہر بار کہ می خواستند سے بردن
 غیب کے را بفرستند البتہ حضرت مغلز المشایخ را فرستادند سے تا از
 برکت قلوب مطہرہ طالیفہ استمدادی بر او است حضرت مغلز المشایخ
 برسد و از تاثیرات نظر باطن آن خدا بینان استعداد سے ہر حال
 تر مفضول گردد۔

القصة حضرت قطبی درین ایام کہ مقرر بان او ستر شد ان و
 مقبولان خود را بہ تشریف اذن خلافت مشرف گردانیدند ہر اسم
 حضرت مغلز المشایخ نیز لایسا نیند و یک بار سے کہ حضرت قطبی
 اجازت نام لایسا نیند فرمودند قاضی را حاد سن بعیت بدہ عیب است
 بعیت بدہ ہر دو ملک زادگان ملک عزالدین و ملک شہاب الدین است بعیت

بدیند و حلیف من بید الله است فی الجملہ در عہد دولت شیخوخت حضرت خواجہ ہر وقتے کہ حضرت
 مہر المشایخ پیش حضرت خواجہ آمدہ می نشستند از حضرت خواجہ بہ اتہام نام ہمین بود
 کہ با بویہ و یا سجاے مخدوم بنشین کہ این مقام تست -
 القصد چون حضرت خواجہ لوزا شد مرقدہ ازین جہان فانی بہ جہان باقی رحلت
 فرمودند خادم حضرت قطب المشایخ کہ حضرت قطبی در روز پیش از اوقات
 خود بوجہ عطا خلافت حضرت خواجہ معلوف در کشتند و ذکر معلوف و دشمن انگشتین
 حضرت خواجہ در خلافت نامہ خود حضرت قطبی برین معنون مندرج کنانیدند چند طری
 از سلو خلافت نامہ اینست - والخیرۃ والسجادۃ والنخاتم الذی بیدی کل فکک
 مہذولہ و مملوکہ ل محمد اصغر آن انگشتین از حضرت خواجہ لوزا شد مرقدہ کہ حضرت مہر المشایخ
 رسید بعد ظهر روز پنجشنبہ است و در ماہ محرم سنہ ثمان و عشتین و تمان ماہ کہ مجمع اہلباس
 شد دست راست حضرت مہر المشایخ بنگا میان سفیرا شد گرفتند و دست چپ
 قاضی بہاؤ الدین گرفتند حضرت مہر المشایخ بر جسم خلافت حضرت قطبی و
 از روسے ظاہر سجاے حضرت خواجہ لوزا شد مرقدہ کہ سجاؤہ شیخوخت و مقرریت
 حضرت قطبی المشایخ قدس سرہ در وہ در نشستند بر اصحاب مجلس عفا وقت
 اہلباس و شہا پیش آوردند و چندین کہ در خود مشرف شدن بہ تشریف معیت
 حضرت مہر المشایخ بودند در ان وقت ارادت آوردند و خدمت قاضی سر لاج الدین
 خادم حضرت قطبی مایہ شیرینی بیغار پیدند و روسے مال در کمر بستہ خدمت
 میکردند چون نماز عصر گذاردند خدمت قاضی بہاؤ الدین امام حضرت قطبی امامت کردند
 و بدینچہ معاد سر بر زمین آوردند پیش سجاؤہ ولایت او مقام قطبیت حضرت مخدوم

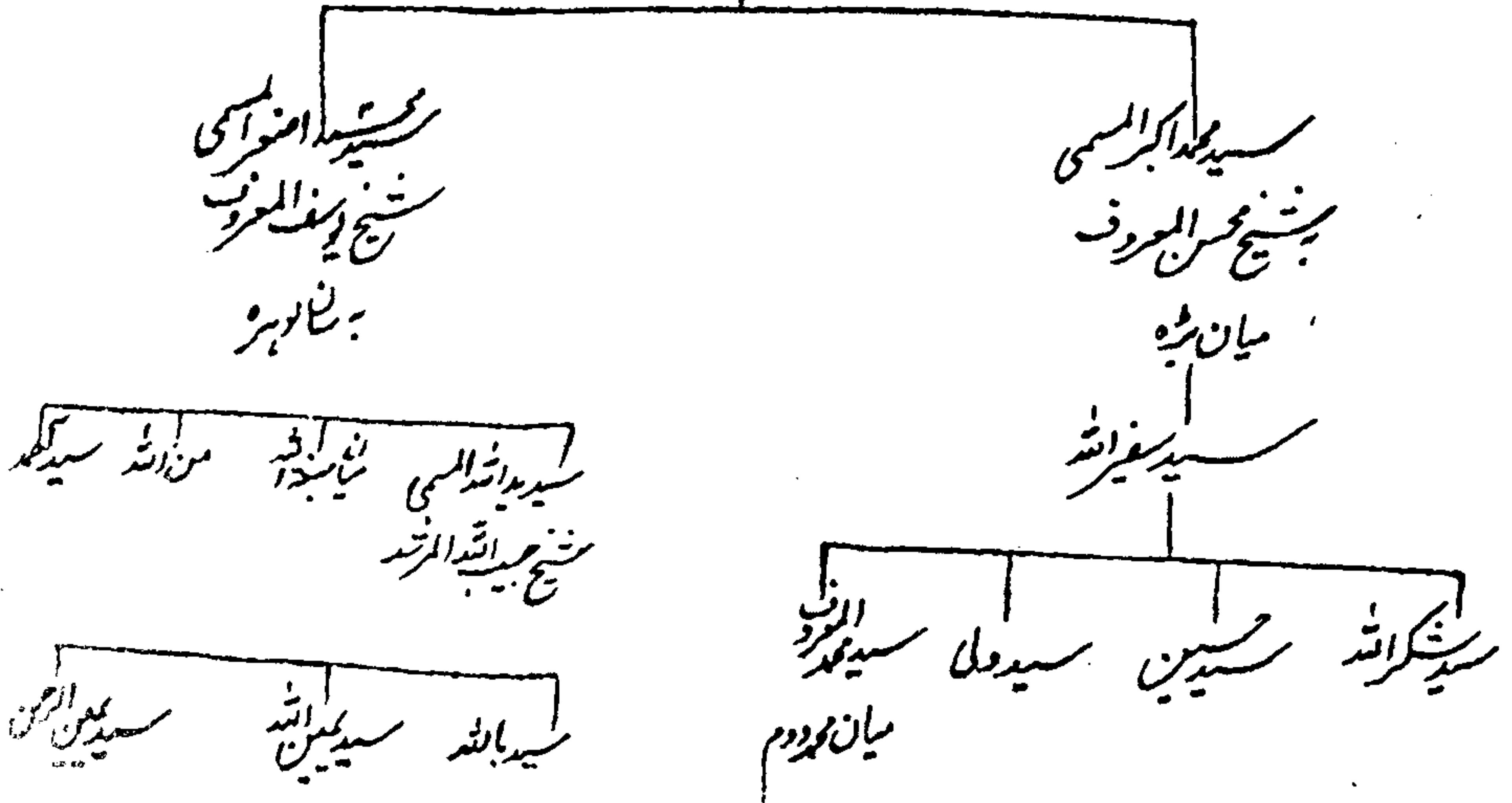
بود پیش سجاد شیحیت حضرت مغز المشایخ نیز سر بر زمین آوردند بعد تکبیر
 یافتن مغز المشایخ بجای که پدر و جد پیر مرلی باذن و اجازت خلافت حضرت قطبی
 چنانچه سنت مشایخ بود امور دعوت و ارشاد جاری داشتند و دست بیعت مسبوط
 گردانیدند بیکبارگی طلاب حق بازید و پیرس زیر سایه سائبان شیحیت حضرت
 مغز المشایخ پیارا میسرید هر چه حضرت خواج در ایام شیحیت خود دست
 بیعت علی العموم مسبوط نمیداشتند و در عهد دولت خلافت حضرت
 مغز المشایخ بجز مسبوط گشتن این راه مفتوح شدن باب ارشاد از دام خلق
 بیشتر شد و مردمان با اشتیاق و تجمیع تمام بر توابع دعاگذاری و مجاهدات و عبادات
 درین راه قدم زدند و به مداومت محبت بگزیدند بسبب و اما مذگان عشاق و مستحسان
 فراق از عون الطاف و اشتیاق حضرت مغز المشایخ روی جہات لغوف
 بشا پدید یافتند و شکر حصول این نعمت گذاردند منکر مورخ تاریخیم از بان خدمت
 خداوند منہاج السالکین سراج الصادقین قاضی سراج الملک و الدین ہارباشی
 کہ ایشان میفرمودند من کرامت درین تجربہ شد من نیکو احساس کردم در عهد خلافت دولت
 مخدوم زاده میان بد اللہ ہرگز از خدمت میان تلقین ذکر کے مراقبہ شدہ است
 و او درین کار احتمال و رزیدہ است البتہ آنکس از تاثیرات ارشاد و نظر دل
 و اکرام خدمت مخدوم زاده از بہرہ این کار خالی نماندہ است در وقت اجلاس
 حضرت مغز المشایخ بر سجاد شیحیت باز ما این غایت چندین خلفا و
 مجازان حضرت مغز المشایخ شند اسما را اینہا نیست مخدوم زاده
 بندگی میان من اللہ مخدوم زاده سبندگی میان صبغت اللہ مخدوم زاده خدمت میان

حفظ اللہ مخدوم زادہ خدمت میان محسب بود۔ سید کمال بن صفی بہر وہی۔
 سید اسماعیل بن حسام سید ابن بانہیر بن حسام مولانا تاج الدین دہلوی مولانا ابوالفضل
 علاء گوالہیری ملک زادہ حضرت فرید قشوری بندگی کشنچ اور سید اصل الدین محمد آبادی
 مولانا مخدوم زادہ اعنی صاحب سجادہ بندگی میان احمد پسر مغز المشایخ۔
 تمت الكتاب بعون اللہ الملك الوهاب

سہ ۱۰ دہی

در کتاب رایل الیشیا یک سو ساسی کلکت - شجره این چنین نوشته

حضرت مخدوم سید محمد گیسو در ازوم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ